به عون ناطق فرمای انسان زبان فیض عطای سخن فهم هر

زبان و سپاس بی قیاس آن خالق یکتای قدیر و باری ده مضامین بی نظیر که نسخهٔ

قمرالدین

کلیات نظیر

از تصانیف میان نظیر اکبرآبادی بماہ فروری ۱۸۷۱ عیسوی مطابق ذیقعد ۱۲۸۷ ہجری

مطبع ہاشمی پریس دہلی کی جہد بلیغ سے کمال تزئین مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو کیون نہ تیری کام مین حیران تماشا | یا رب تری قدرت مین ہی ہر آن تماشا
ہی عرش سی تا فرش نئی رنگ نئی ڈہنگ | ہر شکل عجائب ہی ہر اک شان تماشا
افلاک پہ تارونکی جہمکتی ہین طلسمات | اور روے زمین پر گل و ریحان تماشا
جنات و پری دیو و ملک حور ہین نادر | انسان عجوبہ ہین تو حیوان تماشا
جب حسن کی جاتی ہی مرقع پہ نظر آہ | کیا کیا نظر آتا ہی ہر اک آن تماشا
چوٹی کی گندہاوٹ کہین دکھلاتی ہی لہرین | رکھتی ہی کہین زلف پریشان تماشا
گر عشق کی کوچہ مین گذر کیجیی تو وان ہے | ہر وقت نئی سیر ہر اک آن تماشا
ہے زرد بدن خشک جگر چاک الم ناک | غل شور تپش نالہ و افغان تماشا

ہم پست نگاہون کی نظر مین تو نظر آہ
سب ارض و سما کی ہین گلستان تماشا

وہ رشک چمن گل جو زیب چمن تہا | چمن جنبش شاخ سی سینہ زن تہا
گیا مین جو اوس بن چمن مین تو ہر گل | پھٹا اوس گہڑی انگرکہ پیرہن تہا
یہہ غنچہ جو بی درد گلچین نی توڑا | خدا جانی کسکا یہہ نقش دہن تہا
تن مردہ کو کیا تکلف سی رکہنا | گیا وہ تو جب سی مزین بدن تہا
کئی بار ہمنی یہہ دیکہا کہ جن کا | مشکین بدن تہا معطر کفن تہا
جو قبر کہنی اونکی اوکہڑی تو دیکہا | نہ عضو بدن تہا نہ تار کفن تہا

نظر آگئی ہم کو ہوس نہی کفن کے

۲

جانا بہی اوسکی آگی اگر تہ نظارہ
باعث ہی بہہ اخفا بہہ روبراہ کرنا

ملنا بہی اوس روش سی جسمین گمان الفت
گر کچہ بہی ہو تو وہین دور اشتباہ کرنا

پوچہا گر اوس صنم نی ہم حسن مین ہین کیسی
تو بی شعوری اپنی ہنسکر گواہ کرنا

کیا کیا نظیر تجہہ مین مکر و فریب ہین جو
اوس رمز آشنا سے اس ڈہب کی چاہ کرنا

کہا جو ہمنی ہمین دیر سی کیون اوٹہاتی ہو
کہا کہ اسلئی تم یان جو غل مچاتی ہو

کہا لڑاتی ہو کیون ہم سی غیر کو ہر دم
کہا کہ تم بہی تو ہم سی نگہہ لڑاتی ہو

کہا جو حال دل اپنا تو اوسنی ہنس ہنس کر
کہا غلط ہین یہہ باتین جو تم سناتی ہو

کہا جتاتی ہو کیون ہم کو روز ناز و ادا
کہا کہ تم بہی تو چاہت ہمین جتاتی ہو

کہا کہ عرض کرین ہم یہہ جو گذرتی ہے
کہا خبر ہی ہمین کیون زبان ہلاتی ہو

کہا کہ روٹہی ہو کیون ہم سی کیا سبب اسکا
کہا سبب ہے یہی تم جو دل چہپاتی ہو

کہا کہ ہم نہین آتی کی یان تو اوسنی نظیر
کہا کہ سوچو تو کیا آپ سی تم آتی ہو

ہشی دو چند تمہین سیر ماہتاب مین ہے
جلو مین چاہئی والی قمر رکاب مین ہے

لیا ہی ہمسی دل اور دین بہی ہو طلب کرتے
دل اس تقاضی سی اپنا تو پیچ و تاب مین ہے

کہا کہ دن حسن پر بیر خونکی نظیر
تمہین خبر نہین یہہ بہی اپنی حساب مین ہے

نکلے ہو کس بہار سی تم زرد پوش ہو
جسکے نوید پونہچی ہی رنگ بسنت کو

دی ہر طرف آب لباس بسنتی کو جیسی جا
ایسی ہے تم ہماری بہی سینہ سی آلگو

گر ہم نشہ مین بوسہ کہین دو تو لطف سی
تم پاس منہ کو لاکی یہہ ہنسکر کہو کہ لو

بیٹہو چمن مین نرگس و صد برگ کیطرف
نظارہ کرکی عیش و مسرت کی داد دو

سنکر بسنت مطرب زرین لباس سے
بہر بہر کی جام بہر مئی گلرنگ کی پیو

کچہ قمریونکی نغمہ کو دو سامعہ مین راہ
کچہ بلبلونکا زمزمہ دلکشا سنو

مطلب ہے یہہ نظیر کا یون دیکہکر بسنت
ہو تم بہی شاد دل کو ہماری بہی خوش کرو

ہمدم چہپا کے وان کوئی کیا دل کی چاہ کو
شاہد جہان سمجہتی ہین پہلی نگاہ کو

۳

دیگر

کہا ہنسی ای سمن بر پری چہرہ مہر پیکر
جو ہی قصد سیر بستان چلین ہم بہی ساتہہ ایجان
نکہہ تشنائی اکلی نہ شناخت اک دو دن کے

جو چلی ہو یون جہمک کر کہو عزم ہی کدہر کا
کہا سنکی پہر آرے میان کوئی تم بہی ہو تماشا
جو ہی دلدہی کی مرضی تو ہی سوچ کیا ہی اسکا

کہا جب نظیر ہنستی یہی خیال ہین ہم تو ر کہتے
تو کہا جو نیکی ہو دی تو پہر اسکا پوچہنا کیا

لو نہ ہنس ہنس کے تم اغیار کی گلدستون سے
روبرو ہونا نہ چشمان بتان کے ایدل
پیش جاتی نہین ہرگز کوئی تدبیر **نظیر**
رشتۂ ربط نہ لی رہ کف گلدستون سے
ڈرتی رہنا ہی مناسب ہے سیہ مستون سے
کام جب آن کی پڑتا ہی زبردستون سے

نہ سرخی غنچۂ گل مین تیرے دہن کی سے
نہ یاسمن ہین صفائی تیرے بدنکی سے
مین کیون نہ پہولون کہ اوس گلبدنکی آنی سے
بہار آج ہے تیر گہر مین ہی چمن کے سے
یہہ برق ابر مین دیکہے سے یاد آتی ہے
جہلک کسیکی ڈوپٹے مین نور تن کی سے
گلونکی رنگ کو کیا دیکہتے ہو ای خوبان
یہہ رنگتین ہین تمہاری ہی پیرہن کے سے
جو دل تہا وصل مین آباد تیرے ہجر مین آہ
بنی ہی مشکل اب اوسکی اوجاڑ پن کے سی
تو ہی تن کو بندی نشترن سے اب تشبیہہ
بہلا تو دیکہہ یہہ نرمی ہی تیرے تن کی سی
تیرا جو پانون کا تلوا ہی نرم مخمل سا
صفائی اسمین ہے کہئی تو نسترن کی سی
فندقین بزم مین دیکہہ اوسکی سر انگشتون کے
رشتۂ ربط نہ لی رہ کف گلدستون سے

نظیر ایک غزل اس زمین مین اور بہی لکہہ
کہ اب تو کم ہی روانی تیرے سخن کی سے

نہین ہوا مین یہہ بو نافۂ ختن کی سے
لپیٹ ہی یہہ تو کسی زلف پرشکن کی سے
مین بینکی اسلئے منہ چومتا ہون غنچہ کا
کہ کچہہ نشانی ہی اسمین تیری دہن کی سے
خدا کیواسطی گل کو نہ میرے ہاتہہ سے لو
مجہی بو آتی ہی اسمین کسی بدن کی سے
ہزار تن کی چلین بانکی خوبرو لیکن
کسی مین آن نہین تیری بانکپن کے سے
مجہی تو اوس پہ نہایت ہی رشک آتا ہے
کہ جسکی ہاتہہ نی پوشاک تیرے تن کی سے
کہا جو تم نی کہ مسکا ڈہلا تو آوُن گا
ہی بات کچہہ نہ کچہہ اسمین بہی مکر و فن کی سے
وگر یہہ سچ ہی تو ای جان اتنی مدت مین
یہی کہی تمنی لبرا کیا میری سن کی سے

درشتی کو لاحول پڑہکی کہتا ہے
دیکہتی ڈاڑہی لنکالی سن کے سے
کہان تو اور کہان اوس پری کا وصل نظیر
میان تو چہوڑ یہہ باتین دوانہ پن کی سے

دیگر

تہا اگر ہی جب سے خوش ای یار ہم ہی سے
ویسے ہی تم اب رہتی ہو پیار ہم ہی سے
ہین سب سی تو ایما و اشارات و لیکن
رہتی ہی پہر ابرو سے تکرار ہم ہی سے

۴

محفل مین جو دیکہا تو ادہر تم نہ تہے اور
ساقی کو بہی پی مجلس و تکرار ہم ہی سے
اورون سے جو کہتی ہو ہم ان سے ہین ناخوش
اسکو تو فقط کرتی ہو اظہار ہم ہی سے
گلگشت چمن کرتی ہو جب ہمرہ یاران
وان بہی ہی غرض اسکی ہی الصدمہ
اقرار ملاقات ہی اوراک سے انکار ہم ہی سے
اغیار تو سبکا نہین انکار ہم ہی سے
یہ جو نظیر اہل وفا ہی
تو ملنے لگی وہ صد آزار ہم ہی سے

دیکھہ عقد ثریا ہمین انگور کے سو جھے
کیون بادہ کشو ہم کو بہی کیا دور کی سوجھی

موسی کی تئین گو شجر طور کے سو جھے
پر ختم رسالت کو بہت دور کی سوجھی

ہنسے تو اوسی دیکھہ کے جانا کہ پری ہے
پریون نی جو دیکھا تو اونہین حور کی سوجھی

غش کہا کی گری پہلی ہی شعلہ کی جہلک سے
موسی کو بہلا کہی تو کیا دور کی سوجھی

سر پاؤن سے جب پہنس گئی اوس زلف سیہ مین
تب ہمکو سیاہی شب دیجور کی سوجھی

دیکھا جو نہانی مین وہ گورا بدن اوسکا
بلور کی چوکی پہ جہلک نور کی سوجھی

جنت کی لئی شیخ جو کرتا ہی عبادت
کی غور جو خاطر مین تو مزدور کی سوجھی

مصنوع مین صانع نظر آتا ہی نظیر آہ
نزدیک ہماری تو بہت دور کی سوجھی

ہنسے روے پہر رسوا ہو جاگی بندہی چہوٹی
غرض ہمنی بہی کہیل کیا کچہ محبت کی مزی لوٹے

کلیجے مین پہپہولے دلمین داغ اور گلہین ہاتہون پر
کہلے ہین دیکہئی ہم پر بہی پہر الفت کی گل بوٹے

تفاوت کچہہ نہین گلچین مین اور بیدرد خوبانمیں
جو اوسکی ہاتہہ گل ٹوٹی تو انکی ہاتہہ دل ٹوٹی

ہزارون گالیان دین پہر ذرا ہنسکر ادہر دیکہا
بہلا اتنی تسلی سی بہپہولے دلکی کب پہوٹے

مچلتے ہو مجہی تم مین یہہ مانگون ہون دعا وسی
کوئی دلبر میرا گی تمہین بہی خوب سا کوٹے

زبان کی کر کی بقراض اور بنا دشنام کا کاغذ
ہمارے حقمین کیا کیا آپنی کرتی ہین گل بوٹے

یہہ کہتی ہین کہ عاشق چہوٹ جاتا ہی اذیت سے
جب اوسکی عمر کو لشکر اجل کا آنکر لوٹے

ہماری روح تو پہرتی ہی معشوقونکی گلیو ںمین
نظیر اب ہم تو مرکی ہی نہ اس جنجال سے چہوٹے

ای شوخ ہر گہڑی نہ ہوس آشنا کو چہیڑ
ایسا ہی چہیڑنا ہی تو اہل وفا کو چہیڑ

پہیریگا جب تو پیشِ نجاویگا کچہ فسون
ایدل نہ اوسکی افعی زلف دو تا کو چہیڑ

چہیڑین تو یاد مجہکو بہی ہین گی بہت ولی
دل کی خوشی یہہ ہی کہ تو اوس دلربا کو چہیڑ

رگ رگ کی تنگ چشم کی لایا ہی غم تب
ای غنچہ لب اب نہ دل مبتلا کو چہیڑ

اک حرف چہیڑ کا تو صریحاں نہ کہہ نظیر
چہیڑی تو پردی پردی مین اوس بیوفا کو چہیڑ

کب مثل شیشہ اونکا کسی سے برای دل
پتہر جنہین خدا نی دیا ہو بجای دل

ردیف الالف

غزل

۵

اوس خلیل اللہ نی سنتی ہی اگر شوقین
اور کہا اے شخص پہر پہر خدا یہہ نام لے
گر وہ لیتا نام پہر اللہ کا تو بالیقین
حاصل اس کہنی سی اوسکی چاہ کچہ آسان نہین
دی ہمین اوسنی لخت لخت سینہ من رشوحی سی جان

سب دیا اوسکو جو تہا اسباب عز و جاہ کا
مین بجان مشتاق ہون اس اسم خاطرخواہ کا
جی نکل جاتا وہین حضرت خلیل اللہ کا
جب کوئی ایسا ہو جب لے نام اوسکی چاہ کا
مال بہی ہمکو دیا عرفان کی رسم و راہ کا

اسمین کیا طاقت جو مالک ہو کوئی بت اے **نظیر**
جان بہی اللہ کی اور مال بہی اللہ کا

دیکہہ لی عالم جو اوسکی حسن بالادست کا
نیست رہتی ہم تو یہہ سیرین کہانسی دیکہتی
بی صدا آکر لگا اور ہو گیا سینہ کی پار
پنجہ خورشید رنگین خون حسرت سی ہوا

حوصلہ اتنا کہان اپنی نگاہ پست کا
یہہ فقط احسان ہی اوس ذات پاک ہست کا
یہہ خدنگ صاف تہا کے نشانکی سنگت کا
برق سان چمکا جو رنگ اوسکی حنائی دست کا

بات کچہ کہتا ہی اور نکلی ہی کچہ منہ سی **نظیر**
یہہ نشہ مجہکو ہوا اوسکی نگاہ مست کا

میرا خط ہی جہان یار وہ رشک حور لیجانا
اگر وہ شعلہ رو پوچہی مرے دلکی پہپولون کو
جو یہہ پوچہی کہ اب کتنی ہی اوسکی رنگ پر زردی
اگر پوچہی کچہ سینہ کی زخمونکو تو اے یار و
رقیب بد و سیر کی حال کل گر ماجرا پوچہی

کسیطور نسی وان تک تم مرا مذکور لیجانا
تو اوسکی سامنی اک خوشۂ انگور لیجانا
تو یار و تم گل صد برگ یا کافور لیجانا
کہین سے ڈہونڈ کر اک خانۂ زنبور لیجانا
تو اوسکی سامنی جنگل سی اک لنگور لیجانا

نظیر اکدن خوشی سی یار نی ہنس کر کہا مجہکو
کہ تو بہی ایک بوسہ ہم سی اے رنجور لیجانا

کل میری قتل کو اس ڈہب سی وہ بانکا نکلا
آگی آتونکی نشان پیچہی پہر اشکون کے
یون تو ہم کچہ نہتی پر مثل انار و مہتاب
کیا غلط فہمی ہی صد حیف کہ مرتی دم تک
غم مین ہم بہاہمتی جنکی جہان بیٹہی تہے

منہ سی جلاد فلک کی بہی اہا اہا نکلا
آج اس ہوم سے ظالم ترا شیدا نکلا
جب ہمین آگ لگائی تو تماشا نکلا
جسکو ہم سمجہی تہی قاتل وہ مسیحا نکلا
اتفاقاً کہین وہ شوخ بہی وان آ نکلا

… دکہائی کو دمن سی میر سا
… بہو سکے یہ بہبو کا نکلا
… فلک پہ **نظیر**
… کہان اور کہان جا نکلا

دیگر

آن رکہتا ہی عجب یار کا لڑکر چلنا
ہر قدم ناز کی غصہ مین اکڑ کر چلنا
… نکلتی ہین ہم نام خدا

٦

… اوسکا کمر کو کر چلنا
… مجہکو نصیب
نا توانی کا … اون سر کو پکڑ کر چلنا
اوسکی دیوار کی … ان … اکیلا ہی
اوسکی … دیکہ … ٹکا کر چلنا
دیکہو اوسکی … فلک دوڑ … **نظیر**
چلتی جاتی … گہ گہ کر چلنا
فائدہ کیا …

دیگر

اوسکی شرار حسن نے شعلہ جو اک دکہا دیا
پہر کی نگاہ چارسو پہری اوسکی روبرو
میل اور اوسکا اختلاط ہوگیا مثل ابر و برق
مین ہون پتنگ کاغذی ڈور ہی اوسکی ہاتہہ مین
تیشہ کی کیا مجال تہی یہہ جو تراشے بیستون
شکوہ ہمارا ہی بجا مفت سیر ولتسی گسلی

طور کو سر سی پاؤن تک پہونکدیا جلا دیا
اوسنی تو میری چشم کو قبلہ نما بنا دیا
اوسنی ہمیں رلا دیا مین نی اوسی ہنسا دیا
چاہا ادہر گہٹا دیا چاہا ادہر بڑہا دیا
تہا وہ تمام دلکا زور جسنی پہاڑ ڈہا دیا
ہمنے تو اپنا دل دیا ہم کو کسینے کیا دیا

سنکے یہہ میرا عرض حال یار نی یون کہا نظیر
چل بی زیادہ اب نہ بک تو نی سر پہرا دیا

نہ آیا رات بہی کتنا ہی انتظار کیا
چمن مین اوسگل رنگین کے جامہ زیبی نے
کیا ہی کیا مہ کنعان بہ حسن نے احسان
وہ کیا ہنر تہا کہ مجنون نے رام کی لیلی

قرار کر مجہی کافر نے بیقرار کیا
ہر ایک گل کی گریبان کو تار تار کیا
کہ اوسکی دور مین تجہکو نہ اشکار کیا
ہنر تو اوسنی کیا جسنی تجہکو یار کیا

نظیر آج تصدق کو کچہ نہ تہا ہم پاس
ویہی تو باقی تہا اک جی وہی نثار کیا

تجہی کچہ بہی خدا کا ترس ہے ای سنگدل ہر سا
مین اوسپر مبتلا وہ غیر مذہب شوخ آتش سا
فقط تیر نگہ سی تو نہ دل کی آرزو نکلے
نجاون مین تو اوسکی پاس لیکن کیا کرون یارو
پکارا دور سے دیکہ صفیر اوسنی تو کیا میرا
ہوا ہمیار تیری عشقمین جو چرخ چارم پر

ہمارا دل بہت ترسا ارے ترسا نہ اب ترسا
قیامت ہی مسلمان عاشق اور معشوق ہی ترسا
تیرے قربان لگا ایکی کوئی اس سے بہی بہتر سا
لگا ایک کچہ جگر مین ہے کے لگجاتا ہی نشتر سا
دہڑک کر ایک بیک سینہ مین دل لوٹا کبوتر سا
مسیحا پڑہ رہا ہی کچہ بجہا کر اپنا بستر سا

نظیر ایک دو گلہ کرنی بہت ہوتے ہین خوبان سے
چلو اب چپ رہو لیس کہول بیٹہی تم تو دفتر سا

چاند اپنا تو کسی اور کا ہالا نکلا
بہیک لینی تری گو یسی مکہ کی رات
تہا ارادہ تیری فریاد کرین حاکم سے

ہمنے سمجہا تہا جسی گل سو وہ لالا نکلا
بدر چاند کا لئے ہات مین پیالا نکلا
وہ بہی کمبخت ترا چاہنی والا نکلا

[illegible]

دیگر

۷

جالندہر مین زلف کی اگر موتی کا دانا ہوگا
وہ تو دام مین آویگا جو دانا ہوگا
دام زلف اودہان خال کا دانا ہوگا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یارب وہ زمانا ہوگا

خون بہائی کا پیر حشر مین جب ہوگا بہا
وہان بہی کچہ ایسی ہی کہدیگا کہ جب سے اوسکو
تلخی مرگ جیسی کہتی ہین افسوس افسوس

دیکہین کیا اوسگہڑی قاتل کو بہانا ہوگا
بات کی بات بہانی کا بہانا ہوگا
ایکدن سبکی تیئن رہبر یہہ کہنا ہوگا

دیکہہ لی اس چمن دہر کو دل بہر کی نظیر
پہر تیرا کاہیکو اس باغمین آنا ہوگا

کیا جو یار نی سہسی پیام رخصت کا
مثال شمع جلکر ٹپک پڑی آنسو
چلا ہون یار کی مجلس سے اب تو ای ساقی
جو کچہ تہے ظلم و ستم وہ تو ہمنی سب دیکہی

تو جی نکل گیا سنتے ہی نام رخصت کا
سنا جو یار کی منہ سی کلام رخصت کا
مجہی پلا دی تو اب ایکجام رخصت کا
امیدوار ہی اب یہہ غلام رخصت کا

تم اپنی ظلم سے آخر نہ باز آؤگی یار
چلا نظیر ہے لیجے سلام رخصت کا

عیسے کی قم سے حکم نہین کم فقیر کا
خوبی بہری ہی جسمین دو عالم کی کوٹ کوٹ
سب جہوٹہہ ہی کہ تمکو ہمارا ہو غم میان
ہم کیون نہ اپنی کو رولیوین جیتی جے
مرجایئن ہم تو پر نہ خبر ہو یہہ تم کو آہ
اب ہم پہ کیا گذرتی ہی اور کیا گذر گئی
جب جیتی جی کبہی نہ پوچہا تو مہربان +

ارنی پکارتا ہی سدا دم فقیر کا
اللہ نی کیا ہی وہ عالم فقیر کا
بابا کسی خدا کی سوا غم فقیر کا
امید دست کون پہر کری ماتم فقیر کا
کیا جانی کب جہان سی گیا دم فقیر کا
کس سے کہین وہ یار ہی محرم فقیر کا
پہر بعد مرگ کسکو رہا غم فقیر کا

ہو کیون نہ اوسکو فقر کی باتون مین دستگاہ
ہی بالکا نظیر پرانا فقیر کا +

کہتی ہی آج اہا وہ شوخ چہلبلیا
تمام گورون کے حیرت سی رنگ اوڑجاتی
تجہی خبر نہین بلبل کے باغ سی گلچین
نظیر یار کی ہم نی جو کل ضیافت کے
سو یار آپ نہ آیا رقیب کو بہیجا

کہ جسکی غم سی میرا دل ہوا ہی باولیا
جو گہر سی آج نکلتا میرا وہ سانولیا
ہوئے ہیں ہون کے اک بہر کی لیگیا ڈلیا
پکا یا قرض منگا کر پلاؤ اور قلیا
ہزار حیف ہم ایسی لشبب کے بلیا +

تو قرض ہوا اور ادہر نہ آیا یار
ہماری گہیری قسمت سے ہوگئی دلیا

دیگر

[illegible]

۸

[illegible]

دیگر

گلہ لکھوں میں اگر تیری غم کی جھلوں کا ۔ تو پھر بناہ نہ پھیلوں کا اور نہ پہلوں کا
سنی ہی نام محبت کا تھرتھراتی ہیں ۔ یہ کچھ تو حال ہے تیرے ستم کی ڈہلوں کا
جدہر کو دیکھی ادہر آپ ہی جھمکتا ہی ۔ مزا پڑے ہی نہ اوسی کیونکہ تیش محلوں کا

ق

کہا میں یار سی اکدن کہ دل یہ چاہی ہے ۔ طریق جیسی ہے عشرت کی اہلی گہلوں کا
مکان ہو ایک ستہرا ادہر ہوں شیشہ و جام ۔ بچھا ہو فرش ہی وہان بادلہ و ہیلوں کا
لگا ہو چاندنی بکہری ہوں ڈہیر پہولونکی ۔ پلنگ بھی نرمی سی ہو جیسے روئی پہلونکا

یہہ سنکی اوسنی کہا یہہ تو وہ مثل ہی **نظیر**
کہ سووین جہونپڑی مین خواب دیکھیں محلونکا

اوسنی کہا کہ مجہہ سوا غنچہ دہن ہے کون سا ۔ مینے کہا کہ واقعی ہمین سخن ہی کونسا
دیکھے ہی کیا چمن کو تو جسکی چمن ہی رنگ و بو ۔ دیکھی تو دیکھہ اوسکی وہ رشک چمن ہی کونسا
قبلہ نما کیطرح جسکی تکتی ہی جسکو چشم خلق ۔ ایسی تو اب نہین ہوا اور قبلہ من ہے کونسا
لعل و در اوسکی دیکھکر ہمتی بخانا پھر کہان ۔ لعل یمن ہی کونسا در معدن ہی کونسا
برگ گل بہشت بھی ہو جسکی خار پیرہن ۔ پہر تو اوسی کا جسم ہی اور بدن ہے کونسا
اوسکی جو بو زلف سی رکھی ہی عزم ہمسری ۔ مین بہی تو دیکھوں ٹک اوسی مشک ختن ہی کونسا

تو جو **نظیر** شادمان بیٹھا ہی گھر بنا کی یہان
کچہ تو خیال کر میان تیرا وطن ہے کونسا

گرم یہان یون تو بڑا حسن کا بازار رہا ۔ مین فقط ایک دوکان کا ہی خریدار رہا
جب دیکھا اوسی پہر آئینہ چشم کی بیچ ۔ تا دم مرگ وہی عکس نمودار رہا
کسطرح دیکھتی ہم جاکی چمن مین سنبل ۔ دل تو اوس کاکل مشکین مین گرفتار رہا
اپنہسا جو کوئی اس داگہ ہستی مین ۔ تہا جو دانا تو بہت زیست سی بیزار رہا

بس جو ہوتا تو نہ بستا کبھی دنیا مین **نظیر**
تہا جو بی بس کوئی دن اسلئی لاچار رہا

کہہ چشم اوسکا رخ پر مرآت لقا ہوتا ۔ گہ سر بگریبان ہو بچشم حیا ہوتا
ہے ایک جو دو کرتی اوس تیغ سی ابرو کی ۔ یہہ فائدہ ہی یعنی یکتا سی دوتا ہوتا
اوس نخل قامت کا پھل ہی کہ دیکھہ اوسکو ۔ جون نخل خزان دیدہ بی برگ و نوا ہوتا

دیگر

۹

کس توقع پر کری یہان کوئی ثروت ہم ق جب کہ خالی ہاتھ اسکندر شاہنشہ گیا

غور سی دیکھا تو اوسکی طاق ہستی پر نظیر
اتنی حشمت مین ایک آئینہ ہی رہ گیا

ہوا خورشید کی دیکھی سی دونا اضطراب اپنا
کہ یہہ نکلا سحر کو اور نہ نکلا آفتاب اپنا

تیری منہ کی جو ہر دم روبرو آنکو کہتا ہے
ذرا آئینہ لیکر منہ تو دیکھی آفتاب اپنا

نہ اتنا ظلم کرای چاندنی بہر خدا چھپ جا
تجھی دیکھی سی یاد آتا ہی مجھکو ماہتاب اپنا

خفا دیکھا ہی اوسکو خواب مین دل سخت مضطر ہے
کھلا دے دیکھئے کیا گل تعبیر خواب اپنا

سحر آسا عیان ہو کے ہی لی راہ عدم ہستی
ہوا آتا ہی اور جاتا ہی ایسا کچھ شتاب اپنا

نظیر اس بحر مین فرصت کم اور عیش و طرب لاکھون
تو پھر اب حق بجانب ہی کری کیا کیا حساب اپنا

لیکے دل ہمسے پھر رسم جفا کار سے کیا
تم دلارام ہو کرتی ہو دل آزاری کیا

ہمسے جو ہو سو کرو ہم نہین ہونی کے خفا
کچھ نہین اور سی کرنی ہی نئی یاری کیا

آئی ہو دلکی لئی کیون نہین دیتی ہو فریب
ہمکو معلوم نہین آپ کی عیار سے کیا

ہو جو معشوق تو کرنا اوسی لازم ہی نمود
اور جو عاشق ہو تو عاشق کی نمودار سے کیا

جون حباب آئی ہین ملنی کو نہو چین بجبین
ہمسے آکدم کی لئی کرتی ہو بیزار سے کیا

تیغ ابرو کی الفت نی کیا دلکو دو نیم
دیکھین اب کرتی ہی کاکل کے گرفتاری کیا

کس لئے دلیہ اوٹھاتی ہو سنان مژہ آہ
نہین زخم دم شمشیر نگہ کاری کیا

دیکھکر ہمنے اوسی دلکو چھپایا ایکدن
ہنس دیا اور کہا کرتی ہو ہشیاری کیا

اک نگہہ سی ابھی ہم چاہین تو یون نظر
روک سکتی ہین ہمین ایسی نگہداری کیا

آغوش تصور مین جب مینی اوسی مسکا
لکھا ہے تز اکت سی اک شور تھا لبس کا

سو بار حریر اوسکا مسکا نگہ گل سے
شبنم سی کہا ای بلبل پیراہن گل مسکا

اوس تن کو نہین طاقت شبنم کی تماس کے
ای دست ہوس اوسپر تو قصد نکر مس کا

ملتے ہی پری آنکھین اور حور جبین سلے ہے
ہے نقش جہان یار وہ اوس پا مقدس کا

تر رکھیو سدا یا رب تو اس مزہ تر کو
ہم عطر لگاتی ہین ... اسی خس کا

دیگر

۱۰

جگر کباب لکھا اپنا تو کہا جل کر	بہلا جی کیا مین شرابی تہا جو کباب لکھا
حساب شوق کا دفتر لکھا تو جہنجلا کر	کہا مین کیا مستعدی تہا جو حساب لکھا
جو بیحساب لکھا اشتیاق دل تو کہا	وہ کس حساب مین ہی یہہ بھی بیحساب لکھا

ہوئی جو رد و بدل ایسی کتنی بار **نظیر**
تو اوسنی خط کا ہمارے نہ پہر جواب لکھا

اپنی کوچہ مین جس کو جا دینا	قا	اوسکو لازم نہین اوٹھا دینا
لیچلا تہا **نظیر** وہ جسدن		تہا ہمین دلکو یہہ جتا دینا
جب یہہ کہنچین نگہہ کی تجہپر تیغ		تو سر اپنا وہین جہکا دینا
اور یہہ اوس شوخ سی بہی کہتا تہا		اسکی تم یادست بہلا دینا

ہو جو کچہہ کام کا تو کہہ لیجو
ورنہ اسکو ہوا بتا دینا

ایسا ہی جو وہ خفا رہے گا	تو چاہ مین کیا مزا رہے گا
مت ربط کر اوس سے ورنہ ایدل	اپنی تو کئی کو یا رہے گا
دیکہین گی ہم اک نگاہ اوسکو	کچہ ہوش اگر بجا رہے گا

قطعہ بند

خوبان پہ میان **نظیر** اپنا	ایسا ہی جو دل فدا رہے گا

پہلو سے نکل کے آخر اک دن
کوچہ مین بتون کے جا رہی گا

منتظر اوسکی دلا تا بکجا بیٹہنا	شام ہوئی اب چلو صبح پہر آ بیٹہنا
ہوش رہا نہ قرار دین رہا اور نہ دل	پاس تیغ زنکی ہمین خوب نہ تہا بیٹہنا
لطف سی ایدل تجہی اوسکی جو ابرو بٹہا	بیٹہیو لیکن بہت پاس نہ جا بیٹہنا
دلکی ہمارے غرض ہانڈی ہی کیا بند بند	شوخ کا وہ کہول کر بند قبا بیٹہنا

کوچہ مین اوس شوخ کی جاتی تو ہو ای **نظیر**
جل مین کہین اپنی جاہ تم نہ جتا بیٹہنا

اوسنی جب آنکہین لڑا کر ہنس دیا	ہمنے بہی نظرین ملا کر ہنس دیا

ان کیا کیا ادا سے کی دین
شوخ جب پان سے کہا لب سے ہنس دیا
ایک بوسہ کی طلب کی ہمنی جب
ہنس دیا
[illegible]
ہمنے اوسکی منہہ سے دیکہا کر ہنس دیا
باتون باتون اوسنی بولی وقت اختلاط ہنس دیا
ہنس دیا اوسکی **نظیر**
خوب جب اوسکو لگدی کی اوس نے ہنس دیا
ہنس حب کیا کہ کہلا کر ہنس دیا

دیگر

دل نہ ہو دل لگا یہہ لینا ہی نہ تہا ہو گا
اسکو دل کبہی ہین بس لیتی ہی چرچا ہو گا
تم کو برات ادہر ہووسگی حسن آرائی ہو گا
ہم کو ہر لحظہ ادہر ذوق تماشا ہو گا
ہم ہی سوچا ہی دیکہین گے تمہارا حینا ہو گا
ضبط تم نہیر اصلا ہو گا
ہوین ہم دیکہین گی اور تم ستم ہو گی
چاہ کا غنچہ مسر بستہ دہن وا ہو گا

سکو ہوویگی باہم جو اشارات کی ساتہہ
پاوں تک ہاتہہ جولا وینگی کسی عذر سے ہم

متن اسکابہی حریفوں مین محشا ہوگا
تار نیوالون مین شور اسکابہی برپا ہوگا

جب یہہ تقریر سنی اوس شہ خوبان نی نظیر
ہمسے دل لی لیا اور ہنسکے کہا کیا ہوگا

گل جو رخ عرق فشان یار نی ٹک دکہا دیا
پہر کی نگاہ جا جو ٹہری اوسیکی روبرو
میرا اور اوسکا اختلاط ہوگیا مثل ابر و برق
شکوہ ہمارا ہی بجا مفت بر و نسی کسلیے

پانی چہڑک کی خواب سے فتنہ کو پہر جگا دیا
اوسنی تو میری چشم کو قبلہ نما بنا دیا
اوسنی مجہی رولا دیا مین نی اوسی ہنسا دیا
ہمنے تو اپنا دل دیا ہمکو کسیتی کیا دیا

سنکے ہماری حال کا یار نی ایک سخن نظیر
ہنسکے کہا کہ سچ ہے بس ہمتی تو سر پہرا دیا

سبہوں کو می ہمین خوناب دل پلاتا تہا
لگے تہی آگ جگر مین بجہائی اشکون نے
نگہ سی اوسکی بچاتا ہین کسطرح دل کو
نکرتا خون میں ہمین کسطرح وہ رنگین آہ
شب فراق کی ادنی سی اک یہہ حالت ہی
جو کر دیٹین نہین سو وہ بیکلی کی شدت تہی

فلک ہمین یہ بجہی کیا یہہ زہر کہاتا تہا
اگر یہہ اشک نہوتی تو کیا ٹہکانا تہا
ازل سی یہہ تو اوسی تیر کا نشانا تہا
اوسی تو ساتہہ ہمارے یہہ رنگ لاتا تہا
ق کہ تہا جو گہر سو وہ اوسوقت قیدخانا تہا
جو خواب تہا تو وہ داغ غش مین ڈوب جاتا تہا

غرض نہ سر کی خبر تہی نہ پا کا ہوش نظیر
سرہانا پائنتی اور پائنتی سرہانا تہا

بجا ہی رہ عشق مین اے دل گلہ پا
ہنگام خرام اوسکی ہجوم دل عشاق
کل بوسہ پا ہمنی لیا تہا سو نہ آیا
اوس پا کی رہ رشک مین نازک قدمون کے
سو ناز سے ٹہوکر لیے غش لگانا
گلبرگ یہ رکہتی ہی قدم ہنسکے جو کہنچا

پہر اور ہی منزل ہی تہلی مرحلہ پا
غش کردہ ہین ٹہوکر کے پہر فاصلہ پا
شاید کہ وہ بوسہ ہی ہوا آبلہ پا
پہرتی ہین بہٹکتے ہوئی سو قافلہ پا
اوس گل کے سوا کس کا ہی یہہ حوصلہ پا
شاہد ہوئی سختے سی زرگ [illegible] پا

دل سے رہ دل بہنگے کب ملے ہو نظیر آہ

روشن سنتم مین آنا تو قدم اوٹہانا جلدے
نہ ہڑک ہوکر نکلنا تو سر حشر پہ ہوکر
جو نوار مشتوں مین آنا تو رگڑ کی دوش جانا

جو رہ کرم مین آنا تو ہٹک ہٹک کی چلنا
جو نظر گذر ہی ڈرنا تو جہجاب جہجاب کی چلنا
جو سر عتاب ہونا تو پہٹک پہٹک کی چلنا

ہے کہا نظیر اتو میرے جی مین اوس صنم کا
وہ اکڑ کی ہیج دکہانا وہ ہمک ہمک کی چلنا

عشق کا جو گل زخم دم شمشیر کہلا
گلشن ناز کی وزیب مین ایجان والعد
کوہ مین لالہ نہین ہیہ تو ہی خون فرہاد
بند تہا کلفت ہجران سی جو غنچہ دل کا
محو تدبیر ہین ہم لیک خدائی جانے
وصل شکاے مژہ چاہی کرہی ٹک تو اسے

رنگیا تن پہ وہ شکل گل تصویر کہلا
تو وہ گل ہے کہ صید حسن جہانگیر کہلا
ہے شمین انکی تہہر کے تیئن جیر کہلا
اوس گل حسن سے ہوتی ہی بغلگیر کہلا
کونسا گل ہے پس پردہ تقدیر کہلا
پیارے رہتی ہی الفت سے تدبیر کہلا

اک گل کہاتی ہی ہمیں کیا لطف اوسنی نظیر
باغ الفت مین عجب یہہ گل تاثیر کہلا

آن سنعل الملیا طبیبی کہون آن کیا
لیکے دل دین پہ بیٹہا ہی وہ تو دینگی نہ بہی ہم
جانے پاتا وہان نہین یان گہر سے لگتا نہین
گہر کی دل جو گو تیسم سے جولی تیوری چڑہا

اب ادا کی تاب لاون ہی مجھین جان کیا
دل دیا جسکو نہ دینگی اوسکو ہم ایمان کیا
مین کرون یارو کہو اس درد کا درمان کیا
تمنے تو یہہ طرز کی اب مین کرون ایجان کیا

کیون ہوس کرتا ہی بیجا ہوکی مقید رے نظیر
اوسکی محفل مین تجہی گر دخل ہو امکان کیا

کیون کیا تمنی میرے دل سا جوان باندہ لیا
ہمنے جب بات کی اوس غنچہ دہن سے کہلکر
جنت و خلد وار سب نظر آجاتی ہین
گر کہی کوئی کہ ہم ذات سی جہوٹ آئی ہین
ہنستے ہنستے یہہ کہا میں کل اوس سے ایجان
وہ تو عیار نہ بولا پہ وہین ابرو نے

سنکے بولا کہ وہ کیا چیز تہا ہان باندہ لیا
پہلے جب اوسکی رقیبو نکا دہان باندہ لیا
دہیان محبوب کی کوچہ کا جہان باندہ لیا
سب غلط ہے کوئی جہوٹی ہی جہان باندہ لیا
سچ کہو تمنی میرے دلکو کہان باندہ لیا
کی اشارت طرف زلف کہ یہان باندہ لیا

غزل در صفت موسم برسات

۱۵

جان سی کرتی ہی اب تخرت وہ سلوک
جیسے غنچون سے نسیم سحر اور گل سے صبا

ہی جو پانی سی زمین چمن اسوقت سفید
اوسمین اب عکس ہر اک گل کا ہی یون جلوہ نما

عقل کہتی ہی تامل سی جسی دیکھہ یہہ
طشت بلوری اقسام جواہر سے بھرا

شاخ پر گلپہ یہہ عالم ہے کہ جیسے محبوب
سرخ دستار پہ سر رکھتا ہے اور سبز قبا

ہلتے اس خوبی سی ہین بھیگی ہوئے تازہ نہال
جیسے ہو نازنین دلبر کی نہانی مین ادا

غلغل رعد خوش آتا ہی ہر اگ گوش کو یون
جیسے شادی مین بجاتی ہی نوبت کی صدا

برق بھی جلکی ہی اور دیکھی ہی ایسی ہر دم
جب سے کیا کیا امنڈ اور جھوم کی اتی ہی گہٹا

اوس سیہ ابر مین یون اوڑتی ہین بگلی جیسی
لب مالیدہ مسی مین در دندان کی صفا

بدلیان بدلی ہین وہ رنگ نئی لگا رنگ
جنکی اک رنگ پہ ہو مانی کی ارژنگ فدا

اسطرح برسی ہی جہڑ بونکو لگا کر باران
متسلسل جیسی ہون سلک گہر بیش بہا

ہے اسکی سبب عالم مین حیات ہر شے
شاید اسباتکی ہی حی من الما کی ندا

ابمین بانون کے اندہیری کی کہون کیا تعریف
جعد شیرین کہون یا زلف سیاہ لیلا

جگنون اسطور چمکتی ہین کہ جون وقت سنگار
ماتھی پہ ہاتھی کی ہی شنگرف ہی گو یا ٹیکا

کہین رقاص کا رقص اور کہین مطرب کا سرود
کہین ساقی می و ساغر طرب و برگ نوا

زہرہ وان ہو کی خوشی گاتی ہی وہ میگھ ملہار
جسکو سنکے فلک ناچی ہی بر روے ہوا

مور کا شور و فغان غوک کی جھینگر کی جھنکار
پی پی ہر آن پپیہی کی ہی کویل کے صدا

اہل ظاہر بھی ہین مست مئے عیش و سرور
اہل باطن ہی او چلتی ہین ابرکی وجد مین آ

شہر اور دشت مین یان چار مہینے تو نظیر
ہر برس ہوتی ہی گل حسن طراوت ہر جا

دیگر

خوش ہوئے سینہ مین مژگان کے جھپک تیر لگا
تو بھی اے جنبش ابرو کوئی شمشیر لگا

کیا ہی خوشوقت ہوا اگر کی میرے دلکو صید
لیتے کیا میرے ہاتھہ یہہ نخچیر لگا

ہمتو پھنستے نہ تیری دام مین لیکن ہیہات
لیگئے دلکو تری زلف گرہگیر لگا

ق

مین کہا کیون نہین اوس شوخ سی ملتا ہی نظیر
سنکے اسباتکو یون کہنے وہ دلگیر لگا

مین تو کیا پری اور اوسکی وہ ہی گر کوئی
اوسکی دیوانی دیو بھی میرے تصویر لگا

کلال گہو دون اگر جہان مین تو خاک میں کیا جام کرتا
تو ہے صنم کی لہو پینی ملکر عجب ہی عیش مدام کرتا

بیا بالذت بن گئی تمنا تھی محبت کی تیری زاہد
تو خانقہ سے نکلا آئی وہ یکیرہ مین قیام کرتا
جو زلفین تیری پیچ کھولدیتا صنم ہمارا تو تیرے دامن
نہ دن کو کہلاتا نہ شب بتاتا نہ صبح کرتا نہ شام کرتا
[illegible]
تمام ہوتا جو مجھکو بکر وہ سو اپنا غلام کرتا

دیگر

جن دنون حسن بتان تھی دل سی نظارہ کیا
[illegible]

جب ہمنشین ہمارا بھی عہد شباب تھا
حیرت تھی اوسکی زود روی کیا کہین ہم آہ
تھا جب وہ جلوہ گر تو دل و جان مین دمبدم
تھی بلغ زندگی کی اوسیسی ہی آب و رنگ

کیا کیا نشاط و عیش سہی دل کامیاب تھا
نقش طلسم تھا کہ کوئی یا حباب تھا
عشرت کی حد نہ عیش و طرب کا حساب تھا
دیوان عمر کا بھی وہی انتخاب تھا

اپنی تو فہم مین وہی ہنگام اے **نظیر**
مجموعۂ حیات کا لُب لباب تھا

ردیف الباء

ہین یون تو یار و اور بہی محبوب خوب خوب
نام خدا مین کیا کہون اوس گلکی حسن مین
فرقت مین اسکی بار تو دلدار نی ہمین
فضل الٰہی اب تو **نظیر** اپنی بزم مین

لیکن اوسیکو کہتے ہین سب خوب خوب خوب
کیا کیا عیان ہین نازکی اسلوب خوب خوب
خوبی سی کیا ہی بہیجی ہین مکتوب خوب خوب
اسباب سب ہین عیش کی مرغوب خوب خوب

ہین ادہر تو ساقی و مطرب کرشمہ سنج
اور اسطرف کو بیٹھے ہین محبوب خوب خوب

یہہ جواہر خانۂ دنیا جو ہی با آب و تاب
وہ عظیم الشان مکان دیتی ہین جنکی رفعتین
وہ مطلا قصر وہ رنگین منقش بام و در
ادہمین تھی وہ صاحب ثروت جنہین کہتے تھی لوگ
مہر وش بہرام صولت بدر قدر و چرخ رخش
وہ تحمل وہ تمول وہ تفوق وہ غرور
ہر طرف فوج بتان ہر سو ہجوم گلرخان
خشمگین و ان و اشارات و ادا دس کشتی
صبح سی لے شام تک اور شام سی لی تا بصبح
کثرت اہل نشاط و جوشش عیش و انبساط
یا تو وہ ہنگامۂ تنشیط تھا یا دفعتاً
جو وہ سب جاتی رہی تم مین جہان آیا سا گر

اہل صورت کا ہی دریا اہل معنی کا سراب
ہانسکے طاق آسمان کو طاق ابرو سے جواب
وہ مرصع خوابگاہین تھا جہان عیش و بہر خواب
کیقباد و قیصر و کیخسرو و افراسیاب
مشتری ہمت ثریا بارگہ کیوان جناب
وہ تجمل وہ تنعم وہ تعیش وہ شباب
جنکے عارض داغ ماہ و رشک روی آفتاب
طنز و تعریض و کنایات غمزہ و ناز و عتاب
متصل رقص و سرود اور پی بہ پی جام شراب
ساغر و مینا گل و عطر و می و نقل و کباب
کر دیا ایسا کچہ اس دور فلک نی انقلاب
رہگئی عبرت فزا وہ قصر ویران و خراب

نہا جہان وہ مجمع تکلیف سے عیان ...
... کوئی ارتقاب
... اور جو کوئی طاق ... بانی جیان
اور اب کہتی ہین واللہ اعلم بالصواب

دیگر

... ہین صحبت احباب
... کا حباب

17

... گردش آسمان مین تمام کیا ہین
... کیا ہین
... نقش ...
... عشق کیا ہین
حسن و عشق ...
زندگانی ...
ایک دم خیال و دیدار ... ہین

عجب بہار ہوئی کل تو وقت نظارہ
جو مین ادہر کو ہوا اوسنی کی ادہر صورت

اودہر عجب ہین گیا اوسنی لی ادہر کو بہیم
پہر امین اوسنی پہیر لے جدہر ادہر صورت

ہزار رون پہر تیان مینی تو کین پر اوسنی نظیر
سنہ دیکہنی دی مجہی اپنی پہر صورت

کیا نام خدا اپنی بہی رسوائی ہے کمبخت
رسوائی کے خیون بہی تماشائی ہی کمبخت

لڑتی تو لڑتی اوس سے بیباک کرتی ہین افسوس
افسوس عجب انجہا ہی دانائی ہی کمبخت

ایکبات بہی ملکر نکہہ ین اوس سے ہم اے چرخ
کیا تجکو یہی بات پسند آئی ہے کمبخت

ہمدم تو یہی کہتی ہین چل بزم مین اوسکی
کیا کہی اونہین اپنی جو خود رائی ہی کمبخت

وہ تو نہین واقف یہ ہمین دلمین خجل ہین
کس سنہ سی کہین ہنی قسم کہائی ہے کمبخت

یار وہمین تکلیف نہ دو سیر چمن کی
آئی دو بلا سی جو بہار آگئی ہی کمبخت

رہنی دو ہمین کنج قفس مین کہ ہمارے
قسمت مین یہی گوشہ تنہائی کا رہا ہے کمبخت

اس جام نگون سی میں راحت نہ طلب کر
یہان بادہ نہین بادیہ پیمائی ہی کمبخت

تو رہی ہین بہت شیشہ دل جسنی نظیر آہ
یہہ چرخ وہی گنبد مینا ہے کمبخت

صورت کبہی دکہلائی تو اوسمین ہے لگاوٹ
ہاتون کی جو ٹہرائی تو اوسمین ہے لگاوٹ

آئی نہین اول تو کہین اور کہین شاید
تشریف بہی فرمائی تو اوسمین ہی لگاوٹ

جس بات مین کچہ رمز ہی اور ہم جو نہ سمجہی
وہ ہمکو جو سمجہائے تو اوسمین ہے لگاوٹ

بوسہ کا جو اقرار کیا وہ بہی فقط چہل
اور سنکی قسم کہائی تو اوسمین ہے لگاوٹ

سنتے ہین نظیر اوسکی لگاوٹ تو ہی لیکن
ابرو مین جو چین آئی تو اوسمین ہے لگاوٹ

گلے سی لگی رہی یون ہے زلف یار لپیٹ
کہ سنہرے کی گرد نہین جاکے مار لپیٹ

مزے اوٹہاتی کمر بند کیطرح سے اگر
کمر سے یار کی جاتی ہم ایکبار لپیٹ

ہمارے پاس وہ آیا تو ہو لگر اغوش
یہہ جاہا جاوین ہم اوس سے ہاتک مار لپیٹ

وہین وہ دور سرک کر عتاب سی بولا
ہماری ساتہہ نہ کر تو بیقرار لپیٹ

ہمین جو چاہین تو لپٹین نظیر اب ورنہ

ردیف ثای مثلثہ

١٩

ردیف الجیم

غزل

کیوں نہ چھلکے جام ہنہیں ہم کہ بہت مدتیں — اپنی دلخواہ بھرا گنبد مینائی آج
ہوگئی باغ میں عطر بیت سنبل برباد — نکہت اور زلف کی لیکر جو صبا آئی آج
اوسکی کوچہ کیطرف جاتے ہیں ہمی ہمدم — امتحان کو جو ذرا دیر کی ٹھہرائی آج

شام نزدیک جب آئی تو کہا اوستی نظیر
کیا سبب ہی نہیں آیا جو وہ سودائی آج

ردیف الجیم فارسی

بتوں کی کاکلوں کی دیکھکر پیچ — پڑی ہیں دلپہ کیا کیا پیچ پر پیچ
طریق عشق بے رہبر نہو طے — کہ ہی بہہ رہ نہایت پیچ پر پیچ
ہنو وی دلکی نکل کٹ کی برباد — اگر ڈالی نہ وہ تار نظر پیچ
وہ زلف اوسکی جو ہی پرپیچ پرخم — کمند جان ہی ایدل اوسکا ہر پیچ
نظیر اک وزاپنی زخم سر کو — جو باندہا ہمنی دیگمہ بیشتر پیچ
نظر کرتی ہی اوس سرکش نے یکبار — کہا کر کر سخن کا مختصر پیچ

دعا دیجی ہماری تیغ کو نظیر اج
کہ جسنی آپکو بخشا یہہ سر پیچ

کی ہمنی جفا ہمنی وفا جھوٹہ ہی یا سچ — سوچو تو سہی دلمیں ذرا جھوٹہ ہی یا سچ
غصہ ہی گیا دکھہ ہی دیا تمنی دلکو — جب ہو رہی ہم سر کو جھکا جھوٹہ ہی یا سچ
تم ہمسی کئی بار خفا ہوسکی ایجان — پر ہم نہ ہوئی تمسی خفا جھوٹہ ہی یا سچ
جو تمنی کہا اوسکی بجا لاتی ہیں ہمنی — اک لحظہ توقف نکیا جھوٹہ ہی یا سچ

یہہ سنکی نظیر اوسنی کہا ہنسکے بصد ناز
جانی اسی اب میری بلا جھوٹہ ہی یا سچ

ردیف الحاء حطّی

آرسی آئی ہی دیکھی حسن ہیں کسکی طرح — جو کہلی ہی رہ گئی آنکہہ اوسکی نرگس کیطرح
جھلہ خوبان ہیں آیا جسگہڑی وہ مہ جبین — ہوگئی وہ انجمن انجم کی مجلس کیطرح
دیکھکر حیرت زدہ جو بنائی ہمسی کہا — ق — دی نشان اوسکا تواب حیرتیں ہے جس کیطرح
جب نہیں کچھہ کہہ سکا پہر ہنسکی اوستی ناز سے — رکھکی آئینہ پہ اونگلی یوں کہا اس کیطرح

ہائے ہیں لگاہ لطف خوبان ہم سے نظر — ہائے وہ شش کیمیا ہم منتظر مس کیطرح

دیکھئے

پھر ایسی ہائے کوئی یار کی صبح صبح — ہو جسمیں تجلی بہار کی صبح — ہمکو نظر آیا جو کبھا سحر تلک اوس کا — گردون نے دیئے نثار کی صبح — سکارنگ پیری شفق شام — رخسار تی شرمسار کی صبح

بیٹھے — بہاتی ہی ایجان وہ یار کی صبح — اوس گل کی رخ سے جو ہیوا اب — ہے دل بیقرار سے صبح — فرمایا ہی سے ہار سے صبح — خستہ دلفگار سے صبح — اوس بے وصل اب — خوشاں طلع نظیر سے ہیں صبح — محبوب یاں اختیار سے اب تلخ — اوس سے اب تلخ — ہم کو وہ جاودان اوس سے — غم کے دل بیکلیم وہ کب — سے تاخ

ایک شب ہمنی بیقراری سے / چھو لی زلف اوسکی ہو کی جب گستاخ
لاکی ابرو مین چین اوسنی کہا / نکلے تم تو کوئی عجب گستاخ
ہم تو اسکی بہت سزا دین گے / کسلئے تم ہو بے ادب گستاخ

آج تو زلف چھو لی تمنی نظیر
کل یوہین چوم لوگے لب گستاخ

جب مجھسی پھیرتا ہی وہ کر کر عتاب رخ / ہوتا ہی انسوؤن سی میرا غرق آب رخ
عشق سی نہ آوی ہوش مین مہجور ناتوان / پھیر طلی اگر نہ لطف سی اوسکا گلاب رخ
پھرتی ہین اوس جبین کی تمنا مین مہ جبین / اور رخ کی منتظر ہین کئی آفتاب رخ
ناخن سی میرے سر کو جو کرتا ہو نگار / تو آگی یار مجھکو دکھاتا شتاب رخ
تا اس سی جسکی چہرہ کی خورشید ہو خجل / پھر مہ کب اوسکا دیکھہ سکی بی نقاب رخ
جس شخص منتخب سے یہہ پوچھی ہین جاکی ہم / دیوان حسن مین ہی وہ کیسا کتاب رخ

کہتا ہی وہ کہ جتنی پریرو ہین اے نظیر
سب مین اوسی کا ہے گیا انتخاب رخ

ردیف دال مہملہ

مرہم ہو کسطرح دل افگار کو پسند / آتی ہی کب شفا تیری بیمار کو پسند
دل جنس طرفہ اپنی تو ہی فہم مین مگر / جب جانئی کہ آوی خریدار کو پسند
تھے ہمتو خود پسند بہت لیکن عشق مین / اب ہی وہی پسند جو ہو یار کو پسند
کل سے ہمارے پہلو مین فریاد دل نہین / کیا جانی آگیا وہ کس عیار کو پسند
آزادگی مین عیش ہین لاکھون پر اوسکی / اوس زلف پر شکن کے گرفتار کو پسند
کیونکر نہ ٹکڑی ٹکڑی ہو دل اوسکا جوکی / سو جاتی تیغ ابروی خمدار کو پسند
کوچہ مین دلبرونکی دل ناتوان کو ہم / جب لگی گئی کہ ہو کسی دلدار کو پسند
وہان جسنی دیکھا اوسکو کہا ہنسکے اونیان / کرتا ہی کون ایسی دل زار کو پسند

ناچار پھیر لای اوسی ہم کہ وہ نظیر
آیا نہ مہر ورز نہ ستمگار کو پسند

۲۱

ردیف ذال معجمہ

زور تعویذ کا چلتا تو عرب مین یارو
کوہکن کوہ کو کسواسطی کاٹا کرتا
آخر اوسکی بہی گیا دل کا دہڑکنا اوس روز

کیا کوئی ایک بہی مجنون کو ندیتا تعویذ
دیتی غمخوار نہ کیا اوسکی تپکن لا تعویذ
قبر کا تیشہ نے جب اوسکی تراشا تعویذ

ہم کو بہی کتنی ہی لوگون نے دئی آہ نظیر
پر کسیکا کوئی کام نہ آیا تعویذ

دیا ہمارا اوسی نامہ بر حبیب کا غذ
ابہی تو دیر نہ گذری تہی ایک ساعت کی
جنون ہوا اوسی یا خبط جسمین کہو کر شرم
رقم کری ہی اگر وہ جواب خط ہم کو
کبہی نہ ہمتی لکہا اوسکو یہہ کہ تو یان آ
بغیر لکہنی کی اوپر یہہ کچہ قیامت ہے

تو بولا طیش مین آکر یہہ آیا اب کا غذ
وہ سمجہا کیا ہی جو بہیجی ہی جب یہ خط کا غذ
کہڑی گہڑی جو وہ لکہتا ہی بی سبب کا غذ
تو کوئی پوچہی اوسی ہمتی بہیجا کب کا غذ
کبہی نہ اوس سے کیا بہول کر طلب کا غذ
کہ بی بہی چلی آتی ہین روز و شب کا غذ

غرض یہہ اوسکی کہا نامہ بر نے ہمسی نظیر
کہ تم بہی زور ہو اور لکہتے ہو عجب کا غذ

ردیف الراء مہملہ

اکدن اوس مہر خوبی کی حضور
ہم کریں عجز و نیاز و انکسار
کچہ سبب اسکا کہو جو اس گہڑی
سنکے فرمایا کہ گل نے باغ مین
شمع نے بہی کب کہا پروانہ کو
بلبل و پروانہ جب آہی گرین

بیٹہکر ہمنی کہا اے رشک حور
تم کرو جور و جفا ناز و غرور
یہہ تعجب ہو ہمارے دل سے دور
کب لیا بلبل کے دل کو کرکے زور
یہہ کہ تو جل مجہہ پہ ہوکر ناصبور
اسمین گل اور شمع کا پہر کیا قصور

عشق مین بوڑہی ہوئی تم بہی نظیر
اب تلک تم مین نہ آیا کچہہ شعور

بسمل ہے گلی کی نہین تدبیر کوئی اور
یون چہوڑکی زخمی جو ہمین جاتی ہو تم آہ
اس لطف سی جز نوک قلم ماتی تقدیر

جز یہہ کہ لگا جائی شمشیر کوئی اور
کیا قدرت مژگان نہین جہین تیر کوئی اور
کیا تاب جو کہینچی تیری تصویر کوئی اور

۲۲

ردیف الشین

سنکے پوچھا آپکا آنا ہوا یہاں کس روش
دل جو ہے تڑپا وہیں دلدار آپہنچا شتاب
سیر کو آیا جب گلشن مین کل وہ نازنین
ڈالتی ہی زلف پیچان گردن دل مین کمند

ہنسکے فرمایا لی آئی آپکی دل کی کشش
اپنی دلکی اسقدر تاثیر رکھتی ہے طپش
تھی عجب نازان نمود اوس باغ کی ایکبار روش
اور رگ جانتی کرتی ہے نشتر مژگان خلش

بھول کر اوسکی جفا کا شکوہ مت کیجو نظیر
تو پریشان گو ہی سخت اور یار بہی نازک منش

ہم ایسی تھی جو جود بد کی یان بہی کرتی قدم نوازش
کہان یہہ گہر اور کہان پہر دولت جو آئی ادہر ایسا ن
لگا کی ٹہوکر ہمارے سر کو بلا تمہارے گری ہے سعت
جواب انکا جو نامہ بر سے تو اوسنی کہا کر قسم کہا لون

گر یہہ اکی قدر یہہ جانا فقط عنایت کرم نوازش
جو آن نکلی ہو بندہ پرور تو کیجیی اب کوئی مہم نوازش
کہ ہم تو اوسکو ہین سمجھی دلسی تمہارے سر کی قسم نوازش
زبان قلم ہو جو ہم ٹہہر بولے کہ وان ہین یکجا نیم نوازش

ادہر ہاوین ناز اونکی ہم نہ کیونکر نظیر دلسی کہ جنکی ہووے
جفا تلطف عتاب شفقت غضب توجہ ستم نوازش

ردیف الصاد

ہے تو کہنے کو ہر کہین اخلاص
اوسکی باریکیان وسہے جانے
رشک سی ایک غیر نے اوسکو
یون کہا تم نظیر سے ایجان +
اوسنی اخفای راز کو میرے
یون کہا ایسے پوچ لوگون سے

لیک مشکل ہے ہمنشین اخلاص
ہو وہی جس شخص کے تئین اخلاص
اپنی دل کا جتا دین اخلاص
دلسی رکھتی ہو یا یہ ہین اخلاص
منہ سی اوسکی سنا جو ہین اخلاص
کوئی رکھتی ہین نازنین اخلاص

ق

اوس کو ہو کچھہ تو خیر وہ جانے
ہم کو تو اوس سے کچھہ نہین اخلاص

کہئے کہانتک ہمین تم سی ہی جو جو غرض
جسکے سبے ہمنی کہا یہبہی دل کے تئین
یار نے ہنسی کہا کچھہ ہی تمنا نہین +

کچھہ نہ اگر ہو سکی ہمتر سی تو بولو غرض
اوسنی نشی مین کہا اور میان کسکو غرض
ہنستے کہا جی بہت پیسہ ہی یہہ اپنی غرض

ق

رہا سبہکر ملال خوش محظوظ
خم ابروسی اوسکی ہو تشبیہہ
خوشتر لگا ہوں کو سنکے آہوچشم
خوب دیکہا تو گل سے بلبل کا

دل سی ہم ہین کمال خوش محظوظ
کیون نہ پہر ہو ہلال خوش محظوظ
دشت مین ہین غزال خوش محظوظ
دلہی گل کی مثال خوش محظوظ

ردیف

ہے یہی خوب یار سے جو نظیر
رہتی فی کل حال خوش محظوظ

عین مہملہ

ہے تیرا رخ بہی تجلی مین کچہ اوس نور کی شمع
چشم بددور اسی رخ سی ہو وے ہی روشن
ہی شب سرمین وہ رخشان تیرے عارض کی جہلک
آفرین ہی دل پروانہ کو جسنی جلکر

دیکہہ جس نور کو کافور ہو کافور کی شمع
مشعل وادیٔ ایمن شجر طور کے شمع
جسکی پر توسی خجل ہو شب دیجور کی شمع
جستکے گرمی بازار مین مشہور کی شمع

ردیف

آیا نزدیک جو محفل ہے کے وہ مہ رات نظیر
اہل محفل نے خجل ہو کی وہین دور کی شمع

غین معجمہ

کی جفا اوسنی جہر کہہ کے دریغ
وہ تو ہنستا ہے اور ہمارے آہ
کیا کرین ابتو آگئی ای دل
کتنے دن ہم بہی منہ لگی اوسکی

کیون رے دل ہم یہہ کیسی ہہکی دریغ
آئی دامن تک اشک بہکی دریغ
جل مین اوس شوخ رشک سہہ کی دریغ
پہر سعانت ہوئی سے کے دریغ

شل خس جا کی روی بحر نظیر
آلگے پہر کنارے بہکے دریغ

ردیف الفاء

کا بنت اوسکی تہین لعل و گہر دونو طرف
بزم مین اوس یار کو ہم ہیبت اغیار سے
خوف بدنامی کا اوسکو ہی تو ہی ہمکو بہی آہ
اشک ہی یہان چشم تر وان چشم نم سرمے سے

جہد رہی ہین کان و دریا کی جگر دونو طرف
دیکہتی تو ہین پہ رہتی ہی نظر دونو طرف
یہہ وہ ٹہری ہے مثل جو ایک ڈگر دونو طرف
چاہ رکہتی ہی غرض اپنا اثر دونو طرف

غور سی دیکہا تو گیا دل کی مچہلے کی نظیر
گہات مین رہتی ہین بالی کی کمر دونو طرف

۲۴

دیگر

تک آنکھ لگی تھی کہ دو ہین خوابین یار د
عزم اوسنے کیا پوچھی اشک اسکی بعد مہر
ہم اشک فشان پہنچی جو اوس رشک قمر تک
وہ دست نگارین گئی جیب دیدۂ تر تک

چشم اسمین لگی کہل جو نظیر اپنی تو پہر ہم
ملتے کف افسوس رہی وقت سحر تک

بیٹھے ہین ہم تو اب ہی بولوگی تم نہ جب تک
اقرار تھا سحر کا ایسا ہوا سبب کیا
محفل مین گر خون کے جو آیا وہ پریرو
بوسہ نظیر ہمکو دینی کہا تہا اوسنی
دیکھین تو آپ ہمسی ناخوش رہینگی کب تک
جو شام ہوئی آئی اور وہ نہ آیا اب تک
ہو شکل حیرت اوسکی صورت رہی وہ شب تک
ہم وقت پاکی جہبٹ لینے کی پونہچی ڈب تک

ردیف

ہر چند تھی ہنسی مین وہ سوختم تو بہی اوسنی
ہرگز ہماری لب کو آنی دیا نہ لب تک

گاف

اوسکی ناز وادا کی رنگ اور ڈہنگ
لعل دیکھی جو سرخی اوس لب کی
دیکھی جب ہمنی وہ گلابی چشم
جب نظیر آگیا وہ آئینہ رو
ہین وہ کچہ جب سے ہو پری بہی دنگ
طی کری رشک کی گئی فرسنگ
پہر نہ اوسدن سی پی مئی گلرنگ
مہر سی کر کی اسطرف آہنگ

زنج دل یون گیا رخ اوسکا دیکھہ
جیسے اوٹھہ جای آئینہ سے زنگ

یار کی کاکل نے دل ہمسنی لیا اور الگ
آن دکہا کر فریب ہو گئی یکسو وہین
تیر نگہ کی تئین یاد ہیہ انداز ہین
ناز قرار و خرد لیکے گیا پہر تکم
چشم فسون گر نی بہی سحر کیا اور الگ
غمزۂ خونخوار نی خون بہی پیا اور الگ
سینہ مین عشاق کی دلکو سیا اور الگ
تیغ نی ابرو کی بہی وار کیا اور الگ

ردیف

نشتر مژگان کی واہ کیا کہون اے نظیر
ہی جو رگ دل اوسی چہیڑ دیا اور الگ

لام

دکہا کر ایک چمک دلکو نہایت کر گیا بیکل
وہ عارض اور جبین تابان کہ ہون دیکھ اوسکو منشا
کفو مہ او نکیو ہین لعل لب مین چشم سگو تیز
پری رو تند خو سرکش ہٹیلا چہبیلا چنچل
قمر خورشید رہ شمع شعلہ شتری مشعل
غضب آفت ستم فتنہ قیامت جادو من کاجل

دیکھیے

۲۵

[illegible]

کچہ ہی ہو جی جاوے اسمین یار ہی پر ایکبار
اتو یہہ دہن ہے کسی ترکیب سے بارو اگر
کہینچ لاؤن اوس صنم کو اپنی گہر کے متصل
ہاتہہ جا پہونچی میرا اوسکی کمر کے متصل

سچ چہپانا اسگہڑی قاتل سی کیا حاصل نظیر
اگئی شمشیر اوسکی اتو سر کے متصل

رہ کی خاموش خوش آئی یہ گلفام کو ہم
لذت آن و ادا لیتی کو ہین اور ہی آہ
میکدہ سی نہ نکالو ہین اے بادہ کشان
جس سے کرتی ہین تیان بعد جفا مہر و وفا
سیکہے ہین بلبل تصویر سے اکام کو ہم
ناز بردار و ہین اوسکی ہین فقط نام کو ہم
لب محبوب سمجہتی ہین لب جام کو ہم
رشک سی تکتی ہین اوس نیک سرانجام کو ہم

چہو ٹکر دام سی اوس کاکل مشکین کی نظیر
یاد کرتی ہین اسیرے کی اب آرام کو ہم

کرکی نیرنگ فقط دل ہی نہ لیجاوگی تم
لیجلا دلکو وہ جب ہمنی یہہ پوچہا کیون جی
روٹہہ کر اوس سے چلی ہم تو کہا یون اوستی
بیکلے بعد گہڑی بہر کے ستاویگی جب
بس یہہ بہتر ہی کہ مت روٹہہ کی جاو ورنہ
ایسی ہی تو کئی رنگ ابہی لاوگی تم
پہر بہی آوگی تو ہنسکر کہا اب آوگی تم
اتو اس طیش مین البتہ چلی جاوگی تم
ہار کی پہر ادہر آنیکی ہی ٹہراوگی تم
پہر جو آوگی تو یان آنی نہین پاوگی تم

ایک تو ہم تمہین یان آنے نہ دیوین گی نظیر
اور سوا اسکی جہان جاوگی پچتاوگی تم

نہ اوسکی نام سی واقف نہ اوسکی جا معلوم
حجاب دیکہی دل لیکی یون کہا جسکی
لگاکی زخم جگر پر جو پہر نمک چہڑکا
بدن پہ رکہا تیری تن سی گو کہ گورا ہے
ہم اوسپہ مرتی ہین مدتسی اور وہ کہتا ہی
کیا تہا عہد نہ وعدہ نہ قول نے اقرار
جو مجہسی ہنسکی کہا جلئے ہم آئی ہین
ملیگا دیکہی کیونکر وہ بت خدا معلوم
نہو یہہ اور کسیکو تیرے سوا معلوم
تو اسمین ہم کو ہوا اوسہی مزا معلوم
ولی وہ چاہی کہ ایسا ہو گدا معلوم
قسم خدا کی ہمین تو یہہ اب ہوا معلوم
جو آگیا وہ میرے پاس شب کو نا معلوم
نظیر تونی ہی سچ کہہ کیا کیا معلوم

کہا یہہ مین نی مجہی کیا خبر تم ہی جانو

کسیکے دل کی ہا بہلا جی کسیکو کیا معلوم

سوال از طرف عاشق

جواب از طرف معشوق

نہ ہمارے ملنی کی جسوقت کوئی ٹہیراؤ گی تم
بیزار کروگی دل ہمیشہ منت ڈرسی روکوگے
گر ہمیں بدلکر آوگی ہم کیتنی تاڑ نیوالون کو
گر چہپ کر دیکہنے آوگی ہم اپنی بالاخانہ کے
گر جادو منتر سیکہوگی تو سحر ہمارے نظرون کا
تصویر اگر منگواوگی تو دیکہہ ہماری صورتکو

ہم جہیلیں گے یہانتک جی جو خوب ہے پہر کہہ آوگے تم
وہ دل تو ہمارے بس میں ہے کسطور سے سمجہاوگی تم
اس کوچہ میں بہلادینگی پہر کبہی کیونکر آوگی تم
در پر ڈرے چہوڑ رکہیں گے پہر کیونکر دیکہنے پاوگی تم
تاثیر کو اوسکی کہو دیگا کچہ پیش نہیں لیجاوگی تم
حیران مصور ہووے گا پہر رنگ کہو کیا لاوگی تم

جسوقت نظیر ان باتون کی ہم خوب کر چکی ہوشیاری
جو حرف زبان پر لاوگی تم پہر کیونکر کر دکہلاوگی تم

ردیف نون غزل دیگر

خوبان تمہاری آگی جو نام جمال لین
تیر نگہہ لگا کی نہ کہینچہ بہؤن کے تیغ
دل ناوک نگاہ پیاپی سہی گر چلا
روکی ہی رکہی ٹک صفت مژگانکی نوک جب

دامن سے آگ کی منہ کو گریبان میں ڈال لین
پہر کہینچا ہم اسکی تو پیکان نکال لین
وحشت جو کچہ بہی ہو تو ہم اوسکو سنبہال لین
ہم طاقت اپنی دلکی ذرا دیکہہ بہال لین

دل ہم تو دی چکی ہین بتون کو میان نظیر
ہیلا رکہین یہہ اوسکی تئین پا و جال لین

وہ چاندنی میں جو ٹک سیر کو نکلتے ہین
بیرے ہوس کے ہوس میں ہمیشہ گلتی ہین
ہجوم آہ ہی انکہو ںسی اشک ڈہلتی ہین
چراغ صبح یہہ کہتا ہی آفتاب کو دیکہہ
برنگ اشک کبہی گر کی ہم نہ سنبہلی آہ
نکالتا ہی ہمیں پہر وہ اپنی کوچہ سے
فدا جو دلسی ہی ان شوخ سبز رنگون پر
ہوا نحیف میں یہانتک کہ حضرت مجنون

تو مری لحمت میں گہی کے چراغ جلتی ہین
ہمارے دیکہی ارمان کب نکلتی ہین
پہرے تہی جا دو جو دلمین سو یون نکلتی ہین
پہر بزم تمکو مبارک ہو ہم تو چلتے ہین
یہی کہا کئی جیمیں کہ اب سنبہلتے ہین
ابہی تو نکلی نہیں ہیں پر اب نکلتی ہین
یہہ ظالم اونکی ہی چہاتی پہ مونگ دلتی ہین
یہہ مجہسی کہتی ہین اور ہاتہہ اپنی ملتی ہین ق

کوئی تو پگڑی بدلتا ہی اور سے لیکن

میان نظیر ہم اب ہمیشہ تن بدلتی ہین

دیگر

[illegible]

بناو کرکی دیکھتی ہین لو ہم آتی ہین
کبہی جھجک کبہی بس کبہی پیالہ پٹک
پڑا جو ہاتہہ نظیر اوسکی سینہ پر میرا

ق

بلا سی اب جو خلل ہو کسیکی جینی مین
وہ ناز کرتی ہین کیا کیا شراب پینی مین
تو بولی واہ لگی آگ اس قرینی مین

اگر یوہین ہی تو ہر روز ہم نہ آوین گے
جو آگئی بہی تو ہفتہ مین یا مہینے مین

چمن مین جلسی لب اون غنچہ لب نے کہولی ہین
یہہ مہر و سہ جو نشیب و فراز مین گردان
ترازوی حسن تمہارا وگرنہ میزان نے

گلونکی پہلو مین غنچہ نہین پہولی ہین
تمہارے باغ مین ایسی کئی ہنڈولی ہین
فلک پہ شمس و قمر لاکہہ بار تولی ہین

بچاری اشک اوسکی سرد مہر ایسی
کسی زمانے مین موتی تہی ابتو اولی ہین

وہ سنگ دل جو نبولا تو کیا تعجب ہے
یہان نظیر کہین پتہی منہ سی بولی ہین

گل نظر آیا چمن مین اک عجب زیب چمن
مہر طلعت زہرہ پیکر مشتری رو مہ جبین
تیر قد نشتر نگہ مژگان سنان ابرو کمان
زلف کاکل خال و خط چارونکی یہہ چارون غلام
نازنین ناز آفرین نازک بدن نازک مزاج
ہمرت بیوفا بیدرد بی پروا خرام
دو ش بر دندان لب چارونسی یہہ چارون خجل
سخت و بیرحمی و ظلم و جفا اوس شوخ کی

گلرخ و گلگون قبا و گلعذار و گلبدن
سیمبر سیماب طبع و سیم ساق و سیمتن
برق تازو رزم ساز و نیزہ باز و تیغ زن
مشک بت مشک چین مشک خطا مشک ختن
غنچہ لب رنگین ادا مین رنج شیرین دہن
خنگ جو قتال وضع و تند خوی و دل شکن
نسترن برگ سمن در عدن لعل یمن
معتمد موی الیہ و مستشار و موتمن

مبتلا ایسی ہی ہیچ والونکی ہوتی ہین نظیر
بیقرار و دل فگار و خستہ حال و بیوطن

ندیوین دل تو ہم اپنا کبہی تیونکی تیئین
نظیر ایکدن اوس تند خوسی پنچکی کہا
چہ کردہ ام کہ نگاہی بحال من نکنی
بجز جفا و تعدی کے نمی کنی بر من

پر انکی حسن کے آگی کچہ اختیار نہین
یہہ فارسی مین کہ ای گلعذار زہرہ جبین
چہ گفتہ کہ نگو کی دمی بیا یہ نشین
نگاہ عتاب قرین و جبین پر چین

دیگر

۲۸

دیگر

یہہ ناز ہی اور یا استغنا یا طرز تغافل ہی یارو
جو لاکھہ کوئی تڑپی اسکی فریاد کری کچھ دھیان نہین

جب سنتا ہی احوال میرا اوٹ کہتا ہی عیاری سے
ہی کون وہ اوس سے ہمکو تو کچھ جان نہین پہچان نہین

کچھ بن نہین آتا کیا کیجی کسطور سی ملتی ہی ہمدم
وہ دیکھہ ہمین کھجاتا ہی اور ہمکو خفین اک آن نہین

تر دیکھہ کی تیرے انکھون کو یہہ بات سناتا ہی ہنسکر
ہین کہتی جسکو چاہ میان وہ مشکل ہے آسان نہین

دل پھنسکر اوسکی زلفون مین تدبیر رہائی کی ہمکو
اک چھوٹنا اوسکی دام سی تو وہ دانا ہی نادان نہین

زنہار نہ کہیو دلمین نظیر اوس شوخ سے توقع بوسہ کے
گر بھول سی ایکبار بھی دشنام وہ دے امکان نہین

کہین بیٹھنے دیتی دل اب ہی مجھے جو جا اوسکی گلی مین بیجا کرون
نہین تاب مجھمین کہ جبتلک تو ہی تو نہین ہے پہرا کرون

تو ہزار مجھکو ستایے تیری چاہ مجھسی نچھوٹی گی
مرے دل کی بیٹھی ہی خو یہی تو جفا کری مین وفا کرون

جو کبھی بوسہ مینی طلب کیا تو کہا تجھی تو نہین ہے ڈر
مجھے خوف ہی کہ مبادا اگر کوئی دیکھلے تو مین کیا کرون

مجھے مارتو نہی ہے درد دل جو کہا کچھ اسکا علاج کر
تو کہا کہ اسکی دوا ہی یہہ تو کہا کری مین سنا کرون

جو نگہہ سی چاہ کی دیکھی تو چڑہا کی تیوری کہتا ہی
تیری اس نگہہ کی سزا ہی یہہ کہ بس اب تجھسی حیا کرون

کبھی اوسکی کوچے مین جا ملے جو لگام دل کی کہین دیکھی
تو مجھی ہی یاد یہہ مکر و فن کہ مین اوسکی دلمین جگہ کرون

کوئی بولا مینی نظیر کو نہ چھڑا دیا تو کہا میان
دل جلی سے مجھ پہ فدا ہی وہ اوسے کسطرح مین خفا کرون

اپنی پرستشو نکی گرچہ بہا ستین ہین
لیکن بتو نکی ہمسی اتنی شکایتین ہین

منہ کو پہرا کی ہمکو آئینہ کو دکھانا
آئینہ رویون کی یہی کیا کیا رعایتین ہین

کہتے ہین ہم جو آؤ تو در جواب اوسکی
اک اک سخن مین سو سو طرز و کنایتین ہین

بیرحمی نگہ کی فریاد جب ہین کرتے
تو ہمکو جھڑکیان ہین اوسکی حمایتین ہین

بخت سیہ ہمارا محروم لطف سی ہے
اور سرمہ وسی پر کیا کیا عنایتین ہین

سنکر کسیکی غم کو کہتی نہین کہ سچ ہی
تحریک لب کے اپنی یا تنگ حکایتین ہین

تخمیس بر غزل مصنف

دی کر نظیر دلکو جو ہمنے جفائین
کہئے کہانتک اونکو لاکھون حکایتین ہین

ایضاً فردی فرمایا

کہتے ہین جسکو نظیر سنئی ٹک اوسکا بیان
تہا وہ معلم غریب بزدل و ترسندہ جان

کوئی کتاب اوسکی نہ تہی صاف نہ درس کے
آئی تو معنی کہی ورنہ پڑہائی روان

فہم [illegible] عالم ہی کی [illegible] عربی کی اوی
فارسی مین [illegible]
[illegible]

۲۹

[illegible] اوسکی [illegible]
[illegible]
فضل سے الہی کی اوسکو دیا عمر بہر
عزت و فرحت کی ساتہہ پا رہے وہ آج وہان

بھنوون کی تیغ کہا دلپہ آزمانی دو مجال کیا جو چھوئیں ہم تمہاری زلفونکو حنا لگائی ہی یا حرف ہی نزاکت کا کہا کسینے نظیر آتا ہی تو اوس گل سنے	قرار ایک کا کر کر لگے لگانی دو بھلا ہمین کف پا تک تو ہاتھہ لانی دو نہ باہر آنی کی اکثر یہہ ہین بہانی دو کہا کہ اوسکو نہ آگی قدم بڑہانی دو

جو ہو بعید نہایت تو روک دو اوسکو
دگر قریب بہت آگیا تو آنے دو

جو دیکھہ ہنسکے تم تو بند شکو کی روانی ہو وہ گورا چاند سا مکھڑا عرق آلودہ گر دیکھے مجھے کل اک پری نے یون کہا ہم سے نظیر اے ہمدم نہ مل اوس سنگدل سے تو جو ملتا ہی تو مل ہمسی	ق	لب جان بخش کو کہو تو اپنی زندگانی ہو تو کیا شک ہی کہ بھچا کے پریکا حسن پانی ہو کہین اک بات ایسی جسمین تجھکو شادمانی ہو کہا مینے یہہ سنکر واہ تم بھی خوب سیانی ہو

اوسی مین چھوڑ دون اور رچا ہو تمہین اے پی یہہ ممکن ہے
عجب ہم بھی کوی اولن سڑی خبطین دیوانی ہو

منہ کو دکھلا کر ذرا ای گل خندان تو داغ بدل چشم تر آہ بلب سینہ چاک ہنسکے رقیبونکی ساتہ [illegible] سے یون دمبدم شام سے لے صبح تک صبح سی تا بشام	پوچھہ کبھی تو مری دیدۂ گریان تو دیکھہ مرے چاہ کی آن کے سامان تو توڑی ہی کیون زخم پر نمکدان تو دلسی نہین بھولتا اب میرے اک آن تو

جان تو دیگا نظیر جانی نہ دیگا تجھے
ہاتھہ سے اوسکی عبث کھینچے ہی داماں تو

خط کی رخسارون پر اوس گل کے جو تحریرین ہین دو حسن وہ ترک ستمگر ہی کہ جسکی پاس چار یا بلالو ہمکو یہان یا تم آو جسکے یہان فی الحقیقت فیض جذب عشق سی باہم ہین ایک	ہی وہ مصحف رخ کہ جسکی ہاتھہ تفسیرین ہین دو ترکشین مژگانکی اور ابرو کی شمشیرین ہین دو گر ملا چاہو تو ملنی کی یہہ تدبیرین ہین دو لیلے و مجنون کی گو ظاہر مین تصویرین ہین دو

دل دیا اوروں کو وفا اوسکی جفاؤن پر نظیر
عذر سی دیکھا تو یہہ اپنی ہی تقصیرین ہین دو

پڑے در سی ادہر آو اور ان سے نہ بیٹھو
ہنسکر یہہ ہم کہا ہم کہیں پاس آن نہ بیٹھو
خوبان جو دو ہوش کو بچیں ہین یہان تم
ہم ان مین سے ہاتھہ یہہ سامان نہ بیٹھو
زلفون مین بہت سا ہی یہہ کہتا ہی وہ عیار
اس کوچہ مین تم ہوش پریشان نہ بیٹھو
بیتاب ہو کہیں کی رخ دیکھہ کالی سر محفل
غافل نظر آئی سی مری جان نہ بیٹھو
آئے جو نظیر اب جو تم اس بزم مین
نظارہ کرو سر بگریبان نہ بیٹھو

۳۰

دیگر

چھوڑ کے کل اپنی الفت سی جو امداد کوئی ہو
شوخ نازک کا حسرت زدہ سر کیا تنک کوئی ہو
شان طرز ادا اور حسن کی اوس سرو کوئی ہو
اپنے خوبان دہ کہ یہ باد وشنام و
دل تو عبث اوس سے نکو اجر یاد کوئی ہو
دشنام تو وہ کہ جو اوسی سبب ہی اسی یاد
خفیف جفا کا یہہ ناز اور لو کوئی ہو
شاید یہین سمجھا نہ

درہمکو نباوٹ کی ادا کا تو نہین ہے — وہ آن غضب ہے جو خداداد کوئی ہو
منظور ہوا دام مین جب دل کا پہنسانا — پہر وسوسہ کیا چاہئی صیاد کوئی ہو

بیداد ہی کرتا ہے بہت وہ تو نظیر آہ
البتہ جو شایستہ بیداد کوئی ہو

ردیف الہاء ہوتہ

جنہیں میسر ہی صحبت خیال یار کی ساتھہ — وہ سب بہارین ہین سمجھی ہین آہ بہار کی ساتھہ
ہوا مین ہوکی یہان روح سنبلستا نکی — لگی ہے پہر ہی تیری زلف مشکبار کے ساتھہ
اکیلے باغمین جانی سے لطف کیا ہمدم — چمن کی سیر جو کیجی تو گلعذار کے ساتھہ
مین منتظر بہی ہون اور پوچہہ بہی نہین سکتا — یہہ اور رشک کا نسخہ ہی انتظار کی ساتھہ
رقیب کہتی ہین پہرتا ہی یار ساتھہ تیری — وہ گر یہہ ہی تو مجہے خراب خوار کی ساتھہ
شراب و شاہد و عیش و نشاط و درد و الم — یہی معاملہ ہین اک نفر کی تار کے ساتھہ

نظیر کاکل پیچان نچائیو اسکو
میان یہہ مارہی بازی نہ کیجو مار کی ساتھہ

لگے ہی دلکی لگن اوس حیا شعار کی ساتھہ — جو آرسی کو بہی دیکھی کبہی تو عار کی ساتھہ
کمال شوخیان جب پہر بہی تمکنت یہہ مزاج — کہ ہی سیک ہی اداوہ بہی اک وقار کے ساتھہ
ہزار دن گلکی بہارین تہو سکین ہمسر — تمہاری ایک ادا پہر لگی بہار کی ساتھہ
جو چاہو طایر دل بچ سکی تو کیا امکان — ہجوم دام ہی کاکل کے تار تار کے ساتھہ
جدہر کو اوٹہہ گئین انکہین تو چل گئین لاکہون — فرنگی برچہیان تیغ نگہہ کے وار کی ساتھہ
ستم عیان ہے سو ہی وہ تو ساتھہ غیرون کے — یہان جو لطف ہے وہ اس گناہگار کی ساتھہ
بہار ہار کی دیکہہ اوسکی دلنی گل کیطرح — کہا یہہ کہلکی چلی ہم تو اسکی ہار کی ساتھہ
جو ہمنی دیکہا کہ دل ہار کی چلا ہمراہ — تو ہم بہی ہو لئی آخر اوسکی ہار کی ساتھہ

اسی مین سحر کہون یا کہون طلسم نظیر
کہ ایک پل مین نگہہ لڑگئی ہزار کی ساتھہ

داماں و کنار تلک سی کب تر ہوئی آہ — دو چار ہی انسو تہے گوہر نہ ہوئی آہ

دیکھیو

غزل دیکھا

رباعیات

ساقی سی جو ہمنی می کا ایک جام لیا
معلوم نہین کہ جہک گئی یا بیٹہی رہی
پیتے ہے نشے کا یہہ سرانجام لیا
یا گہر پڑی یا کسینے پہر تہام لیا

ولہ

ایدل یہہ جو انکہہ لڑائی اوسنے
اپنی بیباکی اور حیا کے خوبے
اور پل مین لڑا کی پہر جہکائی اوسنے
نہی ہمکو دکہائی سو دکہائی اوسنے

ولہ

ہی چاہ نی اوسکی جبسی گھر کیا دلمین
جاتی ہی عبدہر نگاہ اللہ اللہ
کیا کیا مین کہون جو ہی چہپا دل مین
آتا ہی نظر عجب تماشا دل مین

ولہ

ناصح نہ سنا سخن مجھے حسرت کے
کیونکر نہ ملون ہہلا جبین اوس سے آہ
جو تونی کہا یہہ اوسے جبین کس کے
دل رہ نسکی بغیر دیکہے جسکے

ولہ

گر یار سی ہر روز ملاقات نہین ہے
دل دی چکی اب قدر ہو یا بیقدر ہے
اور ہو ہی گئی تو پہر مدارات نہین
جو کچہ ہو سو ہو بس کے تو کچہ بات نہین

ولہ

کہڑسے کو جو اوسکی ہمنے جا کر دیکہا
وہ حسن نظر پڑا کہ جسکا ہم نے
سمجہہ تو نہین یہ چہپ چہپا کر دیکہا
جب رات ہوئی تو مہ کو جا کر دیکہا

ولہ

محبوب نی پیرہن مین جب عطر ملا
ہمنے یہ کہا نجاؤ باہر اے جان
اور یان چہپا کی اپنی گہر سے وہ چلا
بے شام قریب ہنسدیا کہہ کی بہلا

ولہ

ایک شوخ کو ہمنی جسگہڑی جا دیکہا
ایک آن دکہائی ہمین ہنسکر ایسے
مکہڑے مین عجب حسن کا نقشا دیکہا
جس آن مین کیا کہین کہ کیا کیا دیکہا

ولہ

دل دیکہہ اوسی جسگہڑی بیتاب ہوا
کی عرض کہ بیقرار دل ہے تو کہا
اور چاہ ذقن سی مثل گرداب ہوا
اب دل مکہو اوسے جو سیماب ہوا

ولہ

ہم کسی جو چاہتی ہین ایجان تمہین
تم پاس ہٹہاؤ تو ذرا بیٹہین ہم
بیکل ہون نہ دیکہین اگر ایک آن تمہین
مشکل ہی نہین اور ہی آسان تمہین

ولہ

اوس زلف نی ہمسے لیکی دل تہہ کیا
انکہون نے نگہ نی اور رفتہ نی کیا کیا
ابرو نی کجی کی ڈہب کو پیوستہ کیا
کیفے کیا دیوانہ کیا خستہ کیا

ولہ

ہان اوسکی لبونمین اسقدر ہی زیبا
ہر فندق انگشت سی اوس دست کو گر
ہو رنگ پہ جسکی سرخی لعل فدا
گلدستہ باغ حسن کہتے تو بجا

ولہ

کیا حال اب اوس [illegible] ای دلکا
شعور بہی نہین کہ بجا
مشکل ہی جہوٹ نہین بچا [illegible]
پہر ملی جو ایکدم تو کیا [illegible]

ولہ

پاس اوسکی [illegible]
دل کر بنا [illegible]
جیسے [illegible] کہا [illegible]
سکر یہ لگا وہ [illegible]

ولہ

ایجہ جو [illegible] اوسکی [illegible]
اوس [illegible] عاشق مین بیان
جب ہمنی [illegible]
یہ سنتے ہی [illegible]

ولہ

یاد آل مین جب [illegible]
خصوص [illegible]
تہی شور [illegible]
سب تو مچاری ہی [illegible] مین آمین

تمام شد غزلیات

قصۂ لیلی و مجنون

پہلے تو حمد خالق ارض و سما لکھون
گر عمر بہر مین اوسکو لکہون تو بہی کیا لکہون
لازم ہی اسمین طبع کو اتما لکہون
کچہ ناز کچہ نیاز نفکر رسا لکہون

بعد اوسکی بہر مین نعت شہ انبیا لکہون
نبی انتہا سی وہ تو غرض تا کجا لکہون
کچہ وصف حسن کا لکہون کچہ عشق کا لکہون
ہی جسمین لیلی مجنون کا کچہ ماجرا لکہون

سچ پوچہیے تو دونو عجیب کام کر گئے
معشوقی عاشقی مین غرض نام کر گئے

پیدا ہوا تہا قیس جب اپنی پدر کے گہر
گہیرے لوگ بیٹہے تہے باہم سب آن کر
چومتا تہا باپ قیس کے ہر لحظہ چشم و سر
مان باپ بہی لئی پہرتے تہی اوسی اپنی دوش پر

مان باپ کو ہوئی تہی خوشی سب ہی بیشتر
ایک دہوم مچ رہی تہی خوشی کے ادہر
رکہتی تہی ہاتہون چہاؤن اوسے گرچہ تہی خطر
فرزند کی خوشی مین لٹاتی تہی سیم و زر

لیکن وہ ماں کی گود مین آ کر نہ سوتا تہا
ہر وقت شور کرتا تہا ہر لحظہ روتا تہا

مادر تہپک تہپک کی سلاتی تہی کر کی پیار
تعویذ ڈالتا تہا گلے بیچ بیشمار
رہتا تہا اک فقیر کوئی وہان بزرگوار
سنتے ہی اوسنی آہ کی اور ہو گئی اشکبار

پہرتا تہا باپ خال دکہاتا بچشم زار
لیکن اسی قرار نہ آتا تہا زینہار
حسدم وہ حال اوسپہ کیا جا اسکا
مجنون کی باپ سی یہہ کہا اوسکہڑی

دکہہ پانیوالی لڑکی جو دنیا مین آتی ہین
پہن سب اونکی پہلی ہی پہچانی جاتی ہین

لڑکا ترا یہہ عاشق سرشار ہووےگا
زلف بتان نازنین کے گرفتار ہووےگا
ناز و ادا کا دلسی خریدار ہووےگا
رمز و نسی عاشقی کی خبردار ہووےگا

محفل مین عاشقونکی نمودار ہووےگا
چشم کرشمہ ساز کا بیمار ہووےگا
دیدار خوبرو کا طلبگار ہووےگا
رسوائے شہر و کوچہ و بازار ہووےگا

تدبیر یہہ نہ ہو سکے اسکی کیا کرو
جو گلرخونکی گود مین اسکو دیا کرو

٣٥

اسکی سوا اور یہہ جادو بھرکی تار
صورت کو جسکی دیکھہ کی بلبل ہو بیقرار
باہر پڑی نظر تو تھی مشتاق دلفگار
جو اوسمین لڑکیان بھی کئی تھین حیا نگار

لڑکی وہ اوسمین بیٹھی سوایسی وہ گلعذار
اندر تو قاتلو نکا وہ مجمع ستم شعار
اونکی سوا یہہ اور قیامت تھی اسکا
جادو پہ جادو جب یہہ ہوا انکے دوچار

دیوانگی کی بڑہنی کا دیوان ہو گیا
مکتب وہ اسکی حق مین پرستان ہو گیا

حسن و ادا کا ناز کا دیکھا جو التیام
تھی شرمگین وہ نازنین لیلی تھا اوسکا نام
بن دام اوسنی کرلیا مجنو نکی تئین غلام
ایسا ہوا کہ بڑہنی لگا جبین صبح و شام

اون لڑکیون مین ایک جو لڑکی تھی خوشخرام
زلف اوس صنم کی ہو گئی مجنو نکی دلکی دام
اوسکی بھی دل مین الفت مجنو نکا ازدہام
چاہت کی می کی پی لئی آپسمین بھر کی جام

تقدیر سی جو چاہ کا روشن قلم ہوا
دو نون دلون پہ حرف محبت رقم ہوا

یہہ چاہتا تہا اوسکو اسی وہ لبھاتی تھے
ستمگر نگہ سے نہ ہرگز لڑاتی تھے
ظاہر مین تو ہر اک سی وہ چاہت چھپاتی تھی
مکتب سی جب وہ نازنین اٹک گھر کو جاتی تھی

چاہت جو یہہ چھپاتا تہا وہ بھی چھپاتی تھے
پر نیچی نیچی نظرون سے کچھ مسکراتی تھی
لیکن وہ دل ہی دلمین محبت بڑہاتی تھے
مجنو نکی دل پہ تب تو قیامت سی آتی تھی

ہوتا ہجوم جی مین جو تھا اضطراب کا
ایک ایک ورق بکھرتا تھا دلکی کتاب کا

تختی کو لیکی جب وہ قلم کو اوٹھاتا تہا
بے کل کشش مین طول طپش کو بڑھاتا تہا
لکھنے مین ہیم کی جو قلم کو ہلاتا تہا
جسوقت مین لکھنی مین دلکو لگاتا تہا

مشق الف مین آہ کی مدین دکھاتا تہا
نقطہ کی جا سی قطرۂ آنسو بہاتا تہا
نقش دہن صنم کا اوسی یاد آتا تہا
دیکھ اوسکو چشم یار تصور مین لاتا تہا

تختی وہ کیا تھی دفتر رنج و ملال تہا
لکھنے بات پوچھو تو اوسکا یہہ حال تہا

جاتی تھی جب وہ گھر مین تو اوسکا تھا یہہ حال
مکتب مین جلد جا ینگا تھا دمبدم خیال

جو پوچھتا تھا اوس سے کوئی موجب ملال
آنکھیں جب اوسکی لال
کہتا تھا [illegible] آنکھ مین جو پلک کا گیا ہی بال
[illegible] شوق کا اتصال
مجنون [illegible] اوسی شوق تھا کمال
[illegible] ہوتا تھا جی نڈہال
مجنون [illegible] عنوان سے
الفت کی تازہ تازہ [illegible] انداز بیان ہو

چاہت کی ابتدا کی [illegible] زبان ہو نہیں

مجنون کو تہا جو لیلی کے انیکا انتظار
کہتا تہا آتی ہو گی وہ محبوب گلعذار

اب کوئی دم مین دیکہینگے پہر وصل کی بہار
پہرتا کبہی یہہ کہتا وہ گہبرا کی بیشمار

آگی تو اتنی دیر نہ لگتی سے تہے زنہار
ہرگز نہ جی کو چین نہ خاطر کو تہا قرار

کثرت سی طبع پر جو چڑہی دل کی چاہ تہی
در کیطرف نگاہ تہی اور آہ آہ تہے

جب شام تک نہ آئی وہ مجنونکی مہ جبین
چہپ چہپ کے سب سے روتی رہی گہر مین نازنین

بیم پدر کبہی کبہی مادر سی سہمگین
بیتابی جب تو ایسی ہوئے قیس کے تئین

بکل تمام رات رہا خستہ و حزین
اشکو نسی انکہین اوسکی بہر صبح تک رہین

جو ہجر نی دکہائین جفائین وہ سب سہین
کہتا رہا یہہ دلسی کہ اے دل یہہ ہے یقین

لیلی کا میرے پاس جو آنا نہووے گا
تو میرے زندگی کا ٹہکانا نہووے گا

مجنون کی دل پہ جب یہہ ستمگاریان ہوئین
فرقت کی درد و غم کی گرفتاریان ہوئین

ہر ان بیبسی کی مددگاریان ہوئین
ہردم ادہر اودہر کی دل آزاریان ہوئین

اوٹہنے کی ننگ و نام کی تیاریان ہوئین
ہجران کی لحظہ لحظہ جفا کاریان ہوئین

جتنے کہ اوسکو ملنے کی دشواریان ہوئین
اوتنی ہی اوس صنم کو بہی لاچاریان ہوئین

جیسا کہ اوسکی دل کی تئین رنج و تاب تہا
ویسا ہی نازنین کی تئین اضطراب تہا

کتنے دنون تو صبر رہا دل سی تہامتا
ہر لحظہ رنج و درد سہا انتظار کا

جو فکر وصل ہوتی ہی چاہت مین جابجا
اوس بیقرار نی بہی کیا سب وہ ٹہک ٹہکا

لیلی کا جب گذر نہ ادہر مطلقا ہوا
پہر تو گہر اپنا بہی اسی لگنی لگا برا

ماں باپ سی ہے رہتی لگا پہر گہڑی خفا
سمجہاتی تہی جو اسکی تئین خویش و اقربا

انکہونسی انسو بہتی تہی اور لب خموش تہا
ہرگز کسیکی بات پہ رکہتا نہ گوش تہا

گہبرا کی تہا کبہی جو سر بام بیٹہتا
کہتا ہوا اسی اسگہڑی لیلی کی پاس جا

کہتا یہہ لیلی طرفسی کہ اے شوخ دلربا
تیغ نگہ سی تو نی جو بسمل مجہے کیا

کیون ان مجہسی روٹہی وہ بیٹہی ہی خاطر مین ہو خفا
ای نازنین تہا ہوں سی تقصیر مجہسی کیا
[illegible]

انکی سی چشم لیلی کو دیتا کبہی مثال
سنبل سی یاد آتی تہی لیلی کی اوسکو بال
سرو کو سمجہتا لیلا کی خوش جمال
ہردم گلی لگاتا تہا بیتاب ہو کمال
دل سمجہی فراق سی جون غنچہ تنگ تہا
گہر مین تو وہ طرح تہی چمن مین یہ رنگ تہا
چہٹی جو ملی اور تو سب لڑکی لڑکیان
سنتے او چلتی کو دو تی کرکی بازیان
لیلی کی ہو ہوتی تہی رخسار پر روان
تہکتی تہی مجبورات کی جلدی سحر یان

توجبا کی دیکھون مجنون کو مکتب کی درمیان
جاتا تہا دیکھتی اسی رہ رہ کی دوستان

مجنون بہی ہر بہانہ سے تا شام اوسکی ہان
جب ہوتے رات گہر مین پہر آتا تہا نیم جان

لیلے کی یاد دلکو جو ہر دم ستاتی تہے
انکہو مین اوسکی نیند سحر تک نہ آتی تہے

ہوتی تہی جب سحر تو وہ مکتب مین آتا تہا
اوس غنچہ لب کی منہ سی جو وہ منہ ملاتا تہا

لیلے کو بہلی آنی سے اپنی وہ پاتا تہا
گل کیطرح سی دل مین نہ پہولا سماتا تہا

ملنے کا اشتیاق ہر اک دم ستاتا تہا
جب حرف شوق لیلی کے لب سی بر آتا تہا

دلکی طلب کو اپنی نگہ سے جتاتا تہا
اوس نازنین کی چاہ پہ قربان جاتا تہا

کہتا تہا مین غلام ترا سیلے بیتز ہون
کہتی تہی ہنسکے وہ بہی مین تیری کنیز ہون

پہر گہر مین اپنی جاتی جو محبوب دلربا
دیتی وہ کچہ تو مجنون سے کہتی تہی تو بہی لا

مجنون کچہ اوس صنم سے نشانی تہا مانگتا
مجنون بہی دیتا اوسکو تو لیکر وہ مہ لقا

چومتی تہی او نشانی کو سب سے چہپا چہپا
رہتی تمام رات اسی دہن مین مبتلا

مجنون بہی ہر گہڑی اوسی انکہو نپہ رکہتا تہا
اسمین وہ بہم جب انہین تہی تہی منہ زرد کہتا

مکتب مین پہر تو انکی تشید ہوتی تہے
دونون کو وہ سحر سحر عید ہوتی تہے

جبتک یہہ خورد سال جاہت نہان رہے
لوگو نمین چرچی ہونے لگی اسکی ہر گہڑے

ستیا ہوئی تو تاڑ نیوالو نپہ یہہ کچہ سب کہلے
چاہت کی گل کے بو نہ ہی آخرش چہپے

جانا کسی کسی نے ملامت کیسی سے کے
کچہ بن سکا نہ جب تو ہوئی اونکو بی بسی

پہر تو وہ پہلے ایسی کہ پہونچی گلی گلے
چہٹ پن کی تہی جو چاہ تو سرگز نہ جہب سکی

آسان نہین ہے رشتہ الفت کو توڑنا
مشکل ہے بالی پن کے محبت کو چہوڑنا

پہونچی یہہ بات خانہ لیلی مین جبکہ گہر ہوگے
لیلے جب اوسکی روبرو آگر ہوئی کہڑے

ماں باپ کی دلونمین پڑے غم کی کلچہر ہے
دونون کی طبع کثرت تشنیہ پر اڑے

کچہ جہڑکیاں دین باپ نے کچہ مان نے گوہ ہی
ہیبت دکہائی اور تقید بہی کی بڑے

نہ پرا اور اوسکی سوا کچہ نہ بن پڑا
مکتب سے اوسکو منع کیا ار کر چڑا

مجبور کر دیا دونون فرحت کی سلطنت سے
لیلی کی یاد میں لیلی کی ہاتہ سے

بیٹہی ہوئی گہر مین بیٹہ اسی جب مو وصنم
ہوش و حواس کہوکی خاطر ایکی رم

مجنون کی یاد صبح دگر جو تہی رقم
مجنون مجنون تہی دل مین ہزار غم

لیلی کی یاد مجنون پہ کرتی تہی بیان ستم
...

لیلی کی شکل ... جب ہوتی نہین ...
وان ... پہلی فراش ... جلوہ ...
دونونکی صحن دل مین ... جو تبال ...
وان مجنون ... مجنون ... ہوتا تہا بیان ...
... تہا بایک بیسی ... اوسکو ... انتہا ...
... دلکو ... ... ہوتا ...
... اوسکی ... ... دیوانگی ...
... صد ... ... وہ ... ہوا ...
... مجنون کی ... ... صدا ...
... جہوڑ ...

کہتا تہا اپنے جی جو اوس سے کبہی کبہی
بیٹا مین تیرا باپ ہون مل مجہسی آگہر مَیری

کہتا تہا رو کی مین تو سب تجہے جانتا نہین
لیلے سوا کسیکو مین پہچانتا نہین

آتا تہا دیکہنے کو جو لیلے کی وہ کبہی
کہڑکی کو دیکہتا تہا کہ ہی بند یا کہلے
لیلے کو اسکی آنی سے ہوتی تہی آگہی
مادر پدر کی خوف سی تہی گرچہ بی بسے

تہا جو مقام تہا وہ سی جو گہر جو گہر سکہ تہے
کرتا نگاہ تہا کبہی جالی پہ سر گہڑے
پہرتی ادہر ادہر سے وہ حیلہ کو ڈہونڈتی
تو بہی ہر ایک طرح سی صورت دکہاتی تہی

کچہ بہی باقی کیون کہ حذر ہوش کہوتا تہا
ہا تو نکی بدلی وان اسی رو دینا ہوتا تہا

جاتی تہی سیر باغکو جسدم وہ دلربا
دیدار کے لیئی وہ بہانہ تہا باغ کا
سنتے ہی دوڑتا تہا خوشی سے وہ مبتلا
محمل کی پردے کو وہ ہٹا دیتی تہی پہر اوٹہا

مجنون کے دیکہنے کا وہ رکہتی تہی مدعا
لڑکی جب آکی مجنون کو دیتی تہی یہہ سنا
لیلے بہی اوسکی سنتی تہی جب شور کے صدا
حیلہ سی اوسکو دیتی تہی منہ اک نظر دکہا

دونو طرف سی شوق جو نشتر چہبوتا تہا
وان دیکہنا دیکہانا اسی ڈہب سے ہوتا تہا

مجنون کا مدتون تلک ایسا ہی حال تہا
گر بن گیا بہانہ تو ٹک منہ کو تک لیا
سر کی خبر نہ اپنی اسی تہی نہ ہوش پا
رہتا تہا رات دن غم فرقت مین مبتلا

آیا کبہی تو گہر نے اوسکو نہ وہان دیا
ورنہ وہ اپنی پہر اوسی وادے مین جا پڑا
لیلے ہی لیلی اوسکی زبان پر تہے جابجا
تن کا بیابان مین یار دلکہوں لے اوسکی اوڑہا

غالب جو اسکی جی پہ وہ دیوانہ پن ہوا
لیلے کی جو کمر تہے وہ اوسکا بدن ہوا

مان باپ کی تہی لگو ادہر لگ رہی خوشی
اتنے مین آئے پہر کے ادہر سے جو وہ سبہی
اور یون کہا بہت ہمین شرمندگی ہوئے
خاطر مین پہر تو قیس کے دیوانگی بڑہی

یعنے پسند ہوگی نہین طرز قیس کے
جو واردات گذری تہی آکر وہ سب سکہے
اس سے تو ہم نجاتی تو بہتر وہ بات تہے
شرم و حیا و صبر تی جب دل سے راہ لے

کہکر یہہ قیس کو وہ ارادہ جتا دیا
زلفین سنوار آنکہو مین سرمہ لگا دیا
پٹکا سنہرا اسکی کمر مین بندہا دیا
رومال اک زری کا بہی ہاتہو مین لا دیا
زرین لباس اسکی بدن مین پہنا دیا
دستار زرفشان کو سر پر جگمگا دیا
برد یمن کو دوشکی اوپر اوڑہا دیا
بوڑہی بڑونکی ساتہہ اسی وہان بہیجا دیا

جتنے بزرگ تہی اسی سب لیلی کی وہان گئے
ملکر جو بیٹہی یہ بہی خوش اور وہ بہی خوش ہوئے

کہتے ہین قیس لڑکو مین صاحب جمال تہا
وان جسنی دیکہا اسکو بہت جی کو خوش لگا
کہتی تہین یہہ تو لڑکا نہایت ہی خوش ادا
کہتے تہی انکی پاس جو لیلی کے اقربا
پوشاک جب وہ پہنی تو حسن اور بہی بڑہا
ہے نہین بیان بہی دیکہین غرفونسی جابجا
دیوانگی کا اسکی عبث شور تہا مچا
لڑکی کا حسن سب کی نگاہو مین تہا کہبا

سب دل مین اپنی تخم محبت کو بوتی تہے
الفت کی باتین کرتی تہی اور شاد ہوتے تہے

کہتے ہین ایک سگ کہین لیلی نی پالا تہا
مجنون نے سرکو پاؤن پہ اوس سگ کی رکہدیا
رومال وہ زری کا اوسبہی کو اوڑہا دیا
ہاتہہ اپنا اوسکی سر پہ کبہی پیٹہہ پر رکہا
ناگاہ جب وہ قیس کے اوسپہ نظر پڑا
کر پیار اوسکو اپنی گلی سی لگا لیا
گود مین اپنی پیار سی جلدی لیا بٹہا
بے اختیار ہوکی اوسی جب تو یہہ کہا

تو جسکی پاس ہے مجہی اوس سے جدائی ہے
مدت مین تیری شکل نظر مجہکو آئی ہے

اوس سگ کو دیکہہ قیس کا جب ہوگیا یہہ حال
سب کے تئین یہہ دیکہہ کی حیرت ہوئی کمال
ویسا ہی اونکی دلکو ہوا رنج اور ملال
جو ہوش مین ہوا اوس سے تو یہہ بات ہی محال
جو ہاتہہ پیار سے دئی گردن مین اوسکی ڈال
تہی جیسی خوش وہ دیکہکے وان قیس کا جمال
آپس مین جب تو کرتی لگی سب یہہ قیل و قال
ہوتی مگر ہی ایسی دوا اونکی چال ڈہال

پہر ڈہنگ قیس کی جو نمودار ہوگئے
جتنے گئی تہی ساتہہ وہ لاچار ہوگئے

آخر یہہ قیس کے ہوگئی حالت پہر آشکار
کر ڈالا غم سے اپنی گریبان کو تار تار

ماں کو بہی اپنی چہوڑ دیا ہو سکے بیقرار
لیلی سے [illegible] در پہ آ پڑا بس ہوکی بیقرار
[illegible] جب اوٹہا دیا اوسکو بحال زار
گلیو مین جب تو پہرنے لگا ہوکی [illegible]
لڑکون کا ساتہہ ہجوم لگا تہا بیشمار
آنکہین [illegible] سرخ تہا [illegible] غل شور بار بار

کثرت مین عشق تہا جو بت گلعذار کا
اک جوش تہا جنون کی چمن کی بہار کا
لیلی بہی اوسکی چاہ مین بے اختیار تہی
[illegible] بیٹہی رہتی تہی [illegible]

[illegible]

مجنون کی [illegible] تمنا مدام تہی

[illegible]

گر اسکی ایک پھانس لگے تن کی درمیان
ہوتی تہی اسکی چشم ادہر جیب گہر فشان
جو اسکی شکل یہان تہی وہی اسکی شکل وان
ہو سکی جگر سی اوٹہتی لگا نالہ و فغان
انکہونسی اشک اسکی بہی ہوتی تہی تب روان
الفت کا اونکی آہ مین کیا کیا کرون بیان

چاہت کی گل کچہ ایسی طرح جی مین کہل گئے
جو دل بہی اونکی ملگئی اور تن بہی مل گئے

سچ پوچہی تو کہتی ہے چاہت بہی کیا مزا
یکرنگ دوستی مین رہی دونون برملا
جو اسکی پا مین پہرتی ہوئی آبلہ پڑا
مجنون کی ردم ردم مین لیلی گئی سما
جو فرق کی نہ عاشق و معشوق مین ہو جا
جو اوسپہ ہو گیا وہی اسپر گذر گیا
گہر بیٹہی اسکی پاؤن مین کانٹا دہین چبہا
لیلے کی بند بند مین مجنون ہی بہر گیا

چاہت کی اونسی کام بہت نیک ہو گئے
دونون مین کچہ دوئی نہ رہی ایک ہو گئی

اسکی مثل مین کرتا ہون یار دو جواب یان
یہہ رمز عشق اسی جانتے ہین عاشقان
لیلے نی ایکروز کہلا ئی جب فصد وان
حیرت ہوئی ہر ایک جب یہہ ہوا عیان
یہان نہین غرض ہی یہہ مشہور در جہان
عشاق کی یہہ دل پہ نہین مطلقا نہان
وادی مین ہو گیا رگ مجنونسی خون وان
حیرت نہین یہہ چاہ کی ہین نجیتہ کاریان

جب پختگی مین چاہ کا ہوتا کمال ہے
وان ہوتا پہر تو دوستو ایسا ہی حال ہے

قصہ تو لیلی مجنون کا ہی دوستو بڑا
اتنی سخن مین طبع کو رکہتا تہا کب رسا
سچ پوچہو تو زمانی کا ہی اعتبار کیا
لیلے جو اوٹہ گئی وہین مجنون بہی چل بسا
تہوڑا سا اوس کتاب سی مینے بہی یہہ لکہا
کچہ بیٹہی بیٹہی یہہ بہی سیر جی مین آگیا
ہی راحت بہار سی رنج خزان لگا
آگی نظیر اسکا بیان اب کرو نہین کیا

کاغذ مین نام اونکا یار قام رہ گیا
آخر کو دونون جاتی رہی نام رہ گیا

مخمسات و مسدسات وغیرہ

کیا کبھی ہوا ہے اب تو یہان دلکی [illegible]

کیا کبھی ہوا ہے تو یہان دلکی گرفتاری
اک چاہ کی دریا مین [illegible] مین بہتا ہون
غوطہ بہی جو کہاتا ہون تو کچھ نہین کہتا ہون
ہر طرح کی ستم اوسکی مین سہتا رہتا ہون
جو ظلم وہ کرتا ہی لاچار مین سہتا ہون
کیا کبھی ہوا ہے تو یہان دلکی گرفتاری
صورت جو کبہی اوسکی [illegible] جاتا ہون
وہ نگاہ یان دیتا ہی مین سر کو جہکاتا ہون

جہڑکی ہی خفا ہوکر جب حال دکہاتا ہون
ہردم کی ستم اوسکی ہین کہینچتا رہتا ہون
تیوری وہ چڑہاتا ہی مین خوف مین آتا ہون
جو ظلم وہ کرتا ہی لاچار ہین سہتا ہون
کیا کیجے ہوئی ابتو یہان دلکی گرفتاری

صورت جو کبہی اسکی ٹک دیکہنے جاتا ہون
جہڑکی ہی خفا ہوکر جب حال دل دکہاتا ہون
تیوری وہ چڑہاتا ہی مین خوف مین آتا ہون
وہ گالیان دیتا ہی مین سر کو جہکاتا ہون
کیا کیجی ہوئی ابتو یان دلکی گرفتاری

دل دیکی مجہی یارو دکہہ درد ہوا لاہا
روتا ہون تو کہتا ہی کیون تونے مجہی چاہا
ملکون نے ستمگر کے اب لکو میری لاہا
جتنا وہ ستاتا ہی کہتا ہون اہا ہاہا
کیا کیجی ہوئی ابتو یان دلکے گرفتاری

کیجئے گا رونا تو تہنکے کو بہر دونگا مین
راتو نکو نگہبانی کرتی نہ ڈر دونگا مین
جو چیز منگاؤگی لا آگی دہر دونگا مین
جینے کو جو کہئی گا جینے بہی کرونگا مین
کیا کیجئے ہوئی ابتو یان دہلکے گرفتاری

بیٹہوگی تو ہر ساعت رومال جہلونگا مین
خدمت کی جو باتین ہین اونسی ٹلونگا مین
گرمی مین جو گہٹیئے گا تو بیٹہہ ملونگا مین
جاؤگی کہین جسدم تو ساتہہ چلونگا مین
کیا کیجی ہوئی ابتو یان دلکی گرفتارے

در پر جو بٹہاؤگی دربان کہاؤن گا
توسن کی بہی ملنی سی منہ کو نہ پہراؤنگا
فراش بناؤگی تو فرش بچہاؤن گا
گر گہاس منگاؤگی تو کو کہانس بہی لاونگا
کیا کیجی ہوئی ابتو یان دلکی گرفتارے

تقصیر نہوویگی کچہ خدمت سامی مین
آنی کی تہین خاطر ہرگز میرے خاطر مین
ہوگا وہی آولیگا جو رای گرامی مین
حاضر ہی نظیر ایجان اسوقت غلامی مین
کیا کیجی ہوئی ابتو یان دلکی گرفتاری

ولہ

دکہلا کی جہمک جسکو ٹک چاہ لگا دیجی
سونا نہ اگر کیجے الفت بہی جتا دیجی
پہر اوسکو بہت ای جان بالانہ بتا دیجی
منظر کی ذرا در کو آگی سے بتا دیجی
پہر ایک نظر اپنی ٹہٹری کو دکہا دیجی

دیکہی ہی تمہاری جو چہرہ کی جہمک ایجان
دل سینہ مین تڑپی ہی جو دیکہہ سکے پہر ای آن
ہے ہمکو بہت مشکل اور تمکو بہت آسان
سیجی عوض ہی اتنی ہی یاد رہے جو تابان
پہر اک نظر اپنی ٹہٹری پکو دکہا دیجی

چہپتے تہی عیان ہوکر ہو تم اگر اس شب کی
عاشق ہی ہا تو تیز اس چاہت ہی لگی [illegible]
دیدار کی خواہش مین ہم یان ہین ہر [illegible]
جو آگے سی کہا یا تہا ویسی ای طرح ابکے

پہر ایک نظر اپنی ٹہٹری کو دکہا دیجی

انکہین یہ ہین ترستی ہین اور دل ہی بہت حیران
کل کہتے ہی آوین آئے دم من دیکہی ہمکو ایجان
کر حسن کہا ہمکو بتا کر کیا ہی یاران
تو ٹہری کی تک ٹک ای [illegible] ایمان

پہر ایک اپنی ٹہٹری کو دکہا دیجی

آئی ہی نظر ہمکو جب ہی وہ طرحدار
ٹہٹری کی ہی اوسکی خاطر من بلبلار

ٹک اپنی تمہیں ہمتو جو ہوتی نہ لاچار رے — گر ہمکو جلاتا ہی تو کر کے نمودار رے

پھر ایک نظر اپنی مکھڑیکو دیکھا دیجی

چھپنے کی اگر تمنے یہاں آن سنواری ہے — تو بس نہیں کچھ اپنا مرضی یہہ تمہاری ہے

بن دیکھے ہوئی ہمکو ہر سانس کٹاری ہے — کچھ اور نہیں خواہش یہہ عرض ہماری ہے

پھر ایک نظر اپنی مکھڑیکو دیکھا دیجے

دل بحر محبت میں ہر آن جو بہتا ہے — اک آن تمہیں دیکھیں ارمان یہہ رہتا ہی

جی ہوکی بہت بیکل اب رکھہ دوری کی سہتا ہی — بیکل ہو نظیر اب تو ایجان یہی کہتا ہے

پھر ایک نظر اپنی مکھڑی کو دکھا دیجی

ہولی

ہتونکی رزد پیراہن میں عطر جنسے چین مہکا — ہوا نقشا عیاں ہولی کی کیا کیا رسم اور رہ کا

گلال آلودہ گل چہرونکی وصف رخ میں نکلے ہی — مزا کیا کیا صریر کلک سی بلبل کے چہچہہ کا

گلابی آنکھڑیون کے ہر نگہہ سی جام مل بہکے — کوئی سرخوش کوئی بیخود کوئی لوٹا کوئی بہکا

چہر کمار نگ خوبان پر عجب شوخی دکہاتا ہی — کبھی کچھ تازگی وہ وہ کبھی انداز رہ رہ کا

پھر گویا دلبرونکے جب نظیر اپنی کو ہولی میں — تو کیا کیا تالیونکا غل ہوا اور شور قہ قہ کا

ہولی

اچھلی عیش و طرب کیا کیا جب حسن دکھایا ہولی نے — ہر آن خوشی کی دہوم ہوئی یوں لطف جتایا ہولی نے

ہر خاطر کو خرسند کیا ہر دلکو لبھایا ہولی نے — دف رنگیں نقش سنہری کا جسوقت بجایا ہولی نے

بازار گلی اور کوچوں میں غل شور مچایا ہولی نے

یاساک کہوں یا رنگ کہوں یا حسن بتاؤں ہولی کا — سب ابرن تن پر جھمک رہا اور کیسر کا ماتہا ٹیکا

ہنس دینا ہر دم ناز بہرا دکھلاتے سج دہج شوخی کا — ہر گالی مصر قند بہرے ہر ایک قدم اٹکھیلی کا

دل شاد کیا اور موہ لیا یہہ جوبن پایا ہولی نے

کچھ طبلے کھٹکی تال بجی کچھ ڈھولک اور مردنگ بجی — کچھ جھڑپیں بین ربابونکی کچھ سارنگی رس اور چنگ بجی

کچھ تار طنبورونکی جھنکی کچھ ڈھمڈھمی اور منہ چنگ بجی — کچھ گھنگرو کھٹکی چھم چھم چھم کچھ گت گت پر آہنگ بجی

ہے ہر دم ناچنی گانی کا یہہ تار بندھایا ہولی نے

پلکونکی جہپک نے کہلا دل چہل لیا اک پل مین

کیا پیش چلی اوس سے یون ناز بہرا جو
کستور سرک جاتی ہونا ہو جو کچہ سو ہو

یہہ کہات بہیر چنچل پن کب یاد پر یگو ہو
اسد ڈہب کی تیئین یارو دیکہو تو اہو سو ہو

پلکونکی جہپک نے کہلا دل چہل لیا اک پل مین

ہنس ہنس کے لگا جسدم وہ ناز و ادا کرنے
جی اسکی لگاوٹ سی ہر لحظہ لگا ڈرنے

ہر آن لگی اوسکی سو مکر کی دم بہرنے
کیا کام کیا یارو اوس شوخ ستمگر نے

پلکون کی جہپک نے کہلا دل چہل لیا اک پل مینا

ڈرتی تہی بہت ہم تو اوس شوخ لڑاکی سے
اور خوف مین تہے اوسکی ڈہب آن و ادا کی سی

آیا جو ادہر تا عبیار لباس کے سے
نظرونکی ملاتی ہی چنچل نے جہپا کی سے

پلکون کی جہپک نے کہلا دل چہل لیا اک پل مینا

رکہتی تہے بہت ہمتو ہر آن کی ہشیاری
خوبانسی نہ ملتی تہی تو ہو نہ گرفتاری

آج اوس بت پرفن نی اکر یطرح ڈارے
جل دیکی ہمین لب جہپ کچہ یہہ فسون کارے

پلکونکی جہپک نے کہلا دل چہل لیا اک پل مین

سمجہے تہی اسی ہمتو محبوب یہہ بہولا ہے
جو مکر ہی اور فن ہی ہرگز نہین آتا ہی

یہہ بات نہ سمجہی جو سحر کا نقشا ہے
کیا کہئی نظیر اگی یہہ روز تماشا ہے

پلکون کی جہپک نے کہلا دل چہل لیا اک پل مین

ہولی

ہوا جو اکی نشان آشکار ہولی کا
بجا رباب سی ملکر ستار ہولی کا

سرور رقص ہوا بیشمار ہولی کا
ہنسے خوشی مین بڑہا کار و بار ہولی کا

زبان پہ نام ہوا بار بار ہولی کا

خوشی کی دہوم سی ہر گہر مین رنگ بنوائے
گلال عبیر کے بہر بہر کے تہال رکہوائے

نشونکی جوش ہوئی راگ رنگ ٹہرائی
جہمکتے روپ کی بن بن کے سوانگ دکہلائے

ہوا ہجوم عجب ہر کنار ہولی کا

گلی مین کوچہ مین غل شور ہی اکثر
پہڑکتی رنگ لگی یار ہر گہڑی بہر بہر

بدنین بہیگی ہین کپڑی گلال چہرون پر
مچی یہہ دہوم تو اپنی گہرونسی خوش ہو کر

تماشا دیکہنی نکلی نگار ہولی کا

[illegible]

سیان [illegible] نقش و نگار ہولی کا

[illegible]

تمہاری [illegible] دل [illegible]

۴۵

[illegible]

کمند زلف پرخم نی بہی گردن دلکی پہر جکڑ لے | لگے غمزی لگانی تیر ادہر دکہلا کی سو ہنے

ادہر سے تیغ ابرو کی بہی پہر کیا کیا لگی چلنی

ادہر آن اور ادا لپٹی کرشمو نے ادہر گہیرا | ادہر پلکون کے نوکون نے چہبو یا دلمین نشتر سا
ادہر انداز نی ہیچ کی کیا دیوانہ و شیدا | ادہر آنکہو نکی جادو نی بنایا باولا کیا کیا

ادہر کیسی پہر تیان کیا کیا لگا ہونکی بہی چہل بل نے

کری کیا وان کوئی حیلہ یہ صورت آنکر پہرے | بچائے دلکو پہر کیونکر کری کیا اور کسیکو کی
کہون کیا اوسگہڑی کچہ بن نہ آیا دوستو مجہسے | دکہاکر مجہکو اپنی وہان زبردستی کی یہہ نقشی

تمہین دل لی لیا جہٹ پٹ نظر اوس شوخ چنچل نے

ولہ

ملنے کا تری کہتی ہین ہم دہیان ادہر دیکہہ | بہاتی ہی بہت ہمکو تری آن ادہر دیکہہ
ہم چاہتی والی ہین تیری جان ادہر دیکہہ | ہولی ہی صنم ہنسکے تو اک آن ادہر دیکہہ

اے رنگ بہری تو گل خندان ادہر دیکہہ

ہم دیکہنے تیرا یہہ جمال اس گہڑی ایجان | آئی ہین یہی کرکی خیال اسگہڑی ایجان
تو دلمین نہ کر کچہہ بہی ملال اسگہڑی ایجان | مکہڑی پہ تیری دیکہہ گلال اسگہڑی ایجان

ہولی یہی کہتی ہے ایجان ادہر دیکہہ

اب زرد یہہ جیرا جو تیرے سر پہ سجا ہی | اور اوسپہ یہہ طرہ جو زریکا بہی دہرا ہی
نیمہ بہی ہزار رنگ سی کیسر کے بہرا ہی | پوشاک یہ تیری گل صد برگ فدا ہے

نرگس تری آنکہو نپہ ہی قربان ادہر دیکہہ

ہونے طرب ہی جو ہر اک جامین نمودار | سنتے ہین کہین راگ کہین مے سی ہین سرشار
ہی دل مین ہمیں تو ترے نظرونسی سروکار | پچکاری ہماری تو لگا یا نہ لگا یار

ہمکو تو فقط ہے یہی ارمان ادہر دیکہہ

ہے دہوم سے ہولی کی کہین شور کہین غل | ہوتا نہین کچہ رنگ چہڑکنی مین تامل
دف بجتی ہین سب ہنستی ہین اور دہوم ہے بالکل | ہولی کی خوشی مین تو نکر ہم سی تغافل

اے جان ہمارا ہی کہا مان ادہر دیکہہ

ہے دیکہہ تیرا آن طاہر دل کو ہمارے | جتنے ہین فقط تیرے نگاہونکی سہارے

محبوب پہر آیا ادر نادان ادہر دیکہہ

اندر سبھا کی رات کا بیان

لائی پری جب اپنا ہم شروعات اندر سبھا
کرنے لگی تعریف بات اندر سبھا
دیتی ہی عزیزونکو مکافات اندر سبھا
دکہلاتی ہی عوبان کی ملاقات اندر سبھا
عشق کی کرتی ہی عنایات اندر سبھا
کام آتی ہی عاشق کی بہت رات اندر سبھا

جسوقت ہوئی رات اندہیری ہوا ن دہار
جوشوخ ملا شوق سی جا بہڑ گئی للکار
گر اسمین کہین شور دیا غل ہوا یکبار
ایدہر سی اودہر ہوگئی دو چار قدم بار

بر لاتی ہی اس ڈہب کی گھات اندہیرے
کام آتی ہے عاشق کی بہت رات اندہیرے

جب یار چلا اوڑہ کی کالا سا دوشالا
کمبل کو ادہر ہمنی بہی کاندہی پہ سنبہالا
جا مل گئی اور دل کا بہی ارمان نکالا
سنہ اوسکی رقیبون کا کیا خوب سا کالا

کیا وصل کے رکہتی ہی کرامات اندہیرے
کام آتی ہی عاشق کی بہت رات اندہیرے

بوسہ لیا منہ موڑ الگ ہو رہی چپکی
چہاتی سی لگا چہوڑ الگ ہو رہی چپکی
سینہ کا وہ پہل توڑ الگ ہو رہی چپکی
اغیار کا سر پہوڑ الگ ہو رہی چپکی

اس ڈہب کی تو رکہتی ہی عجب گہات اندہیرے
کام آتی ہی عاشق کے بہت رات اندہیرے

کل یار نی اور ہمنی جو می لی کی گلابی
اور عیش لگی کرنی تو جو ہو کی شرابی
اتنی مین رقیب آگیا بو سونگہہ شتابی
گر چاندنی ہوتی تو بڑی ہوتی خرابی

ٹالی ہے سر آئی ہوئی آفات اندہیرے
کام آتی ہی عاشق کی بہت رات اندہیرے

سوئی تہی جو ہم اسمین سنی غیر کی کہٹکی
چہپ چہپ گئی اوٹہہ دونو نین نیچی پلنگ کے
ہم رستی رہی اودستی ڈہبک ڈہو جو یار کی
کتنا ہی ٹٹولا جو اوجالا ہوتو پا دے

چوری کی بہی رکہہ لیتی ہی کیا بات اندہیرے
کام آتی ہی عاشق کے بہت رات اندہیرے

معمول ہی جب چاند کا چہپتا ہی اوجالا
ہوتا ہی عجب عیش پر یروسی دوبالا
محبوب بہری شکل صراحی د پیالا
نہ روکتی والا نہ کوئی ٹوکتی والا

اس لٹ کی کرتی ہی مدارات اندہیرے
کام آتی ہی عاشق کی بہت رات اندہیرے

جس کوچہ مین چاہا وہین کرنی لگی پہیرے
بیٹہے کہین اوٹہی کہین چلدی کہین ڈیرے

اور ایسی کہین مل گئی گر چسکی ڈیرے
پہر جب تو نکہیرے سے نہین لگتی ہین پیرے
کام عیش کے لاتی ہی لگا سات اندہیرے
کام آتی ہی عاشق کی بہت رات اندہیرے

ہر شوخ سے نکلی رات عجب سیر کا کہٹکا
یہ سوتی ہی اس رات کا سینہ ہی لپٹ کا
اپنا جو چغل خور تو بنده وہین سٹکا
وہ بکرین کہاتا ہوا پہرتا رہا بہٹکا

رد کرتی ہی سب سر کی بلیات اندہیرے
کام آتی ہی عاشق کی بہت رات اندہیرے

نظر نسب کو اندہیرے تو عجب ہی نظر
عیش وطرب ہی ادا ہی او سن ارمان بہرا
نکلنی ہی مین دلخوشی او سن سری بہراوہ
عمل ارہی لگتا تو رہی نکلیا ہمین والم
کیا عیش کی رکہتی ہی طلسمات اندہیرے
کام آتی ہی عاشق کی بہت رات اندہیرے

ولہ

جو نوجوان ہین نرالی دلبر بہت کہان کیا ہے
سیم بدن ہی اوسین تاج جو اوڑہ لیا ہے

بوڑہا اوہڑ امکا ڈہکا فلان کیا ہی — ہمسی جو ہو مقابل ہتہی مین جان کیا ہی
اب بہی ہماری آگی یارو جوان کیا ہی

ہر وقت دل ہمارا گمدرہی بہانتا ہے — تیر انیلک ہمارا تودی ہی جہانتا ہے
ہر شوخ گلبدنسی گہر ہی پہچانتا ہے — اسبات کو ہماری اللہ ہی جانتا ہی
اب بہی ہمارے آگی یارو جوان کیا ہے

چاہین تو گہوڑ ڈالین سو خوبرو کو دم مین — اور سیلی چہان ہارین وہ روز ہی قدم مین
سینہ پہڑک رہا ہی خوبانکی دردِ غم مین — بیٹہون مین وہ کہان جو گرمیان ہین ہم مین
اب بہی ہمارے آگی یارو جوان کیا ہے

دبلی ہوئی ہین ہم تو خوبانکی دردِ غم مین — اور چہریان بہر رہین اونکی غم و الم مین
موچہین سفید کی ہین اس ہجر کی ستم مین — بوڑہا ہمین بچا تو اللہ کی کرم سے
اب بہی ہمارے آگی یارو جوان کیا ہے

بہیہ بال جو ہمارا اب ہو رہا ہی کالا — خوبان کی دردِ غم کا ان پر پڑا ہی پالا
لڑکا ملی تو لین الدم مین دوڑ بوسا — رنڈی ملی تو مارین سینہ پر اوسکی ہتا
اب بہی ہماری آگی یارو جوان کیا ہے

جب سبیان سر مین تیل اور پہلیل ڈالین — اور کنگہی جوٹی کر کر ہم ہی جہمیل ڈالین
ہم بہی حبابسی یارو ملتی کا میل ڈالین — دو چار کو لتاڑین دس پانچ کہیل ڈالین
اب بہی ہماری آگی یارو جوان کیا ہی

ہم اور جوان ملکر گر دلکی تیئن لگاوین — اور اپنی اپنی کل سے ملتی کی دلمین لاوین
جا کر انہونکی گہر پر جب روز آزماوین — وہ کر دوال کو دین ہم کو پہاہا نہ جاوین
اب بہی ہماری آگی یارو جوان کیا ہی

جاتی ہین روز جتنی خوبانکی بستیان مین — ہران دیدباز آکے اور بت پرستیان مین
سو سو طرح کی چلبلی جہبین اور کستیان ہین — کیا جوش بہر رہی ہین کیا عیش مستیان مین
اب بہی ہماری آگی یارو جوان کیا ہے

جو ہمکو جانی بوڑہا سو وہ ہی شیخ چلے — ہم چہیڑ ڈالین اب بہی خوبانکو کر کی کہلی
لونڈی کو داب بیٹہین جیسی جو ہی کو سیلے — رنڈی ہی اک گہڑی مین مچوا دین تو یہ تلی

اب بہی ہمارے آگی یارو جوان کیا ہے

اب بہی ہمارے آگی یارو جوان کیا ہی

مسدس

اس شہر مین ہزارون گو خوبرو بتان ہین + لیکن تبادو کسکی یہہ پیارے انکھڑیان ہین
کس مین یہہ اچپلاہٹ کسمین یہہ شوخیان ہین + انداز کی دلمین تجہہ مین جو خوبیان ہین

الکرم کو اگئی ہین منہ مت چہپالے ہمسی
ٹک ساتہہ سکی اوپر سیہ دو انکہین لڑالی ہمسی

غیرادی ہو کی ہمنی لٹو چکیی بنائی + اوسمین بہی کتنی لڑکی غیرادیر چہپائی
پہر سوکی سرسر دالے سرمہ بہت لگائی + پیچون تلک لڑائی بندر تلک نچائی

الکرم کو اگئی ہین منہ مت چہپالی ہمسی
ٹک ساتہہ سکی اوپر پیرو انکہین لڑالی ہمسی

اب تو نظیر تیرا ہی میہمان پیارے + اگر گلی لپٹ جا ای مہربان پیارے
بوسی کئی دلادی ہو ٹو نسی جان پیارے + تیری ہی دیکہتی کار کہہ دل مین دیہیان پیارے

الکرم کو اگئی ہین منہ مت چہپالی ہمسی
ٹک ساتہہ سکی اوپری رو انکہین لڑالی ہمسی

مسدس

ہین مرد اب وہی کہ جنہو لگا ہی فن درست + عزت اونہونکی واسطی جنکا چلن درست
رہتا ہی جن کسیکا سدا مال دہن درست + دولت رہی کسیکی نہ باغ و چمن درست

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست

جو گہر مین اپنی لیکے دہشمت بنا ہی ہے + بن تندرستی سب وہ خرابی تباہی ہے
پہر تندرستی پاردیرکے بادشاہی ہے + سچ پوچہی تو جین یہہ فضل الہی ہے

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست

گر دولتون سے اوسکا بہرا ہی تمام گہر + بیمار ہی تو خاک ہے بدتر ہے سب وہ زر
ہو تندرست گرچہ یہہ مفلس ہے سربسر + پہر نہ کسیکا خوف نہ ہر گز کسیکا ڈر

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ اسمو سی رکہی اور تندرست

دنیا مین اب اونہونکی نہین ہی [illegible]
جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
اسمین تمام جمع ہین عالم کی خوبیان
ہو تندرستی اور ملی عزت سی ارو نان
قسمت سی جب یہہ دونون میسر ہوئین تو [illegible]
پہر اسی اور کو نسی دولت ہی میری جان
جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
پر دو نہین اگرچہ لکہا یا کہا تو
محتاج ہی ہوا یہہ کسی اور کا تو

مسدس

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہی سخن درست
اللہ آبروسی رکہی اور تندرست

ادنی ہو یا غریب تونگر ہو یا فقیر
یا بادشاہ شہر کا یا ملک کا وزیر
سب کو تندرستی و حرمت ہی دلپذیر
جو تونی اب کہا سو یہی سچ ہی اے نظیر
جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہی سخن درست
اللہ آبروسی رکہی اور تندرست

حسن و جمال و علم و ہنر گو ملا نہو
اک تندرستی چاہئی کچہ ہووے یا نہو
جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہی سخن درست
اللہ آبروسی رکہی اور تندرست

بیمار گرچہ لاکہہ طرح سی ہو بادشاہ
ہم تو اوسیکو شاہ کہین اور جہان پناہ
تو اوسکو جانئی یہہ گدا سی بہی ہی تباہ
اب جسکا تن درست ہو حرمت سی ہو نباہ
جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبروسی رکہی اور تندرست

ہون گرچہ لاکہہ دولتین بیمار کی سکنے
بہتر ہین مفلسی کے میان چاہئی سپنے
اور نعمتونکی ڈہیر لگی ہون نبی ٹہنی
جو تندرست ہین وہی دولہا ہین ادنی
جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبروسی رکہی اور تندرست

جب تندرستیونکی رہین دل میں مستیان
کہانیکو نعمتیں ہون و یا فاقہ مستیان
پہر سو طرح کی عیش ہین اور می پرستیان
سب عیش اور مزے ہین جو ہون تندرستیان
جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہی سخن درست
اللہ آبروسی رکہی اور تندرست

چاہا جو دل نشہ کو تو زہین سنگا لیا
آیا جو عیش دل میں خوشی سے اوڑا لیا
محبوب دلبرون کو گلی سے لگا لیا
جو مل گیا سو لی لیا چاہا سو کہا لیا
جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہی سخن درست
اللہ آبروسی رکہی اور تندرست

آیا جو دل میں سیر چمن کو چلے گئے
بیٹہے اوٹہی خوشی سی ہر اک جا چلی پہرے
بازار چوک سیر تماشی مین خوش ہو لی
جاگی مزے میں رات کو یا خوش ہو سو رہی
جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہی سخن درست
اللہ آبروسی رکہی اور تندرست

قدرت سی جو تن کی بنی ہی ہر ایک کل
گر ہو خدانخواستہ اک کل بہی چل بچل
جبتک یہہ کل بنے ہی جبہی تک بنے ہی کل
پہر نہ خوشی نہ عیش نہ کچہ زندگی کا پہل

دیکہو کل وقت ہو اور اوسکو [illegible]
[illegible]
[illegible]
صحت و دولت [illegible] فضل الہی [illegible]
تندرستی [illegible]
آبروسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
اب جو [illegible]
[illegible]

تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی بوجھئے
آبروسی جگ مین رہنا بادشاہی بوجھئے

اسکی سب محتاج ہین ابشاہ سی لیتا گدا
آبرو اور تندرستی جسکو حق نی کی عطا

جس تن سالم رہی اور پیٹ حرمت سی بہرا
پہر جہان مین اوس سا یارو کونسا ہی بادشاہ

تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی بوجھئے
آبروسی جگمین رہنا بادشاہی بوجھئے

دولتین جتنی ہین سب ان دولتون سی ہین تلے
عزت و حرمت بڑی دولت ہی اللہ سبکو دے

آبرو اللہ رکہی اور عمر حرمت سی کٹی
ہر گہڑی ہر آن ہردم خلق مین پیارے میرے

تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی بوجھئے
آبروسی جگمین رہنا بادشاہی بوجھئے

آبرو دنیا مین یارو موتی کی سی آب ہی
جس کنے ہین یہہ اوسیکا سب ادب لحاظ ہے

تندرستی اور بہی ہر عیش کا اسباب ہے
یہہ ہین اور زندگی تو بہر خیال و خواب ہے

تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی بوجھئے
آبروسی جگ مین رہنا بادشاہی بوجھئے

ہین جہانتک خلق مین پیر و جوان خرد و کبیر
کیا تونگر کیا غنی کیا بینوا اور کیا فقیر

عالم و فاضل گدا و بادشاہ میر و وزیر
سب کہہ گئے ہین یہی نکتہ کی قابل ہے نظیر

تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی بوجھئے
آبروسی جگ مین رہنا بادشاہی بوجھئے

مسدس

کیا علم انہون نے سیکھہ لیا جو بن لکھے کو بانچے ہین
دل اونکی تار ستار دتکی تن اونکی طبل طمانچی ہین

اور بات نہین منہ سی نکلے بن حرکت ملائے جانچے ہین
منہ جنگ زبان دل ساز نگی پا گہنگرو ہاتھہ کمانچے ہین

ہین راگ اوتہو کے رنگ بہرے اور بہاؤ اونہین کے سانچے ہین
جو بی گت بی سر تال ہوئے بن تال پکہاوج ناچے ہین

کل بانجے بکہر ٹوٹ گئی آواز لگی جب بہرانی
سنکبیت نہین پہہ سکت ہی منہ ٹو بچ جریت مالی

اور چہم چہم گہنگرو بند ہوئے تب گت کا انت لگی پانے
پہر ناچ کوئی کیا پہچانی اسرار جو ناچی سو جانے

تہا جسکی خاطر ناچ بیا جب سورت اونکی ای گئی
جب جیسل چہبیلے سندر کی چہت مین اندر چہا گئے

کہین آپ گیا کہین ناچ گیا اور ناں کہین لہا گئے
اک مور چہا کت سی آ گئی اور جوت مین جو سما گئی

ہین راگ او تہین کے رنگ بہرے اور بہاوا او تہین کی سانچی ہین
جو بی گت بی سر تال ہوئے بن تال یکہا وچ ناچی ہین

سب ہشور بدلگا دور ہوا جب گت پر آمد تگ بجی
تہا چاکون نظر ایسا بہاو کسلی چکہا ناچ اجی

تن پہنک ہوا دل تنگ ہوا سب آن کے بی آن سجی
جب لونڈی جادریا مین اس تا لنکا آخر نکلا جی

ہین راگ او تہین کے رنگ بہرے اور بہاوا او تہین کے سانچی ہین
جو بی گت بی سر تال ہوئے بن تال یکہا وچ ناچی ہین

مسدس ولہ

جتنے ہین ای جہان مین سبزیکی عشق والی
پیتے ہین سبز طری کہاتی ہین تر نوالی

دل شاد سرخ انکہین سر سبز منہ اوجالی
کیا اونگہتا ہی بیٹہا او یار حسن والے

بے عاشقو نمین اگر دو تنگ کے پیالے
جو ایکدم تو تیرا گہر گہو مین چہپر ہا ہے

غیرونکی تونی اکثر معجون تو ہی کہائی
گر دیکہتے ہی تجہکو کچہ عیش جیرہائی

سرخی ذرا ہی تیری انکہون تلک نہ آئی
او جہلین دوال پالکہی بہادین چارپائی

بے عاشقون مین اگر دو تنگ کی پیالے
جو ایکدم تو تیرا گہر مین چہپر ہا ہے

کہولی ہی پوست تیرے خاطر رقیب جہڑوا
دیکہی گا جب تو لیگا تیرا اوتار گر ٹوا

اب پوستی کری گا تجہکو وہ جور بہر ٹوا
گر سیر دیکہنے ہی تو کر کی دل کو کڑوا

بے عاشقون مین اگر دو تنگ کی پیالے
جو ایکدم تو تیرا گہر گہو مین چہپر ہا ہے +

کہا کر افیم ظالم مت ہو جیو ا فیمے
کیون جہنجہنا رہی ہی ای گلعذار سیمی

تن سو کہکر کہجاو آواز ہو گی دہیمے
عاشق تو اب اسیکی من مست ہین قدیمی

بے عاشقو نمین اگر دو تنگ کے پیالے
جو ایکدم تو تیرا گہر گہو مین چہپر ہا ہے

تار اوسی او سبزی لو اطاقم اگر پی گا
ہو لنگا یہ خاطر تیرا یا بیم افی کری گا
پہلے تو تیرا ب ناحق بیچ مین گہیر لیگا
اور بہر نہ تو کو ہر کچہ جا پی لی اور لیگا
پہلے عاشقو نمین اگر دو تنگ کی پیالے
جو ایکدم تو تیرا گہر گہو مین چہپر ہا ہے
گانجا بہی سی ہو گا تیرا شعور سر سے
اور چرس کیبی سے اڑ جائیگی لکہا کر
چیای اگر او تاعزت کا باز جا کر
تو بہت ہار دی اور سرپہ رکہکر

بے عاشقو نمین اگر دو تنگ کی پیالے
جو ایکدم تو تیرا گہر گہو مین چہپر ہا ہے

کونڈی خشکی کو بجا اور دیکھہ ٹک قدرتکی کھیل
چھوڑ سب کاموںکو غافل بھنگ پی اور ڈنڈ پیل

یہہ سخن تو سبنتی بازو یمین اب ہیگا حچا
جو کسی سلطان بھنگر سی تو پوچھیگا بچا
یعنے سبز رنگا نشہ اب سب نشونکا ہی چچا
وہ بھی تجھکو کہیگا خوب با شور و غل مچا

کونڈی خشکی کو بجا اور دیکھہ ٹک قدرتکی کھیل
چھوڑ سب کاموںکو غافل بھنگ پی اور ڈنڈ پیل

یہہ وہ سبزہ ہے جسی پیتی ہین یان اکثر فقیر
گر تو چاہی اب سخن سے سمیٔ ہوا دلپذیر
طفل اور بوڑہی کو یا قوتی ہو انکی حقیقین کہیر
تو کوئی دو چار من سبزے سکا کرا ای نظیر

کونڈ خشکی کو بجا اور دیکھہ تو قدرتکی کھیل
چھوڑ سب کاموںکو غافل بھنگ پی اور ڈنڈ پیل

خمسہ بسنت

جب پھول کا سرسوںکی ہوا آکی کھلنتا
ہمنے بھی دل اپنی کی تئین کر کے بخنتا
اور عیش کی نظروںسی لگا ہوںکا لڑنتا
اور ہنس کے کہا یار سے ای لکڑ ہوںتا

سب کی تو بسنتین ہین پہ یاروںکا بسنتا

اک پھول کا گیند وںکی ہنگامہ سی بجرا
جب لکھہ سی سورج کی دہلارات کا گجرا
دس من کا لیا ہار گندھا ہاتھہ کا گجرا
جا یار سی ملکر یہہ کہا ای میرے رجرا

سب کی تو بسنتین ہین پہ یاروںکا بسنتا

تہی اپنی گلی مین تو کئی من کے پڑی ہار
انکھوں مین نشہ می کی ابلتی تہی ہر ان دہار
اور یار کی گجری بھی تہی ایک دو ہونکی مقدار
جو سامنے آتا تہا یہی کہتی تہے للکار

سب کی تو بسنتین ہین پہ یاروںکا بسنتا

پگڑی مین ہمارے تہی جو گیند وںکی کئی پیڑ
ساقی نی بھی مٹکی سی دریا سبز کی تئین بھیڑ
ہر جھوک مین لگتی تہی بسنتونکی تئین ایڑ
ہر بات مین ہوتی تہی یہی بات کی اچھیڑ

سب کی تو بسنتین ہین پہ یاروںکا بسنتا

پہر آگ بسنتی کا ہوا آنکی کہٹکا
دل کہیت مین سرسوںکی ہر اک پھول مین اٹکا
دہوپنی کی برابر وہ لگا باجتی مٹکا
ہر بات مین ہوتا تہا اسی بات کا لٹکا

سب کی تو بسنتین ہین پہ یاروںکا بسنتا
جب کہیت پہ سرسوںکی دیا جاکی قدم گاڑ
...
سب کی تو بسنتین ہین پہ یاروںکا بسنتا
خوش ہو نتیجی ہین سب شاہ و وزیر
در شاد ہین ادنی و فقیر

بلبل کی زبان نکلتی تہی ...
...
سب کی تو بسنتین ہین پہ یاروںکا بسنتا

مربع

تنہا ندا او اپنی دل ...
...

نے نا روم مین اور ہند مین اور زنگ مین پہچان
ہر عزم ارادہ مین ہر آہنگ مین پہچان

ہر راہ مین ہر ساتھ مین ہر سنگ مین پہچان
ہر دھوم مین ہر صلح مین ہر جنگ مین پہچان

ہر آن مین ہر بات مین ہر ڈہنگ مین پہچان
عاشق ہی تو دلبر کو ہر اک رنگ مین پہچان

پہل پات کہین شاخ کہین پہول کہین بیل
آزاد کوئی سب سے کسیکا ہی کہین میل
کرتا ہی کوئی ظلم کو لیتا ہی کوئی جہیل
ادنی کوئی اعلی کوئی سر کہا کوئی ٹنڈ مُنڈ میل

نرگس کہین سوسن کہین بیلا کہین راییل
ملتا ہی کوئی راکہہ چنبیلی کا کوئی تیل
باندہی کہین تلوار اوٹہاتا ہی کہین سیل
جب غور سی دیکہا تو اوسیکی ہین یہہ سب کہیل

ہر آن مین ہر باتین ہر ڈہنگ مین پہچان
عاشق ہی تو دلبر کو ہر اک رنگ مین پہچان

گاتا ہی کوئی شوق مین کرتا ہی کوئی حال
ہنستا ہی کوئی شاد کسیکا ہی بُرا حال
ناچا ہی کوئی شوخ بجاتا ہی کوئی تال
کرتا ہی کوئی ناز دکہاتا ہی کوئی بال

پہانکی ہی کوئی خاک اوڑاتا ہی کوئی بال
روتا ہی کوئی ہوکی غم و درد مین پامال
پہنے ہی کوئی چیتھڑے اوڑہی ہی کوئی شال
جب غور سی دیکہا تو اوسیکی ہی یہہ سب چال

ہر آن مین ہر باتین ہر ڈہنگ مین پہچان
عاشق ہی تو دلبر کو ہر اک رنگ مین پہچان

جاتا ہی حرم مین کوئی قران بغل مار
پہنچا ہی کوئی پار بہٹکتا ہی کوئی دار
عاجز کوئی بیکس کوئی ظالم کوئی لٹہمار
زخمی کوئی ماندا کوئی بہلا کوئی بدکار

کہتا ہی کوئی دیر مین پوتہی کی سماچار
بیٹہا ہی کوئی عیش مین پہرتا ہی کوئی دوار
مفلس کوئی لاچار تونگر کوئی زردار
جب غور سی دیکہا تو اوسیکی ہین سب اسرار

ہر آن مین ہر باتین ہر ڈہنگ مین پہچان
عاشق ہی تو دلبر کو ہر اک رنگ مین پہچان

ہی کوئی دلی دوست کوئی جان کا دشمن
مالا کوئی جپتا ہی کوئی شوق مین سمرن
نکلے ہی جہاڑ کی کوئی پہن کی ابرن

بیٹہا ہی پہاڑ و بن مین کوئی پہرتا ہی بن بن
چہوڑی ہی کوئی مال سمیٹی ہی کوئی دہن
لوٹی ہی کوئی خاک مین ہو رد کی ملاتن

جب غور سی دیکہا ... سب ہی کا ہین طلسمات
ہر آن مین ہر باتین ہر ڈہنگ مین پہچان
عاشق ہی تو دلبر کو ہر اک رنگ مین پہچان

[illegible]

دونو دلونمین لذتین دونون جنونمین عیش تہا
ہونٹونسی ہونٹ لگ رہی تہی سینہ سی سینہ مل رہا

می کی گلابی ہاتہہ مین انکہونمین خمار تہا
اتنی مین آہ ایک بیک کیا ہی غضب اللہ ہوگیا

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلی ہوا چلی
یار بغل سی اوٹہہ گیا جی ہی کی جی مین رہگئی

واہ ہوئین تہین رات کیا چاندنی کی اجالیان
شوخ بغل مین نازسی کہولی تہا زلفین کالیان
ہم بہی نشہ مین مست تہی ساقی کی پی کی پیالیان

جہوم رہی تہین باغ مین سنبل و گل کے ڈالیان
خوش ہو کلی لپٹ لپٹ دیتا تہا مینہہ گالیان
جہلکے فلک نے اسمین ہائے آستین لاکہہ ڈالیان

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلی ہوا چلی
یار بغل سے اوٹہہ گیا جی ہی کی جی مین رہگئی

کیا ہی چمن مین شب کو واہ برسے تہی نور کی جہڑی
غنچہ دہن تہا بیخبر پی تہی جومی کڑاہی کڑی
چشم سی چشم لب سے لب چہاتی سی چہاتی جب لڑی

ناز نشونکی تہی بندہی لوٹی تہی چاندنی پڑی
دیتا تہا لوٹ پیار کی سینہ سی مل گہڑی گہڑی
کیا ہی گہڑی تہی عیش کی اسمین بلا یہہ آپڑی

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلی ہوا چلی
یار بغل سے اوٹہہ گیا جی ہی کی جی مین رہگئی

باغ تہا یا کہ خلد وہ یا کہ بہشت یا ارم
چاندنی تہی وہ چاندنی چاند یار رنگ حسن کم
دونون نشونمین مست ہو پلنگ پہ جبکہ ہم

یار تہا یا کہ حور وہ یا کہ پری و یا صنم
پیتے می گہڑی گہڑی لیتی تہی بوسی دمبدم
جبین مزا تہا وصل کا اسمین ظہور تہی ستم

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلی ہوا چلی
یار بغل سے اوٹہہ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

موسم برسات کی بیان مین

رات لگی تہی واہ واہ کیا ہی بہار کی جہڑی
شمع و چراغ گلبدن بارہ دری تہی باغ کی
مینہہ کی مزے ہوا کی عمل می کی نشہ گہڑی گہڑی

موسم خوش بہار تہا ابر و ہوا کی دہوم تہی
یار بغل مین غنچہ لب رات اندہیری جہک رہی
اسمین کہین سے آ ستم ایسی اک آ پڑی

ابر کہلا ہوا گہٹی بوندین تہین سحر ہوئی
پہلو سی یار اوٹہہ گیا سب وہ بہار بہہ گئی

کیا ہی مزے تھی رات کو یاروں مین مستی کیا کہون
شوخ نغلمین ذو فنون عیش و طرب فزون فزون
یار کی ناز او فسون اپنے بہی عشق او جنون
اسمین قریب بدشگون کچہ نہ بنا تو وہ زبون

صحن چمن ارم نمون ڈالیان جہومین سرنگون
می کی بہی تہی آگی غون جہپڑے نشومین لالہ گون
جام پکار ہنس لگون عیش پکاری دم بزنون
پچہلے ہی پہر بن کے مرغ بولا ہی آ آگی لگی کرطون کون

صبح کے ڈر سی ہڑبڑا یار نی گہر کے راہ لے
ہم بہی دغا مین آگئی مفت بہار لٹ گئے

لوٹتے ہین کیا ہی ہم تھی واہ رات مزی بہار کے
کاکل مشکبار کی طرہ آبدار کے
باہین گلی مین یار کی بوس و کنار پیار کی
بہاگا رقیب ہار کی ہاتہون پہ ہاتہ مار کی

انکھڑیون سرمہ دار کی لعل سی لنگار کے
می کی نشونکی تار کی پہولونکی شلغار کے
ہاتہومین گجری تار کی لچہی گلومین ہار کے
کچہ نہ بنا تو دی اذان کوٹہی پہ جا پکار کے

صبح کے ڈر سی ہڑبڑا یار نی گہر کے راہ لی
ہم بہی دغا مین آگئی مفت بہار لٹ گئی

رات رات ہوئی تہی واہ واہ کیا ہی نشی رسا
شوخ بغل مین چاند سا دیتا تہا بوسی ہنس ہنسا
جامہ بدن مین جس جسا پہول ہوا تہا بس بسا
اسمین رقیب کرسا کرنی سحر کا وسوسا

پیتی تہی می بابا پہولومین ہم بسا بسا
زلفومین اوسکی دل پہنسا آن و ادا مین جی لسا
مہندومین یار سمالی تہی جا کی کسما
لاکی نقارہ یا ڈہل دہون دہون بجایا کس کسا

صبح کے ڈر سی ہڑبڑا یار نی گہر کے راہ لے
ہم بہی دغا مین آگئی مفت بہار لٹ گئے

کیا ہی نظیر رات کو عیش کے تہی مقابلی
سج بہ خوشی کی در کہلی رنج و تعب کے حوصلی
ناز و ادا کی چوچلی عیش و طرب کے غلغلے
اسمین رقیب دم نہ لی بولا ہی کر کے اشتعلی

می کی نشی اوبل چلی دلکی فراغ حوصلی
شوخکی ناز چلبلے بوسونکے تہی معاملی
یار لپٹ رہا گلی دل مین خوشی کی ولولی
باندہ کمر ساغر و کوچ کرین ہین قافلی

صبح کی ڈر سی ہڑبڑا یار نی گہر کے راہ لی
ہم بہی دغا مین آگئی مفت بہار لٹ گئے

معجزہ حضرت عباس ابن علی کرم اللہ وجہہ

ہو مجسم ہین خاندان مصطفٰی کے دو سردار
او علی مرتضٰی پر جان و دل ہین نثار
سب سینین دل شاد ہو ہمراہ او افضل دار
ہین جو عباس علی کرار غازی نامدار
اونکا مین اک معجزہ لکہتا ہون باعز و وقار
او سنو اک شہر تہا ہی وان ایک سوداگر
جتنی وان اسودہ اتہی اون سب مین سوداگر
مال و زر سے کہر مین اوسکی جابجا انبار تہا
اوسکی اک بیٹا سعادتمند نیکو کار تہا
گلبدن گلپیرہن گلرنگ گلرو نامدار
دوسرا کوئی بیٹی نہ بیٹا تہا مگر
ایک بیٹا تہا وہی سرور وان رشک قمر
تہا بہنایا اوسکو پوشاک اور جواہر سر بسر
پر اکلوتا جو تہا ہر وقت اسکی اوپر
باپ ہی جی سی فدا اور ماں بہی تہی نثار
اون دنونمین تہا بس تیرہ کا اوسکا سن و سال
عجب لطف آیا اوسی ماہ محرم کا ہلال

تعزیہ خانون مین جاتا جہپ کے وہ رعنا غزال — مرثیون مین سنتا شاہ کربلا کی غم کا حال

پیٹتا سینہ کو اور ماتم سی روتا زار زار

تعزیہ کی سامنی ہو کی مودب سر جہکا — مور چہل رو روضیہ پاک پر جہلتا کہڑا
جب علم اوٹہتی تو پہر لڑکونکی ساتہہ انہو ہما — یا حسین ابن علی کہکر علم لیتا اوٹہا

لوگ دیکہہ اوسکی محبت ہوتی تہی حیران کار

شام سی اگر وہ قندیلین جلاتا دمبدم — قمقمین اور جہاڑ پر شمعین چڑہاتا دمبدم
عود سوز دینین اگر لاکر گراتا دمبدم — اہل مجلس کے تئین شربت پلاتا دمبدم

سب وہ کرتا تہا غرض جتنا تہا وانکا کاروبار

لیکن اوسکی باپ کو ہرگز خبر اتنیک نتہی — جب سنا اوستی تو بیٹی پر بہت تاکید کی
پہر لڑکا اور مارے طمانچی خوب سی تنبیہ کے — اور کہا اے بیحیا بدبخت موذی مدعی

ذات سی کیا تو نکالیگا مجہی اے نابکار

اوسکی دلمین تو شہید کربلا کا جوش تہا — تعزیہ پر دہیان تہا اور مرثیہ پر گوش تہا
باپ تو کرتا نصیحت اور وہ خاموش تہا — نی طمانچونکا اوسی نہ جہڑکیون کا ہوش تہا

اوٹہہ گیا تہا اوسکی دلسی صاف سبکا ننگ و عار

باپ نی تو دنمین یہہ اوسپر کیا رنج و عتاب — رات کو پہر تعزیہ خانہ مین جا پہونچا شتاب
پہر پکڑ لایا اوسی جا کر بصد حال خراب — الغرض سو سو طرح اسپر کئی رنج و عذاب

اوسنی پر جانا نچہوڑا اوسمکان کا زینہار

اپنا بیگانہ اسی جا کر بہت سمجہاتا تہا — پر کسیکا کب کہا خاطر مین اوسکی اتا تہا
رونا اور ماتم ہی کرنا اوسکی دلکو بہاتا تہا — تعزیہ خانہ کی جانب یون وہ دوڑا جاتا تہا

جسطرح عاشق کسی معشوق کا ہو بیقرار

جب تو سب تنگ ہو کر مصلحت ٹہرائے بہم — جس سے کرتا ہی یہہ ماتم اور اوٹہاتا ہی الم
کیون نہ اب اسدم وہی ہاتہہ اوسکا کر ڈالو قلم — کہہ کے یہہ آخر کو سبتی ہی قیامت ہی ستم

کاٹ ڈالا ہاتہہ جلد اوسکا بیگنہہ کا ایکبار

الغرض کر ہاتہہ اوس مظلوم کا تن سی جدا — کوٹہری مین کرکے بند اور قفل اوپر جڑ دیا
نے اوسے کہانا کہلایا نے اوسی پانی دیا — شام تک بہوکا پیاسا کوٹہری مین تہا پڑا

دیکہہ اپنی ہاتہہ کو روتا تہا وہ زار زار
درد اندر سے کوٹہری کے وہ نا ہو کہہ وہ پانی پلی
ہاتہہ ... کو ہو کی بوندین بہی ٹپکتی آستین
... مصیبت مین بسر تہا وہ گلبدن بستر بلبل
... رحمی ... جا کر دل پر نثار حق اور دل
کس ... ماتم کی داد اور کس کو پکار بار بار
وہ تو اپنی بیکسی کے درد مین روتا تہا اور
... کیا ہی دیکہتا اوسکو تجہی کی در ...

... کیا ایک ... اور ... تجلی ... کان
اور ... ایک ... ابدال کی زلف ...
اوس ... علم پہلو مین ... اقبال
کاندہی کی ... اور ... علم ...
دستانہ ہاتہہ مین اور ...
تن مین ... آستین ...
دامن ... کان ...
جسطرح ابر سپید مین ... جلوہ
جمع ... کو ... آیا وہ ...

اوسنی جب اوس نوجوانکی نور کی دیکھی جھلک
دیکھتے ہی اوسکا ہیبت سی گیا سینہ دھڑک
تہا مجسم وہ تو حق کا نور سر سی پاؤن تک
مند گئین آنکہین وہین اور کہا گئین پلکین جھپک

ہوگیا بیہوش وہ مجبور زخمی دلفگار

تاب کسکی ہی جو اوس چہرہ کی آگی تاب لائی
ایسی طالع ایسی قسمت یہہ نصیبا کون پائی
ماہ کیا کہ شمس ہے دیکھی تو اپنا سر جھکائی
ایسا شہزادہ مقدس جسکی گہر تشریف لائے

آدمی کیا ہی فرشتو نکا نہین عز و وقار

وہ تو وہ نور تجلی دیکھہ بیخود تہا پڑا
اب گہوڑ لیسی اوتر کے نور چشم لافتا
اس عنایت اس کرم کا کچہ بہی یارو نتہا
اس بریدہ دست کو اوسکی دیا تن سی ملا

اور کہا اوٹہہ جلد ای آل نبی دوستدار

وہ جو آنکہین کہولکر دیکھی عجب انوار ہے
ہاتھہ کو دیکھا تو خاصا ہاتھہ بہی ہموار ہے
روشنی سی جسکی روشن سب در و دیوار ہے
نہ تو اوسمین درد ہی نہ خون کا آثار ہے

رہگیا یکبار کی حیرت مین وہ مظلوم زار

پہر جو اوس لڑکی کو اوسمین ہوش سا کچہ آگیا
اور کہا رو رو میرا تو ہاتھہ تن سی تہا جدا
ہو تصدق اور وہین پاؤنکی اوپر گر پڑا
یہہ تمہین سی ہو سکا جو پہر دیا تن سی ملا

سچ بتاؤ کون ہو تم ای امیر نامدار

باپ نی میرے مجھپر یہہ ستم برپا کیا
ہاتھہ کاٹا قید کی اور سو تعدی و جفا
مجھسے بیکس پر جو تمنی کی یہہ کچہ لطف و عطا
اب خدا کیواسطی جلد ایسی اے ابحر سخا

اپنا کچہ نام و نشان مجھسی کہو تفصیل وار

جب کہا حضرت نے ہم بہی آدمی ہین اے عزیز
خاکسار و عاجز و اندوہگین ہین اے عزیز
بندہ درگاہ رب العالمین ہین اے عزیز
جسکا تو کرتا ہی ماتم وہ ہمین ہین اے عزیز

آفرین صد آفرین اے پاک مومن دیندار

پہر ہمارا ہی نشان اے پاک طینت متقی
کربلا کی دشت مین دولت شہادت کی ملی
نام کو پوچھی تو ہمارا نام عباس علی
جو ہمین چاہی ہمارا ہی اوسی چاہی نبی

جو ہمارا غم کرے ہم بہی ہین اوسکی غمگسار

سنتے ہی عباس کی ایکبارہ وہ لڑکا غریب
ہوگیا شاد اور وہین سر رکہا قدمونکی قریب

کون لڑکا نہی ترا قسمت ترا ... نصیب
این کہان عاجز کہان الحذ خاصۂ حبیب
این تصدق ہوون تمہارا ... والا تبار
... کریم یہہ لطف ...
... نالا ... یہہ تقصیر ...
... جب ... یہہ ...
... حمایت ...
الغرض ... ہر کا ... بار

ہین جو اپنی ہاتھہ سی کرتا تہا ماتم بر ملا
اور اوٹہا تا تہا علم کو میت تمہارا سامنے
حق اگر پوچھو تو لڑکا ہاتھہ ہی کٹوا کر ملا
یہہ تمہین سی ہو سکا جو پہر دیا تن سی لگا
ورنہ کسمین تہی بہلا یہہ قدرت و یہہ اقتدار
وہ لگی کرنی ... اپنی درد کے اظہار کا
اک ... تہا ... سوار کا
کیا دیا تن سی ملا ... ماتم دار کا
معجزہ دیکہو یہہ ابن حیدر کرار کا

کسمین یہہ قدرت ہی جز فرزند شیر کردگار

اب جو اسکی ہاتھہ پر گٹھنی کی آئی تھی گرہ — کچھ حکیمو نسی نہوتا گر وہ پھرتا دہ بدہ
اب انہون نے کر دیا اک ان مین آتی ہی بہ — یہہ نہین دست اور کا دست ید اللہ ہی یہہ

جز ید اللہ ہو بہلا کس دست سی یہہ دستگاہ

کیا حسین ابن علی نے جس لیا سید امنین — اور ہین عباس علی کی بخشش پر آمین
جنکے بیٹون کے رہین دل خلق کی احسان مین — کیون نہ پہر خالق کہی اونکی پدر کی شان مین

لا فتا الا علی لا سیف الا ذو الفقار

صبحکو اوس کوٹہری کا خود بخود در کہل گیا — باپ ماں دیکہی تو اوسکا ہاتہہ تن سی ہی ملا
پوچہا یہہ کیا تہا جو کچہہ دیکہا تہا اوسنی سب کہا — سنتی ہی دونون نے پہر تو صدق سی کلمہ پڑہا

ہاتہہ مین تسبیح لی زنار کو ڈالا اوتار

پہر ہوئی اس معجزہ کی شہر کی خلقت مین دہوم — ہو گیا اس طفل پر سب شہر کا آکر ہجوم
دیکہتا تہا جو کوئی لیتا تہا اوسکی ہاتہہ چوم — اور لگا انکہو نسی یون کہتا تہا ہر دم جہوم جہوم

یہہ اونہین کی دوستی کی گل نی دکہلائی بہار

الغرض مان باپ وسیر جان و دلسی ہو فدا — لیکے لڑکی کو چلی دل شاد سوی کربلا
راہ مین کرتی تہی لوگ اوسکی زیارت جابجا — جب وہ منزل پر اوترتی تہی تو وانکی لوگ آ

دمبدم کرتی تہی اپنا سیم و زر اوسپر نثار

کربلا کو شہر نجف مین تہی یہ شور و غل پڑے — اک محب پاک دل آیا ہی ہندوستان سے
وانکی بہی لوگ آئی سب اوسکی زیارت کی لئے — اور لاکہون شخص آئی دور اور نزدیک سے

اسقدر یہہ معجزہ سب مین ہوا واں آشکار

کربلا کی پاس پہنچا جس گہڑی وہ ماہتاب — واں شریفون کو ہوا حکم شہ عالی جناب
اک ہمارا دوست آتا ہی چلا جون موج آب — کر کی استقبال تم جا کر اوسی لاؤ شتاب

اوسکی لازم ہی تمہین دلداری کرنی بیشمار

کربلا کی لوگ نکلی اوسکی استقبال کو — لیکے اسپ و شتر آرایش و اجلال کو
کر زیارت چوم اسکی دست خوش افعال کو — سو تجمل سی غرض اوس صاحب اقبال کو

شہر مین لائی بصد اکرام و عز و افتخار

کام کیا کیا کچہہ ہوئی اس شخص خدا کی راہ کی
پہر خدا نی بہی اپنی بہت قدرتین دکہلائی
اسکی کٹہ گیا تہا ہاتہہ اب اوسکی ماتم کی
کیون نہ نہرت سی ملاتی وہ لطف ... سے

ہاتہہ پہر جاکی اوسکی تعقت اونکی رخصت ...

جب وہ روضہ مین داخل وہ مجاب ...
کر زیارت اور تصدق ہو کی دلسی ...
وان اونہون نے کچہہ مکان نورانی کی تجویز
... بنوانا ... تہا ہاتہہ مین لیکر ...

۶۴

... عمارت ... خوش ... منقش ...
... ہی اور اسکو بلا ... بار ...
... اک اہلا ... اوسکو ...
... کی جمیع ... معبود ...
... عالم ... قسمت ... ہوا ...
اونکی الفت کا نہال آخر یہہ لایا ...
... عباس ... صاحب ...
... سعادت ... کیا ...

جان و دل سی اب تمہارے نام کا ہو کر فقیر — یہہ غلام روسیاہ اب جسکو کہتی ہین نظیر

آپ کی فضل و کرم کا یہہ بہے امیدوار

منقبت در شان امیر المومنین حضرت علی رض

کرون کیا وصف مین اوسکا الم ناک + — کہ جنکی شان مین آیا ہی لولاک
پہرا جو عرش اور کرسے پہ چالاک — کہان وہ اور کہان میرا یہہ ادراک

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

محمد رحمۃ للعالمین ہے — حبیب حق شفیع المذنبین ہے
رسول پاک ختم المرسلین ہے — کوئی ایسا خدائی مین نہین ہے

لگا تخت الثرٰے سے تا بہ افلاک

محمد اور علے یاقوت احمر — در بحر خدا خاتون اطہر
زمرد لعل ہین شبیر و شبر — جواہر خانہ قدرت کے اندر

یہے پانچون گہر ہین پنجتن پاک

انہین کی واسطی خلد و عدن ہے — انہین کی واسطی بہر لین ہے
جنہین انکی محبت کا چلن ہے — بہشتے حلہ اور اونکا بدن ہے

سدا اسیر بہشت اور سایہ تاک

جسے انکی محبت پل بہ پل ہے — اوسیکو دین اور دنیا کا پہل ہے
جو کوئی کہ انکی الفت بین دغل ہے — تو اوس مرتد کی یارو یہہ مثل ہے

کہ لیوے جیسی طوبی بیچ کر ڈہاک

علے جو شہسوار لافتا ہے — امیر المومنین شیر خدا ہے
فلک ہیبت سی اوسکی کانپتا ہے — علے وہ صفدر روز وغا ہے

کہ جسکی شرق سے ہے غرب تک دہاک

علے ہے قاتل کفار گمراہ — علے کا حکم ہے اہی سے تا ماہ
علے کا قوت بازو ید اللہ — اوٹہا دی چرخ کی گردش تو واللہ

ابہے تہم جاے دم بین چرخ کا چاک

علے نی مہد بین چیرا ہی اژدر — علے نے کاٹ ڈالی عمرو انتر

اولت ڈالا سے اک جانے سے جم
خواص اشیا کا جیسے الگ رہ وہ دار
تو بعوتر پاک زیر اور زیر بوتر پاک
علی کو مصطفی نی جب کہا ہے
علی کو جسکے وجہی کہا ہے
علی کو ملک و جان و روح کہا ہے
علی کو روح و جان وہی جسکو ادراک
یہہ بہی وہ خدا کے حسبو ادراک

علی کو خاص نسبت ہی نبی سے
بنے کو راہ دلیتے سمجے علی سے
وہ دونون ایک تن اور ایک جی سی
کسیکو تاب کیا غیر از علی سے
جو بہنی مصطفی کی تن مین پوشاک
علی کو جو کوئی پہچانتا ہے
برابر مصطفے کے مانتا ہے
جو ایسے مین سمجے تفاوت جانتا ہے
وہ اپنی خاک سر پر چہانتا ہے

	لگائی اوسنی دوزخ کے کمر تک
علی کی دوستی مین جو مرے گا	اوسیکو باغ جنت کا ملے گا
علی کے بغض مین جو جان دیگا	وہ ملعون دوزخ اندر یون جلیگا
	کہ جیسی اگ پر جلتا ہی خاشاک
جسی وصف علی کچہ سالتا ہے	اوسیکو دوزخ آخر ڈہالتا ہے
جو اونکا بغض دل مین پالتا ہے	گویا بہر بہر کے ڈلیان ڈالتا ہے
	وہ اپنی دین اور ایمان مین خاک
جو رکھا ہی دشمنی حیدر سے یکمو	وہ بے شک ہی سیہ دل اور سیہ رو
جو لی سبکے سی نام مرتضے کو	لجا دی اوسر شقی کے منہ سی بدبو
	کرے گر شاخ سے طوبی کی مسواک
پڑہون جبدم مناقب مین علے کا	پہٹے سینہ مخالفت خارجے کا
حواس اوڑجاے ہر اک ناصبی کا	دہڑک جاوے کلیجہ مدعے کا
	عدو کا دم مین ہو جاوے جگر چاک
رہون یہان جبتلک رکہیو عزت	مرون تو کچہ نہو مجہکو اذیت
پہر آوی جبکہ ہڑے روز قیامت	نظر اپنی کی وہان بہی رکہیو عزت
	خداوندا بحق پنجتن پاک ☫

در بیان فنای جہان و بقای رحمن

دنیا مین کوئی خاص کوئی عام رہیگا	نہ صاحب مقدور نہ ناکام رہیگا
زردار نہ بی زر نہ بدانجام رہیگا	شادی نہ غم گردش ایام رہیگا
	نہ عیش نہ دکہہ درد نہ آرام رہیگا آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا
یہہ چرخ جو کہاتا ہی بڑا گنبد ازرق	یہہ چاند یہہ سورج یہہ ستارے ہین معلق
لوح و قلم و عرش مبرہن ثابت و مطلق	سب ٹہاٹہہ یہہ اک آن مین ہوجائیگا ہو حق
	آثار کسی شے کا نہ انجام رہیگا آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا

سے عالم ارواح سی تا عالم جنات
انسان و پری سے سو و ملک جن و حیوانات
کیا ابر و ہوا کوہ و جنگل ابعد و سموات
اک پہونک مین اوڑجائینگی جون نقش علامات
ہاتشیار رم تبخہ نہ کوئی خام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا
گر علم و ہنر سے ہی کوئی خلق مین مشہور

یا کشف کرامات مین ہی صاحب مقدور
یا ایک کا ہی نام و نشان خلق مین مشہور
یا ایک بار قی ہے جا ہستی سے دور
ایکدم مین ہی ایک بار نام رہیگا
مستور نہ مشہور نہ گمنام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا
شمشاد ہی کہی خورشید ... دام
یا چہرہ سی ...

جب آکی فنا ڈالی گی اک گردش ایام
اک آنمین اوڑ جائیگا سب چیز کا الزام
مختار نہ مجبور نہ خود کام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

استاد لمین بڑے اپنی جو کہلاتی ہین عیار
سو مکر و دغا کرتے ہین اک آن مین طیار
جب آکی فنا ڈالی کی سر کے اوپر اک وار
اک وار کی لگتی ہی یہہ ہو جائیگی سب پار
نے مکر نہ حیلہ نہ کوئی دام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

کرتی ہین جواب دلسی ریاضات و عبادات
یا عمر کو کہوتی ہین بہ رندی و خرابات
جب آگی فنا چہوڑیگی شمشیر کا اک ہات
پہر صاف ہی دونون کے گنہگار و طاعات
نہ رند نہ عابد نہ می آشام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا

جہگڑا نکری ملت و مذہب کا کوئی یان
جس راہ مین جو آن پڑے خوش ہے سر آن
زنار گلی یا کہ بغل بیچ ہو قرآن
عاشق تو قلندر ہین نہ ہندو نہ مسلمان
کافر نہ کوئی صاحب اسلام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

جو شاہ کہاتی ہین لوئی اوسی یہہ تو پوچہو
دارا و سکندر وہ گئی آہ کدہر کو
مغرور نہو شوکت و حشمت پہ وزیرو
اس دولت و اقبال پہ مت پہولو امیرو
نہ ملک نہ دولت نہ سرانجام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

بیوپار جو کرتے ہین ہر اک چیز کا زردار
آگی ہی دکانی تہین کئی اور کئی بازار
جسطور کا اب چاہی کر لیجیے بیوپار
پہر جنس نہ دلال نہ مالک نہ خریدار
نہ نقد نہ کچہ قرض نہ کچہ دام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا

اب جتنی کہڑی دیکہو ہو عالم مین عمارات
یا جہونپڑی دو کوڑی کی یا لاکہہ کے محلات
کیا پست مکان کیا یہہ ہوادار مکانات
اک اینٹ بہی ڈہونڈہی کہین آئیگی نہ ہات

دالان نہ حجرہ نہ در و بام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا

پہر باغ و چمن اب جو ہرا ہے سو بہاراں
یہ شاخ بہ پتا بہ غنچہ بہ گل ہے سو پہولاں
بہار آکی جب باد خزان ایکی او ریہون
اجاڑیگی جب ہو کہ او جائینگی سب ہیولی
نہ سرو نہ ریحان نہ اور سبز فام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا

خوابی ہی کتنی ہو کی ایمان کی مسلمانی
باقی ہی ... محبوب و جانے

٦٧

لا جام کوئی ابر کہ ... ہوا ور ہی باقی
فرصت ہی غنیمت کوئی دم کواری ساقی
نہ می نہ صراحی نہ پر اجام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا

یہہ عاشق و معشوق جو کرتے ہین بہم چاہ
لاگی ہی بہت عاشق و معشوق ہی واللہ
وہ شخص کہان جا کری آخر سی الہ
اسبات سی معلوم ہوا اب تو یہی آہ
نہ عشق نہ عاشق نہ دلا رام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا

ٹک غور کر و اب ہین کہان مجنون و فرہاد
جو پہول کہلی واہ وہ سب ہو گئی برباد

لیلےٰ کہان شیرین کہان وہ تازہ بیداد
ہم تم بہی غنیمت ہین سن او یار پریزاد

وان حسن نہ یہان عشق کا ہنگام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

محبوب بنا جسنی تمہین حسن دیا ہے
ملتا ہی تو مل تو یہی جینے کا مزا ہی

اوسنی ہی ہمین عاشق جانباز کیا ہے
سب ناز و نیاز آہ یہہ اکدم کی ہوا ہے

پہر ہجر نہ کچہ وصل کا پیغام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

ملنے سی ہماری جو تمہین آتا ہی الزام
پہر حسن کہان اپنی رکہو کام سی تم کام

آئی دو یہ تم ہم سے ملی جاؤ سحر شام
جہک مارتی ہین وہ جو تمہین کرتی ہین بدنام

طوفان نہ بہتان نہ الزام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

یہہ شعر و غزل اب جو بناتی ہین زباتی
دیوان بنایا کوئی قصہ کہ کہانی

اگی ہی بہت چہوڑ گئی اپنی نشانی
کچہ باقی **نظیر** اب نہین سب چیز ہی فانی

خمسہ نہ غزل فرد نہ ابہام رہی گا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

ولہ

گر شاہ سر پر رکہکر افسر ہوا تو پہر کیا
ماہی علم مراتب پر زر ہوا تو پہر کیا

اور بحر سلطنت کا گوہر ہوا تو پہر کیا
نوبت نشان نقارا در پر ہوا تو پہر کیا

سب ملک سب جہان کا سرور ہوا تو پہر کیا

گیا رکہہ کے فوج لشکر کی سلطنت پناہے
جب آن کر فنا کی سر پر پڑے تباہے

پہر یہ دہائی اپنی لے ماہ تا بماہے
پہر سر رہا نہ لشکر نہ تاج پادشاہے

دارا و جم سکندر اکبر ہوا تو پہر کیا

یا ذات مین کہاہی نامی اصیل ذاتی
ننہے اسی دولہا اور فوج ہتی براتے

جمشید فر کے پوتی نوشیروان کی ناتی
جب چل بسی تو کوئی پہر سنگ تہا نہ ساتی

ملک و مکان خزانہ لشکر ہوا تو پہر کیا

یا راج بہی ہو کر دنیا مین راج پایا
چہوڑ لدہ سنسارا کا اپنا گہر بنایا
جب توپ لی اصل سے آمور چال نکالا
سب اوڑ گئی ہوا پر کوئی نہ کام آیا

گڑہ کوٹ توپ گولہ لشکر ہوا تو پہر کیا

کہتے تو لوگ پہر غنی نواب ہین یہہ خان ہین
پہوا بہی پہر آرہہ عالی خاندان ہین

جاگیر و مال و منصب آج انکی ہان ہین
دیکہا تو ایک گہڑی مین نہ نام نہ نشان ہین

دیکہا تو ایک گہڑی مین ہوا تو پہر کیا

دو دن کا شور جیسا گیا پہر امیر خان ہے
کہنا تہا کوئی دیکہو پہر یہین امیر خان ہے
اور یہہ ہین خانخانان اور یہہ شیر خان ہے
پنجہ اوسکا تہا قضا کا جب آلی شیر خان ہے
پہر سکی میر خان جی سکی وزیر خان ہے

پہر سکا بہی ہوا تو پہر کیا

عمدہ غنی تو انگر نامور ہوا تو پہر کیا

کہتا تہا کوئی گہوڑا ہی نامدار خان کا
آیا قدم اجل کی جب [illegible] مار خان کا

یہہ پالکی یہہ ہاتہی ہی ذوالفقار خان کا
خبر بہی کہین نہ دیکہا پہر شہسوار خان کا

جہیان مبگ ڈیتیر در بدر ہوا تو پہر کیا

کہتا تہا کوئی ڈیوڑہی ہی خان مہربان کی
جب راج نی قضا کی کرنی بسولی ٹانکی

یہہ باغ یہہ حویلی ہے محلدار خان کی
اک اینٹ بہی بنائی ہر گز کسی مکان کے

رنگین محل سنہرا گہر در بدر ہوا تو پہر کیا

کتنون نے بادشاہی کیا کیا خطاب پایا
جب آنکر فنانی نام و نشان مٹایا

مہرین بڑی کہدائین سکہہ بڑا بنایا
وہ نام اور وہ سکہہ ڈہونڈا کہین نہ پایا

دو درنکا مہر و چہاپہ دربدر ہوا تو پہر کیا

جاگیر مین کسینی زر ریز ملک پایا
لیکر سند اجل کا جب فوجدار آیا

کر بند و بست اپنا نظم و نسق بٹہایا
اکدن مین حکم و حاصل سب ہو گیا پرایا

ہانسی حصار ٹہٹا بہکر ہوا تو پہر کیا

کہتا تہا کوئی لشکر ہے طرہ باز خان کا
آیا کٹک اجل کی جب یکہ باز خان کا

یہہ خیمہ شامیانہ ہی شہسوار خان کا
سر بہے کہین نہ پایا پہر سرفراز خان کا

سردار میر بخشی بڑہ کر ہوا تو پہر کیا

ہاتہی پہ چڑہ کی نکلی یا خاصہ گہوڑے اوپر
یا لی صراحی حقہ دوڑی جلیب اندر

یا پالکی سنبہالی یا پالکی کے ہمراہ
جب آ اجل پکاری صاحب رہا نہ نوکر

آقا ہوا تو پہر کیا نوکر ہوا تو پہر کیا

یا لیکی اک قلمدان اور رکہہ قلم کو سر پر
جب عمر کی کچہری جہانکی قضانی آکر

جوڑی حساب لاکہون چہپے لکہے سراسر
پہر آپ نہ قلمدان کاغذ رہا نہ دفتر

منشی وکیل دیوان مر مر ہوا تو پہر کیا

یا لی قضا کی خدمت ہو بیٹہی آپ قاضی
اعلام لی قضا کا جب آفتا پکارے

محضر قبالہ لکہے قضئی چکائی شرعے
پہر محکمہ نہ جہگڑا قاضی رہا نہ مفتی

کوڑا لبید درہ دربدر ہوا تو پہر کیا

کوتوال بن کے بیٹہا باصد ہو مقرر
فاسق دڑین ہزارون اور چور کانپی تہر تہر

آیا قضا کا مردہا حبسدم جو اوسکی
کوتوالی اور صدارت سب ہو گئی پرایا
دو ورانکا خوف خطرا ڈر ڈر ہوا تو پہر کیا

کتنی ہی کتنی نام تو ہین ذات ہین کلا بجی
تہا شیخ نام مغل ہین اپنا نام ہین پٹہان تاجی
جب دم قضا پکاری کیا ابدال پہر عجب بیاجی
تہا شیخ جی نہ سید مرزا رہی نہ خانجی
ذات و حسب نسب کا جو جو ہوا تو پہر کیا

٦٩

یا لی زر جہان مین کرنی لگی تجارت
یا سیٹہ بن کی بیٹہی خاصی بنا عمارت
کہوئین قضانی ہیان جب کرکی اک اشارت
سب کوٹہی اور دوکانین کر ڈالین دم مین غارت
مال و مکان جواہر اور زر ہوا تو پہر کیا

یا ہو سپاہی بانکا ترچہا بڑا کہایا
ہتیار بانذ چیرا طرہ کو جگمگایا
ہاتہ تیغ لی جاکی کو دالا کر وتی تیغ بہایا
جب ستر اجل کا دیکہا پہر کہ ہی بن نہ آیا

یکتا شجاع بہادر صفدر ہوا تو پھر کیا

گھوڑا اوٹھا کی ڈوبا فوجون مین ہو دلاور
مارا قضانی بھالا جب دم فنا کا آکر
ماری طپنچی بھالی کھائی کٹار حیدر
پھر مردمی شجاعت سب ہو گئی برابر

خود و صلاح حیلتہ بکتر ہوا تو پھر کیا

یا خانہ جنگی لڑکر کھایا بدن مین ٹانکا
جب گھور کر قضا کی بانکی نی آکی جھانکا
موچھو نکو تاؤ دیکر سودوت دہات ہانکا
ٹیڑھا ہار ہانہ ترچھا گنڈا ر ہانہ بانکا

تیغا سپر قرابین حیدر ہوا تو پھر کیا

یا ہو حکیم حاذق کرنے لگے طبابت
کھوئی مرض ہزاروں دہوئی ہر ایک رحمت
مردون کے تئین جلایا عیسے کی کرامت
جب آ بنی سر اپنی پھر کچھ چلے نہ حکمت

لقمان یا فلاطون اگر ہوا تو پھر کیا

یا ہو نجومی کامل تارون کو چھان ڈالا
برج و ستارہ یا نذہی احکام کو سنبھالا
سورج گہن بچایا حیدر گہن نکالا
جب وقت اپنا آیا اوسوقت کو نہ ٹالا

جوتش نجوم پنڈت بیرٹ ہکہ ہوا تو پھر کیا

یا پڑھ کی وہ کتابیں اور کرکے علم حاصل
جب بوکا اجل کے سایہ ہوا مقابل
یا بھوت جن اوتاری مشہور ہو کے عامل
ملا رہا نہ سیانا عالم رہا نہ فاضل

تعویذ فال جادو منتر ہوا تو پھر کیا

ماتھی پہ کھینچ ٹیکا یا ہاتھ لیکے مالا
پوجا کتھا بھائی کیتا سید نکالا
پوتھی بغل مین دابی زنار کو سنبھالا
کچھ بن سکا نہ آیا جب جان لیتی والا

بید و پران پڑھکر مصر ہوا تو پھر کیا

یا پی کی می کسیتی کے عیش کامیابی
جب دم قضا نے اپنی جھمکائی اک گلابی
لوٹا نشہ میں پر جا کر دلسی بے حجابی
مہر می رہی نہ مینا نہ مست نہ شرابی

اکدم لبون پہ می کا ساغر ہوا تو پھر کیا

حسن و جمال پاکر یا خوبرو کہایا
آکر پڑا سرون پہ جب دم اجل کا سایا
یا عشق مین کسینی جی جان کو گھٹایا
دونون مین پھر کسیکو ڈھونڈھا کہیں نہ پایا

عاشق ہوا تو پھر کیا دلبر ہوا تو پھر کیا

یا مولی پیرزادی کرنے لگی فقیری
دیکر مرید لیتی کی دستگیری
جب پیر ہی کی کفنی کرا اجل نی چیری
سب اوڑ گئی ہوا پر دم مین مرید پیری

مرشد فقیر ہادی رہبر ہوا تو پھر کیا

ادا و ناز مین چنچل عجب عالم دکہاتی ہے — وہ سمرن موتیونکی اونگلیون مین جب پہراتی ہے

تو صدقے اوسکی ہوتی ہین بڑے ہر پور پر موتی

غلط ہی اوس لب رنگین کو برگ گل سی کیا نسبت — کہ جنکی ہین عقیق اور یمنی اور یاقوت کو حسرت
اودہ اہٹ کچہ مسی کے اور اوسپر پان کی رنگت — وہ ہنستی ہین تو کہلتا ہی جواہرخانہ قدرت

ادہر لعل اور اودہر نیلم ادہر مرجان اودہر موتی

کبہی جو بال اپنی ہین وہ موتی سیروتی ہے — نزاکت سی عرق کی بوند بہی مکہڑ پکو دہوتی ہی
بدن پے موتی اور سر پاؤنسی پہنی ہی موتی ہے — سراپا موتیونکا پہر اک جہاوہ ہوتی ہے

کہ کچہ وہ خشک موتی کچہ پسینہ کی وہ تر موتی

گلی مین اوسکی ہر دم موتیا کی ہار ہوتی ہین — چمن کے گل سب اوسکی وصف مین موتی پروتی ہین
نہ تنہا رشک سی قطرات شبنم دلمین روتی ہین — فلک پر دیکہہ کر تارے ہی اپنا ہوش کہوتی ہین

پہن کر جبکہ ہی بیٹہی ہی وہ رشک قمر موتی

وہ زیور موتیونکا واہ اور کچہ تو وہ موتی سا — پہر اوسپر موتیا کی ہار بازو بند اور گجرا
سراپا زیب و زینت مین وہ عالم دیکہکر اوسکا — جو کہتا ہون اری ظالم ٹک اپنا نام تو بتلا

تو ہنسکر مجہسی یون کہتی ہی وہ جادو نظر موتی

کڑی پازیب کو جب جہگڑتی اسمین لڑتا ہین — تو سر جہنکار مین کسطرح باہم جہگڑتی ہین
کسی دلسی لکرتی ہین کسیکی جی پہ لڑتی ہین — کڑی سونیکی کیا موتی ہی اوسکی پاؤن پڑتی ہین

اگر باور نہو دیکہو ہین اوسکی کفش پر موتی

خفا ہو اندنون کچہ روٹھ بیٹہی ہے جو ہمسی وہ — تو اوسکی غم مین جو ہم پر گذرتا ہی سو مت پوچہو
چلے آتی ہین آنسو دل پڑا ہی ہجر مین غش ہو — وہ دریا موتیونکا ہمسی روٹہا ہو تو پہر یارو

بہلا کیونکر نہ برساوے ہماری چشم تر موتی

شفق مین تہا فا جیسے سورج ڈوبکر نکلے — دیا ابر گلابی مین کہین بجلی چمک جاوے
بیان ہو کسطرح سی آہ اوس عالم کو کیا کہیے — تبسم کی جہلک مین یون جہلک جاتی ہین دانت اوسکی

کسیکی یک بیک جسطور جاتی ہین بکہر موتی

ہمین کیونکر نہ پیارا دونسی بوسونکی ہنون لینے — جڑاؤ موتیونکی اس غزل پر داری ہے گہنے
سخن کی کچہ جو اوسکی دلمین ہی لذت لگی رہنے — نظیر اس ریختہ کو سن وہ ہنسکر یون لگی کہنے

اگر موتی تو مین دیتی تجہی اک ہنسال پر موتی

ولہ

[illegible]

اری سہیلی آ رچہ بیلے آرڈ ہیلی کبہی تو انان — الکن برت ہی ہیا مین موری ردہین تیرا ای مو نون

توری جوانیوان لٹوہا مہکون بہ چیتون تنکو ہیو دکہا لا

گیا ہی جلبسی تو دلکو لیکر نہین ہے مجہکو قرار اکجا — امید ملنی کی تیری کہکر ادہر ادہر ہو ہنین جا یا انا
ہوا ہے میرا یہہ حال اب تو تیری جدائی مین ہے دل آرا — جگت سبہا ہت برہکہ لاگ گہسو امن کرن کہا

دوانی کینی تمن برہجن نسدہکی گر یہ بدہ کی جہالا

جو دلپہ گذری ہے میری ہمدم بیان ہیا نہین ہے کچہ اوسکا آسان — یہی تمنا ہی جمین ہے اگر تو پہر آوے گوئی گہڑی یہان
جو تجہکو دیکہی تو ہو تسلی و تجہسی بولی تو دل ہو خوش ہان — کبہی تو سنکر تنا آب جا نظیر کی بہی طرف تا ک ای جان

تبا کی سیج وہیج پیارا کی دامن لکا کی ٹہو کر بلا کی بالا

قصہ ہنس

دنیا کی جو الفت کا ہوا مجہکو سہارا — او را وستی عوشنی کو میرے خاطر مین اوتارا
دیکہی جو یہہ غفلت تو میرا دل یہہ پکارا — آیا تہا کسی شہر سے اک ہنس بچارا

اک پیڑ پہ جنگل کے ہوا اوسکا گذارا

ہنڈول اگہن البقی جہیان بئی دہیڑ — مینا و بہی کلکلی لیکلے بہے سمتیر +
طوطی بہی کئی طور کی ٹمیا کو کے لہیر — رہتی تہی بہت جانور اوس پیڑ کی اوپر

اوستی بہی کسی شاخ پہ گہر اپنا سنوارا

بلبل نی کیا اوسکی محبت مین خوش آہنگ — اور کو کلی کوئیل نے بہی الفت کو لیا سنگ
کہنجن مین کلنگو نین بہی چاہت کی مچی جنگ — دیکہا جو طیور دن نے اسی حسن مین خوش رنگ

وہ ہنس لگا سب کی نگا ہو نمین پیارا

سیمرغ بہی سو دلسی ہوئے ملتی کے شایق — کدہ نیکہ بہی پنکہو نکی ہو لی جہلنی کی لایق
سارس بہی حاصل ہوئے اوسکی موافق — باز و لگڑ جرہ و شاہین ہوئے عاشق

شکرون نی بہی شکر سی کیا اوسکا مدارا

کچہ سبز ک وپڑنکی وکچہ ٹٹن و بیرے — پنڈ خی سی لگا بوٹڑ و قمرے و ہر و ے
غوغائی ملہیرے دلتورے سہے — کچہ لال حرے پودنی پدی بہی تہ غش ہی

پدڑی بہی سمجہتے تہی اوسی آنکہہ کا تارا

چاہت کی گرفتار ہٹیرین لوین تیتر — اکیکو نکی تدرونکی بہی چاہت مین تہی

ہم بیر بہی ہوئی ہٹ کی چڑیا ادہر اودہر
زاغ و زغن و طوطی و طاوس و کبوتر
سب کرنی لگی اوسکی محبت کا اشارا
... اوسکی دامن جمین اکہولی شام سحر کی
دی جان جا پہر اوسی چاہتونی بہی اپنی سے
بلبل بہی ہوئی اوسکی پری چاہتی وسے
نکلے غرض اوس پیڑ پہ رہتی تہی پرندے
اوس ہنس پر اوسینی دل و جانکو وارا

خواہش ... اوسکی محبت ... [illegible]
محبت جو بہیوں ... کا گذارا
ہر غیر ... محبت ... الفت ... [illegible]
اوس ہنس ... [illegible]

اک روز وہ یاروں کیطرف دیکھہ پکارا

یاں لطف و کرم تمنی کئی ہمپہ ہین جو جو — تم سبکی یہہ خوبی ہی کہاں ہمسی بیاں ہو
تقصیر کوئی ہمسی ہوئی ہووے تو بخشو — لو یارو ہم اب جاوینگی کل اپنی وطن کو

اب تمکو مبارک رہی یہہ پیڑ تمہارا

اب تک تو بہت ہم رہی فرصت سے ہم آغوش — اب یاد وطن دلکی ہماری ہوئی ہمدوش
جب حرف جدائی کا پرندوں نے کیا گوش — اسبات کی سنتی ہی جو ہر اک کی اوڑی ہوش

سب بولی یہہ فرقت تو نہیں ہمکو گوارا

جب دیکھی تمہاری ہین کب چین پڑینگی — آن آن نہ دیکھینگی تو دل غمسی بہرینگی
گر تمنی یہہ ٹہرائی تو کیا سکہہ سے رہینگی — ہم چلتی ہیں سب ساتھہ تمہارے ہی چلینگی

یہہ درد تو اب ہمسی نجاویگا سہارا

پہر ہنسنے یہہ بات کہی انسی کئی بار — کچہہ بس نہیں اب چلنی کی ساعت ہے ہین لاچار
انکہیں ہوئیں اشکوں سی پرندونکی گہربار — اتنی میں جو شب کوچ کی ہوئی صبح نمودار

پر اپنا ہوا پر وہیں اوس ہنس نے مارا

وہ ہنس چلا اوس سا پرے داں کو چلا تا گاہ — مت پہیر کی ادہر سی وطن کے جو ہیں راہ
دیکہا جو اوسی جاتی ہوئی ہانسی تو گمراہ — سب ساتہہ چلی اوسکی وہ ہمراز ہوا خواہ

ہر ایک نی اوڑنیکی لئے پنکہہ پسارا

اوس ہنس کے داں سبکو رفاقت ہوئی غالب — جب وہ ہانسی چلا وہ تو ہوئی بے بسی غالب
کلفت تہی جو فرقت کی وہ سب پہ ہوئے غالب — دو کوس اوڑی تہی جو ہوئی ماندگی غالب

پہر پر میں کسیکی نرہا قوت و یارا

پر اونکی ہوئی تر جو ہیں وہ ریکی پڑی اوس — روئی کہ رفاقت کی کریں کیونکہ قدمبوس
تہک تہک کی لگی گرنی تو کرنیلگی افسوس — کوئی تین کوئی چار کوئی پانچ اوڑا کوس

کوئی آٹہہ کوئی تو کوئی دس کوس میں ہارا

کچہہ بن نسکی اونسی رفیقی کے جو واں کار — اور اتنی اوڑے ساتہہ کہ کچہہ ہووے نہ اظہار
جب دیکہی وہ مشکل تو پہر آخر کی تئیں ہار — کوئی یہاں رہا کوئی واں رہا کوئی ہوگیا لاچار

کوئی اور ادہر اوڑا گئی جو تہا سب میں کرارا

لالہ اونکی محبت کی لی جو ہر ایک نے پر [illegible]
جب ہوگئی [illegible] ہے کہ اپنی وطن [illegible]
[illegible]

چلنی میں [illegible] کیا ہے [illegible]

اوس ہنس کے پیچہے [illegible] منزل میں [illegible]

دنیا کی جو الفت ہی تو اسکا بہی یہی [illegible]
جب مشکل [illegible]
[illegible]

ساتہی جو تہا [illegible]

آخر کی تئیں ہنس اکیلا ہی سدہارا

برسات کی بہار میں تضمین

[illegible] کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں
بوندوں کی جہمجہاوٹ قطرات کی بہاریں
برسات کی تماشی ہر گات کے بہاریں

کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

بادل ہوا کی اوپر ہو مست چھا رہی ہین
پڑتی ہین پانی ہر جا جل تھل بنا رہی ہین
جھڑیونکی سیتونسی دہومین مچا رہی ہین
گلزار بھیگتی ہین سبزے نہا رہی ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

ہاری ہین موج ڈابر دریا ڈونڈ رہی ہین
جھڑ کر رہی ہین جھڑیان نالی امنڈ رہی ہین
مور و پپیہے کویل کیا کیا رمنڈ رہی ہین
برس رہی ہی جھڑ اجھڑ بادل گھمنڈ رہی ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

جنگل سب اپنی تن پر ہریالی سج رہی ہین
بجلی چمک رہی ہی بادل گرج رہی ہین
گل پھول جھاڑ بوٹی کر اپنی دہج رہی ہین
اللہ کی نقاری نوبت کی بج رہی ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

بادل لگا ٹکورین نوبت کی گت لگاوین
کر شور مور بگلی جھڑیونکا منہ بلاوین
جھینگر جھنکار اپنی سرتا بیان بجاوین
پی پی کرین پپیہے مینڈک ملار گاوین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

ہر جا بچھا رہا ہی سبزا ہرے بچھونے
جنگلو نمین ہو رہی ہین پیدا ہری بچھونی
قدرت کی بچھ رہی ہین ہر جا ہرے بچھونی
بچھوا دئی ہین حقنے کیا کیا ہرے بچھونی

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

سبزونکی لہلہاہٹ کچھ ابر کی سیاہی
سب بھیگتی ہین گھر گھر لی ماہ تا بماہی
اور چھا رہی گھٹا ہین سرخ اور سفید کاہی
پھر رنگ کون رنگی تیری سوا الٰہی

کیا مچی ہین یارو برسات کے بہارین

کیا کیا رکھی ہی یارب سامان تیری قدرت
سبلست ہو رہی ہین پہچان تیرے قدرت
بدلی ہی رنگ کیا کیا ہر آن تیرے قدرت
تیتر پکارتی ہین سبحان تیرے قدرت

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کویل کی کوک مین بھی تیرا ہی نام ہیگا
پھر رنگ سو ہرے کا جو صبح و شام ہیگا
اور مور کی زٹل مین تیرا پیام ہیگا
پھر اور کا نہین ہی تیرا ہی کام ہیگا

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

پھولونکی سیج اوپر سوتے ہین کتنی بین بین
سوہین گلابی جوڑی پھولونکی [illegible]

کھونٹی کی گھر سے کھانا سونا لگی ہی انگن
کونی مین پڑ رہی ہین سر پر لپیٹ سوکر

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

بولین [illegible] تیری پکار سے کو کو
پپیہے کری پیہا [illegible] پکارین تو تو
کیا [illegible]
سب [illegible]

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

[illegible]
بادل ہوا [illegible]
مینڈک [illegible]

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

جو عیش مین ہین [illegible]
[illegible]

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کے بہارین

جو وصل مین ہین اونکی جو ڈے جھمک رہے ہین
جو دکہہ مین ہین سو اونکی سینہ بھڑک رہی ہین

جھولونمین جھولتی ہین گہنی جھمک رہی ہین
آہین نکل رہی ہین آنسو ٹپک رہی ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کے بہارین

جب کویل اپنی اونکو آواز سے سناتی
پی پی کی دہن کو سنکر بیکل ہین کہتی جاتی

سنتی ہی غم کی ماری چہاتی ہی اٹہی آتے
مت بول ارے پپیہے پہٹتے ہی میری چہاتے

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

ہی خلکی سیج سوتی اور خالی چارپائی
پردیسی نی ہماری اب کی بہی سدہ بہلائے

رو رو او نہون نے ہر دم یہہ بات ہی سنائے
انکی بہی چہاونی جا پردیس مین چہائی

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کتنون نی اپنی غم سی اب ہی یہہ گت بنائی
نہ گہر مین جہولا ڈالا نی اوڑہنی رنگائی

سیلے کچیلی کپڑی آنکہین بہی ڈبڈبائی
ہوٹا پڑا ہی چولہا ٹوٹی پڑی کڑہائی

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

گاتی ہی گیت کوئی جہولی پہ کرکی پہیرا
ہی خوش سبکو اکرہی درد و غم نی گہیرا

مار جی آج کیجی یہان رین کا بسیرا
سر زرد بال بکہری اور انکہو مین اندہیرا

کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین

اور جنکو اب مہیا حسنونکی ڈہیریان ہین
محبوب دلبرونکی زلفین بکہیریان ہین

سرخ اور سنہری کپڑی عشرتکی گہڑیان ہین
جگنو چمک رہی ہین راتین اندہیریان ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کتنے تو بہنگ پی پی کپڑی بہگو رہی ہین
کتنے مزہ کی ماری سدہ اپنی کہو رہی ہین

باہین گلونمین ڈالی جہولونمین سو رہی ہین
جہولی کی دیکہہ صورت ہر آن رو رہی ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

بیٹہی ہین کتنی خوش ہو اونچی جہولا کی پینگلے
کتنے پہیر رہی ہین باہر خوبانکو اپنی سنگ لی

بیٹہی ہین می کی پیالے اور دیکہتی ہین جنگلی
سب شاد ہو رہی ہین عمدہ غریب ننگلی

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کتنوں کو چاہتوں اندر ہی غم کا نظارا
پاپا ہیان ستم را یا بانس کا اوبار ا
کرتا ہی ... سولی پر ... سہارا
... کرتا ہی بول بولی ... گذارا

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

جب ... کسی ... عاشق ... سو رہا ہے
... ہو رہا ہے
دیوار ... والا ... رو رہا ہے
در و دہلی ... و ... رو رہا ہے

۷۷

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

ابر ... اونچی ... تخت بیقرار سا
... ہی ... اور ... سا
بجلی کی دیکہہ صورت کہتی ہین یار باری
... پیارے اکبھی ... سدہ ہمارا

کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین

... پورا
... رہا

کوئی پکارتا ہی ٹک مورے کہول آتا — کوئی کہی ہی چل بہی جانی میرا فلانا

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کوئی پکارتا ہی لو یہہ مکان ٹپکا — گرتی ہی چہت کی مٹی اور سائیان ٹپکا
چہلنے ہوئی اٹاری کوٹہا ندان ٹپکا — باقی تہا اک او سارا سو وہ بہی آن ٹپکا

کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین

اونچا مکان جسکا ہی بیچ کہتا سو آیا — اوپر کا کہین ٹپک کر جب پانی نیچی آیا
اوسنی تو اپنی گہر مین ہی شور غل مچایا — مغلس پکارتے ہین جانی ہمارا خانا

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

سیر دن بیر بہوٹے ٹیلون اوپر دہرتی ہین — پسوسی مچہر وان ہین رووئی کوئی پسورے
بچہو کسیکو کاٹی کہجہڑا کسیکو گہورے — آنگن مین کہنلائی کونونین کہنکہجورے

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

پہنے کسیکی تن مین سر پر کسیکی پہوڑی — چہاتی مین گرمی دانی اور پیٹہہ مین ددوڑی
کہاردیان کسیکو ہین لگ رہی مروڑی — اتی ہین دست جیسی دوڑین عراقی گہوڑی

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کے بہارین

پہنے کسیکی تن مین سر پر کسیکی پہوڑی — سو وہ پیر تو خاصی کالی گہٹا بنی ہی
اور جسپہ سرخ جوڑا یا اودنے اوڑہنی ہی — اوسپر تو سب گہلاوٹ برسات کی جہپی ہی

کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین

تیلے جہان کسیتی دال اور کہڑی پکائی — کہنے دہین لوی آ اونٹ کی بولائی
کوئی پکارتا ہی کیون خیر تو ہی بہائی — ایسی جو کہا نسی ہو کیا کالی مرچ کہائی

کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین

بدنون مین کہیت رکہتی ہین خوب انکی لال جوڑے — جہلکین دکہا رہی ہین پر اونکی لال جوڑے
کہرین بنا رہی ہین لوگو نکی لال جوڑی — انکہو نین چہپ رہی ہین پیارونکی لال جوڑے

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

اور جسم نازنین کی تن مین جوڑا ہی عفرانی — گلنار یا گلابی یا زرد سرخ دہانی
کچہ حسن کے چڑہائی اور کچہ نئی جوانی — جہولونین جہولتی ہین اوپر پڑی ہی پانی

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین
کوئی تو جہولتی مین [illegible]
[illegible]
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین
[illegible]

[illegible]
کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین
[illegible]
کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین
[illegible]
کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین

ہین جنکی تن پہ اب تک سیدیکی جلیسی لوٹے
اور جنکی مفلسی نے شرم و حیا ہی کہوئے
وہ اس ہوا مین خاصی اوڑہی ہیں بہیر ہین لوٹے
ہی اونکی سر پہ سرکی یا بوریکی کی کہوٹے

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کے بہارین

کتنی بہیریں ہین اوڑہی پا ئیمین سرخ پٹو
کتنونکی گاڑی رہتہ ہین کتنونکی گہوڑی ٹٹو
جو دیکہہ سرخ بدلی ہوتی ہی اونپہ لٹو
جب پاس کچہ نہین ہی وہ ہم سانکہٹو

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کے بہارین

جو اس ہوا مین یارو دولتین کچہ بڑے ہین
ہم سی غریب و غربا کیچڑ مین گر پڑی ہین
ہی اونکی سر پہ چہتر ہاتہی اوپر چڑے ہین
ہاتہونمین جوتیان ہین اور پانچی چڑے ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین

ہی جن کنی مہیا پکا پکایا کہانا
ہی جنکو اپنی گہرمین یا لون تیل لانا
اونکو پلنگ بیٹہی جہڑیون کا خط اور تانا
ہے سر پہ اونکی ٹپکا یا چہاج ہی پرانا

کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین

کتنے خوشی سی بیٹہی کہاتی ہین خوش محل تر
کتنے چلی ہین لینی بنئی سے قرض پل مین
کاندہی پہ ڈال آٹا ہلدی گرہ کی پل مین
ہاتہونمین گہی کی پیالے اور لکڑیان بغلمین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

جو کسبیان جوانین جسنو مین بیرتیان ہین
نظرین ہی بدلیان ہین ڈلیین بہے تیرتیان ہین
اسینو مین لال انگیان اور لال کرتیان ہین
ایک ایک نگہہ مین کافر بجلی سے پہرتیان ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

جو نوجوان ہین اونکی تیاریان سرچڑے ہین
اور وہ جو آشناسی جہگڑی ہین یا کڑے ہین
ہاتہون مین لال چہڑیان کوٹہون اوپر کہڑے ہین
ستہ کو چہپا پلنگ پر مچلی ہوئے پڑے ہین

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کوئی ہی آشناسی کرناز کا جہپٹا
تم سے تو دل ہمارا اب ہوگیا ہی کہٹا
کہتے ہی تہسکے کافر چیکے لے یا ہٹا
تم آج بہی نہ لائی رنگوا میرا دوپٹا

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کہتے ہی کوئی مجہکو جوڑا سوہا بنا دو
یا ٹاٹ بافی جوتا یا کفش سرخ لادو

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین	
زردار کی تو اوس مین ہی بچھ رہی ملنگڑی مفلس کو تو ٹوٹی پڑی ہی یا ٹاٹ یا جہانگڑی	رنڈی ہر ایسی بیٹھی جھمکا چوڑے ہنگڑی رنڈی سی ملی تو کالی یا کنجی لولی لنگڑی
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین	
جو خانگی ہی گھر مین آرام کر رہی ہین حجون لگاؤ تو نسی سودام کر رہی ہین	پردون مین دوستونسی پیغام کر رہی ہین چنچلی ہی چنچلی اپنا سب کام کر رہی ہین
کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین	
ٹکڑ ٹیان بھی اتو سب بن رہی ہین رنگیا کہتے ہین آشنا سی کیون میرے یار بہنگیا	پہنی ہین یار اونچی تنبان یا کہ لہنگیا تو آج بھی نہ لایا میری رنگا کی انگیا
کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین	
گورا گلابی جبین کوٹی لگی ہوئی ہین کہتے ہین اونسی ہائی ہائی یہ جو کٹی ہوئی ہین	انگیا کی گرد چھوٹے گوٹ ٹکی ہوئی ہین لا اب تو میری چھپر بارہ ٹکی ہوئی ہین
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین	
جن دوستونکی دلبت لڑکا سما رہا ہی ستہرا پلنگ بچھا ہی لونڈا ہی خوش ادا ہے	اونکو بھی اس ہوا مین عیش بہر مزا ہے یہہ پیار کر رہا ہی لونڈا مچل رہا ہے
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین	
کہتا ہی کوئی اپنی محبوب سیمبر سے کوئی کہی ہی اپنی دلدار خوش نظر سی	اس منہ مین تم نچاؤ پیاری ہمار بر سے ہاتہہ تو نسی میرے جانی کہا لے یہہ دوا اندر سے
کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین	
کہتا ہی کوئی پیارے جو کچہ کہو سو لا دین پیڑا جلیبی لڈو جو کہو سو منگا دین	زر دوزی ناٹ باقی جو تا کہو بنا دین چیرا دوپٹہ جامہ جیسا کہو رنگا دین
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین	
جن لونکی تن بدن مین گرمی دکھاتی ہے ابلی کیا منہ برس رہا ہی پیاری ذرا نہالے	کہتے ہین اونکو عاشق یون پیار سی بلا لے چہاتی نہین تو پیارے ٹک بیٹھ ہی ملا لے
کیا کیا مچی ہین یارو برساتکی بہارین	

کالی گھٹا مین اوس جا نکل گلزار پہ بھیگی ہین
شہر و دیار کوچہ بازار نا پہ بھیگی ہین
صحرا و جہاڑ بوٹی کہسار پہ بھیگی ہین
عاشق تمہاری الفت دلدار پہ بھیگی ہین
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

[illegible]

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

[illegible]

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

زردار کی تو [illegible]

مفلس کوئی پکارے تو اوس سے کہتے ہیں دو
ہرگز کوئی نہ بولو بہڑوی کو بہکنے دو

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

پہر سنکی گروہ مفلس کچہ شور غل مچاوے
کہڑکی مین ڈال سرکو جب نا لگا سنا دی
بیٹھک مین اینٹ پہینکے یا کنڈی کہڑ کہڑاوے
کیا غل مچا رہا ہی سن بہڑوے مالزادے

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کوئی یار سی کہی ہی اے دستان آوٴ
کیا مینہہ برس رہا ہی کہی ہر اک مکان آوٴ
بدلی بڑی اوٹھی ہی کہنی کو مان آوٴ
راتین اندہیریان ہین اے میری جان آوٴ

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کے بہارین

کوئی راتکو پکارے پیاری مین بہگتی ہون
آتی ہون تیرے خاطر آری مین بہگتی ہون
کیا تری الفتونکی ماری مین بہکتی ہون
کچہ تو ترس تو میرا کہاری بہن بہگتی ہون

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کوئی پکارتی ہی دل سخت بہیگتے ہون
پڑتی ہی تر تر ہین اور سخت بہیگتے ہون
کانپی ہی میرے جہاتی یک لخت بہیکتے ہون
جلدی بلالی مجکو کم بخت بہیکتے ہون

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

آیا دہین چہپر گہٹ پاچی پلنگ کہٹولی
جہونکی جرچراہٹ بوچہار کے جہکولی
رنڈی کہین بغل مین لونڈی کہین آموے
دیکہی کہین دہڑا کی چلتی کہین ہٹولی

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

شیشہ کہین گلابی بوتل چہلک رہی ہے
جہاتی سی جہاتی لک کر عشرت مہلک رہی ہے
رابیل موتیا کی خوشبو مہک رہی ہے
پائی کہٹک رہی ہین پٹی چٹک رہی ہے

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

کوئی پکارتی ہی کیا کیا مجہی بہگویا
ناحق قرار کرکی جہوٹا مجہی بہگویا
کوئی پکارتی ہی کیا مجہی بہگویا
یون دور سی بلاکر اچہا مجہی بہگویا

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین

جن دلبرونکی خاطر بہیگی ہین چہمکی جہوڑے
اونکی بہیگی کپڑی ہاتہو ینین دو ہرنچوڑے
وہ دیکہہ انکی الفت ہوتی ہین تہوڑے تہوڑے
پہر اکوئی بسکہا دے جامہ کوئی نچوڑے

کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین
[illegible]
[illegible]
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین
[illegible]

[illegible] اوٹہی ہین مرکتی او کس کے ہین
وہ دیکہین ہین پری ہین اور لوگی ہین ہچی ہین
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین
کہتا ہی کوئی کہ کرکر ہیہ ای خدا ای بیجو
کوئی ڈگمگا کی ہر دم کہتا ہی وا ای بیجو
کوئی ہاتہہ اوٹہا پکارے مجکو بہی ہاتہ بیجو
کوئی شور کر پکاری کرنی بنا سے بیجو
کیا کیا مچی ہین یارو برسات کی بہارین
اکثر جو مرد و عورت پیسی ہین ناچہا نی
تو اونکی پہر تہوڑی کرنی کی وان [illegible]

ہے یہہ تو اوسی چاند سے صورت کا اوجالا

اوس شوخ سی صورت کو ترس جاتی ہین آنکہین
فرقت کا جو آزار ہے کہ ستم سہتی ہین آنکہین
دریا کیطرح رات بدن بہتی ہین آنکہین
لے کے بلائین مجہی یہہ کہتی ہین آنکہین

صدقے ترے پہر ایک نظر مجہکو دکہالا

جگر نے میرے دشت کو افلاک کے کہویا
لے ابر فرشتہ نی ٹک آنکہون کو بہگویا
تلوؤن کی تئین خار بیابان نے بیدھ دیا
صحرا مین مرے حال پہ کوئی کب ہی نرو دیا

گر پہوٹ کی رویا تو مرے پاؤن کا چہالا

کل جیہی جو کی بادہ کشی صبح سی تا شام
اس ضد کا بہلا کیون نہ اوسی دیجئی الزام
اور پی کی چلی ساتہہ ستمگر کی گئی جام
اور دن کو تو کرتی ہی سا سی تو لیا نام

ہم گر بہی پڑی تو بہی نہ ظالم نی سنبہالا

کیا کیا یہ ستم تو نی سہی عشق مین جانکاہ
اب جیتی کا تیری کوئی چارہ نہین واللہ
انکہون مین دم آیا تر اتن غم سے ہوا گاہ
ہم تجہسی اسی روز کو روتی تہی تیرا آہ

کیون تو نے پڑہا عشق و محبت کا رسالا

ولہ خمسہ ثانی

چہرہ ہی ترا انور کا تنویر کا نقشا
یہانتک ہے ترے حسن جہانگیر کا نقشا
اور مصحف قد حشر کی تفسیر کا نقشا
مانی نے جو دیکہا تری تصویر کا نقشا

سب بہول گیا اپنی وہ تحریر کا نقشا

ترچہی ہی نظر تیر نگہہ نوک سنان ہے
آفت کی تلوار قیامت کی کمان ہے
جس تیر کا مارا ہوا ہر پیر و جوان ہے
اس ابروے خمدار کے صورت سی عیان ہے

خنجر کے شباہت دم شمشیر کا نقشا

پلکوں نے ترے کی جو دراز ہی و سیاہی
عشاق کی لشکر مین ہے کیون نہ تباہی
ہر نوک مرے دیتی ہی نشتر کی گواہی
مژگان کو تری دیکہہ یہہ کہتی ہین سپاہی

تصویر یہہ بہالی کی ہی اور تیر کا نقشا

شانہ و جگر چاک یہہ کہتا ہی سیانو
اوس قید سی ڈرتی رہو سنی ہو دوانو
مین محرم اسرار ہون کہتا مرا مانو
یہہ زلف سیہ عارض قاتل پہ نجانو

تقدیر نے لکھا ہے یہہ تدبیر کا نقشا

[illegible]

اب و لیکن لگا ہی [illegible]

اور اس دو میں دنیا بہی آتا ہی شب و روز
ہر ایک گردش ایام سے کہ ای آہ جگر سوز
اولٹا نظر آیا مرے تاثیر کا نقشا

نکلا ہے اگر قصد تو لی ساتہہ وہ گمراہ
آتا ہی کہاں مینی کو صد آفرین آہ
پس [illegible] تقدیر ہمیں کہتا ہی وہ خونخواہ
پہر اس کے نکالوں [illegible] کردن راہ

پہرا ہی یہہ کجا اب ہمیں تقدیر کا نقشا

کہتے ہی محبت کی سو کودکھے ہمیشہ + کہاوسی دہی پھوڑ ہین سوویے ہے ہمیشہ	اور اشک کی قطرونکی پروۓ ہی ہمیشہ دنرات تیری کوچہ مین روے ہی ہمیشہ

عاشق کی ہی یہہ منصب و جاگیر کا نقشا

ہی نقش میر دل مین تیرے حسن کا ہر آن زنہار نہ ہولونگا تجھی مین اے نادان	ہرگز بھی میر دلسی نجاویگا تیرا دھیان مین تو صف محشر مین بہی لونگا تجھی پہچان

رانجہا کو نہ بھولیگا کبھی ہیر کا نقشا

کیا قول کیا پورا کر اوس کوہ پہ جاکر لاچار جب آسر پہ ہوا وقت برابر	دنرات تراشا کیا دلبر کے وفا پر فرہاد نی تیشہ سے لہو اپنا بہا کر

شیرین کو دکہایا وہ جو ہی شیر کا نقشا

لیلے کی کہلی بال جو دیکھی سے تھے نمودار کیا چاہ کا اوسکی مین کہون آہ مین اسرار	پہر عمر رہا ہر اوسی پہندی مین گرفتار یہہ تربت مجنون پہ نہین گہانس اوگی ہی یار

لیلے کی یہہ ہی زلف گرہ گیر کا نقشا

دنرات میرے قتل کو پہرتا ہے وہ گمراہ کیا فکر کرون کسسی کہون یہہ غم جانکاہ	اب جی میرا کسطور بچی اے میری اللہ تدبیر تو کچہ بن نہین آتی ہی قیطر آہ

اب دیکھیے کیا ہوتا ہے تقدیر کا نقشا

ولہ

قایم ہی جسم گو کہ نہین کس غنیمت است سو عیش ہمکو گر نہ ملی دس غنیمت است	جیتے تو ہین اگرچہ نہین بس غنیمت است وقت خزان جو گل نبود خس غنیمت است

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است
وزشاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

کرتی ہین اس بڑہاپی مین خوبان کے ہم تو چاہ اور وہ جو کچہ شعور سی رکہتی ہین دلنگاہ	احمق ہین خوبرو جو وہ ہنستی ہین ہمپہ آہ سو وہ تو ہمکو دیکھ یہہ کہتی ہین واہ واہ

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است
وزشاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

جن دلبرون سی یارو ہم دلکو لگاتی ہین	وہ سب تر سن ہماری بڑہاپی پہ کہاتی ہین

یہ سمجھی عاشقی کیا بہن کہ ہی بلاتی ہین
اور راہ منصفی سی یہہ کہتی ہی جاتی ہین
پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است
وزشاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

سے تن مین اب ہی زور نہ چلتی ہین دست و پا
اور چلتی ہین جہکی ہوئی قدم ساتھہ آہ لگا
سو وقت مین ہی عشق کو رکہتی ہین جا بجا
کیون یارو ہم ہی پھر نہیں انصاف کی ہی جا
پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است
وزشاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

اوسی جو ہم چمن مین ہین جی بلبل سی زار
بلبل تو چہچہاتی ہی گل سے کریہ دم ہزار
اوسنی کہا کہ ہم سی سکھے ہی یہ دل لگی
جب چلتی ہمکو دیکھ کے ہنستے ہی کہکے یہ
پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است
وزشاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است
طاقت بدن مین گر نہین تو اب نام کو نہین
ہتو ہی اب بھی تاب کہ ہم اسکی نام و مین
جاتی ہین لاہی وہ کہ تماشا ہی آفرین
جب ہم کو دیکھتا ہی

پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

کل میکدہ مین ہم جو گئی با قد دوتا
اوسدم ہمارے دیکھہ بڑہاپی کا حوصلہ
اور پی شراب لوٹ گئی شور و غل مچا
ہنس ہنس کے جب تو پیر مغان نی یہی کہا

پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

پیارے تمہاری اور تو عاشق ہین نوجوان
وہ تو رہین گی ہم ہین کوئی دن کی میہمان
ایک ہم ہین بوڈہی سب کے ہین در پر ناتوان
بس سب کو چھوڑ ہمسی ملو کسلئی کہ جان

پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

جو ہین جوان انہو نکی تو الفت ہین کار وبار
ملتے ہین دل لگاتی ہین پہرتے ہین خوار و زار
ہم بوڈہی ہو کی عشق کو رکھتی ہین برقرار
جو ہمسی ہو سکی وہ غنیمت ہی میرے یار

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
وز شاخ کہنہ میوہ نورس غنیمت است

دانتو نکا گرچہ منہ مین ہمارے نہین نشان
ان شوخیو نکا وقت ہمارے بہلا کہان
بوسہ پہ آن اڑتی ہین تو بہی ہر ایک آن
پر دل مین اپنے ہم بہی یہہ کہتی ہین میری جان

پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

جنکو خدا نی دی ہے جوانی کی دستگاہ
اور ہم کہان پہر آوینگے کرتی تمہاری چاہ
وہ تو ہمیشہ دلکو لگا دینگے تم سی آہ
بس تم اب اپنی دل مین اسی پر کرو نگاہ

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

گو تن تمام کانپتی ہی اور ہین سفید بال
پیارے ہمارے ملنی سے لاؤ نہ کچھ خیال
تو بہی بنا تی ہین محبت کی چال ڈہال
کسواسطی کرو تم اب ایسی بات پر خیال

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است

وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

[illegible]

پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

ولہ در صفت جوانی

کیا عیش سے کٹتی ہے [illegible]
رکہتی ہے اب آہنگ جوانی
ہر آن پلاتی ہے مے اور رنگ جوانی
کرتی ہے کہین صلح کہین جنگ جوانی
[illegible] رکہتی ہے اور ڈہنگ جوانی
عاشق کو دکہاتی ہے عجب رنگ جوانی
السلئی جوانی کا وہ عالم ہے [illegible]
جو ہر کہین عاشق کہین رسوا کہین [illegible]
[illegible]

اسد ہے کے مزی رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہی عجب رنگ جوانے

نی می کا نہ معجونکی منگواتی کا ہی کچہ غم — نہ دل کی لگانی کا نہ گل کھانیکا کچہ غم
گالی کا نہ آنکھونکی لڑاتی کا کچہ غم — ہنسنے کا نہ چہاتی سے لپٹ جانیکا کچہ غم
اسد ہے کے مزی رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہی عجب رنگ جوانے

لڑتی ہی کہیں آنکھہ کہیں دست کہیں سین — چھپتا ہی کہیں پیار کسی سے ہے لگی نین
وعدہ کہیں اقرار کہیں سین کہیں نین — نی جی کو فراغت ہی نہ آنکھونکی تئین چین
اسد ہے کے مزی رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہی عجب رنگ جوانی

الفت ہی کہیں مہر و محبت ہی کہیں چاہ — کرتا ہی کوئی چاہ کوئی دیکھہ رہا راہ
ساقی ہی صراحی ہی پری زاد ہین ہمراہ — کیا عیش ہین کیا عیش ہین کیا عیش ہین واللہ
اسد ہے کے مزی رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہی عجب رنگ جوانے

چہرہ پہ جوانی کا جو آگر ہے چڑہا نور — رہ جاتے ہین پریان ہی غرض اوسکی تئین گھور
ہنسا سی لپٹتی ہے کوئی حسن کی مغرور — گودی مین پڑی لوٹتی ہی چنچل سے کوئی حور
اسد ہے کے مزی رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہے عجب رنگ جوانے

گر رات کسی پاس رہے عیش مین غلطان — اور وہ ہنسی کسی اور کی ملنی کا ہوا دہیان
گھبرا کی اوٹھی جب تو گری پاؤن پہ سر آن — کہتے ہی ہمین چھوڑ کی جاتی ہو کہان جان
اسد ہب کی مزی رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہی عجب رنگ جوانے

رستہ مین نکلتی ہین تو ہوتی ہین نہ ہمجاہین — وہ شوخ کہ ہوت ہبد جنہین دیکھہ کے راہین
کہا ہنسی ہے کوئی ہنس کے کوئی بہرتی ہین آہین — پڑتی ہین ہر اکجا سی نگاہون پہ نگاہین
اسد ہے کے مزے رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہے عجب رنگ جوانے

سنتے ہین اگر اینٹھہ کے چلتی ہین عجب چال — جو یادن کہیں گہ کہین سیف کہین ڈہال
کھینچے ہین کہین بال کہین توڑ لیا گال — چڑہ بیٹھی کہین ہاتہہ کہین منہ کو دیا ل
اسد ہب کی مزے رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہے عجب رنگ جوانے

جاتے ہین طوایف مین تو وان ٹہوکے ہی بہہ جاو — کہتے ہی کوئی انکی لئی یادن نبالاؤ
کوئی کہتی ہی یہان بیٹھو کوئی کہتی ہی یہان آؤ — ناچی ہی کوئی شوخ بتاتی ہی کوئی بہاو
اسد ہب کی مزے رکھتی ہے اور ڈہنگ جوانے — عاشق کو دکھاتی ہی عجب رنگ جوانے

نس عزیز سے کوئی احسن سے کہیں بل ہی کھاتی
نگ کوئی سرمہ کوئی کاجل سے دکھاتی
چوٹی کی لگاوٹ کوئی اینچل سے دکھاتی
کرتی کوئی انگیا کوئی اینچل سے دکھاتی

اسد ہب کے مزی رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے
عاشق کو دکھاتی ہے عجب رنگ جوانے

کہتی ہی کوئی رات کہیں پاس رہو آ
کہتی ہی کوئی مجھکو ہی خاطر مین در آئی
کہتی ہی کوئی سچی ہمین پان کہلائے
کہتی ہی کوئی گہر کو جو جائی تو ہمین

٨٦

اسد ہب کے مزی رکھتی ہی اور ڈہنگ جوانے
عاشق کو دکھاتی ہی عجب رنگ جوانے

ولہ

نہو کیونکر جہان یارو زبر اور زیر آندہی مین
کہ ہوکر باولی پہرتے ہین بن کے شیر آندہی مین
لگا لینے جو گل دامن ہوا کا گہیر آندہی مین
بہولی اوٹہہ چلی تہی اور تہی کچہ دیر آندہی مین
کہ ہمسی یار سی آ ہو گئی مٹ بہیڑ آندہی مین

کہا مینی اجی کچہ خیر ہی جاتی ہو تم کیدہر
ہوا پر بہی تہین کچہ بہی نظر ای نازنین دلبر
چلو بہاگو شتابی ورنہ آندہی اگئی سر پر
بچا کر خاک کا اوڑہنا دکہا کر گوہ کا چکر
وہین ہم لیچلے اوس گلبدن کو گہیر آندہی مین

یہہ سنتی ہی ہیہ ڈر کر وہ چنچل نازنین گلرو
چلے اسحال سے اوسدم کہ میرا جی گیا غش ہو
کہ اسمین آ گئی اک جہوکا اندہیرا کر گیا یارو
رقیبون نے جو دیکہا یہہ اوڑا کر لیچلا اوسکو
پکاری ہای یہہ کیسا ہوا اندہیر آندہی مین

یہہ کہکر کہڑا کہڑا کر تیغ و سپر اور ملکی سب وردے
پکارے لیجیو جانی نپاوے اسکو جلد ایسے
کہا لکا وہ بہلا اور کیکا لینا ہے جو دبر بہاگے
وہ دوڑی تو بہت لیکن اونہیں اندہی مین کیا سوجہے
زلس ہم اوسپری کو لای گہر مین گہیر آندہی مین

چلے اسمین ہوا کی پہر تو آ کر اور سناٹے
اندہیرا ہو گیا ایسا کہ منہ پر خاک لگین اور پہنسے
اہنین جہو کو نمین بہتی اوس پری پیکر چنچل کو جلد ایسے
چہپا کوٹہی پہ دروازے کو موندا اور کہو لکر بیٹھی
لگا چاتی لیئے بوسی کیا ہت پہیر آندہی مین

اودہر تو آگئی آندہی سے اندہیرا ہو گیا ہر سو
خبر کسکو کسیکی مین کہان ہون اور کہان ہے تو
اہاہا عجب عشرت کی اسدم بہگئی یک جو
وہ کوٹہی کا مکان وہ کالی اندہی وہ صنم گلرو
عجب رنگو نکی ٹہیری اکی سیر پہیر آندہی مین

اوسی آندہی نی گلشن کر دیا یارو ہمارے گہر کو
بچہا یا شاد ہو مینی پلنگ پر جہاڑ بستر کو
صراحی کی خبر لی اور سنبہالا جا کی ساغر کو
اوٹہا کر طاق سی شیشہ لگا پینی لگے دلبر کو
نشو مین عیش کی کیا کیا کیا دلسیر آندہی مین

چمن سا کہل گیا یارو ہمارے کوٹہی کی زینہ پر
ہوئی یہہ شکہونکی مار امار گرمی کی سینہ پر
لگی یہہ عیش و عشرت جب تو ہوتی اوس قرینہ پر
کبہی بوسہ کبہی انگیا پہ ہاتہہ اور گاہ سینہ پر
لگے لٹتی فرونکی سنگتری اور بہیر آندہی مین

مزا ہی جنکو ہنسی کا ہین جنھین غم ہی سو روتے ہین | نظیر آندہی مین کہتی ہین کہ اکثر دیو ہوتی ہین

میان ہمکو تو لیجاتی ہین پریان گہیر اندہی مین

در تعریف عید گاہ اکبر آباد

ہے دہوم آج مدرسہ و خانقاہ مین | جاتی سیدہی ہین مسجد جامع کی راہ مین
گلشن سی کہل رہی ہین ہر اک کجکلاہ مین | سو سو چمن جھمکتی ہین ایک ایک نگاہ مین

کیا کیا مزے ہین عید کی آج عید گاہ مین

جہمکا ہی ہر طرف کو جو آیا دلا زرے | پوشاک مین جھمکتی ہین سب تن زری زرے
گلرو چمکتی پہرتی ہین جون ماہ و مشتری | ہی اسکی عید عید کی دلمین خوشی بہرے

کیا کیا مزی ہین عید کی آج عید گاہ مین

آتی ہین گہر سی اپنی جو بن بن کی کجکلاہ | صحن چمن ہی جتنی ہی سب صحن عید گاہ
چہاتی سی لپٹی جاتی ہین ہر ہر بشر کی خواہ مخواہ | دل باغ باغ ہوتی ہین فرحت سیے واہ واہ

کیا کیا مزی ہین عید کی آج عید گاہ مین

کچہ بہیڑ سی ہی پہرتی بجید و بی شمار | خلقت کی ٹہٹہ کی ٹہٹہ ہین بندے ہر طرف ہزار
ہاتہی و گہوڑی بیل و رتہہ اونٹ کی قطار | غل شور بالی بہولی کہلونی کی ہی قطار

کیا کیا مزے ہین عید کی آج عید گاہ مین

پہنی پہرتی ہین شوخ کڑی اور ہنسلیان | پہولونکی پگڑیو مین ہین شاخین اور رسلیان
کمرین سبہون نے ملنے کی خاطر ہین کسیان | ملتے ہین یونکر چہاتی کی کڑتی ہین پسلیان

کیا کیا مزے ہین عید کی آج عید گاہ مین

آتی ہین ملتی ملتی جو عاجز بہرے خان | دیتی ہین ملنی والونکو گہیرا کی گالیان
تن پر بہی لپٹی جاتی ہین جون گریہ کہیان | دامن کے ٹکڑے اڑتی ہین پہٹتی ہین چولیان

کیا کیا مزے ہین عید کی آج عید گاہ مین

ہین ملتی ملتی تن جو پسینو نمین تر بتر | ملنی کی ڈر سی پہرتی ہین چہپتی ادہر ادہر
چہپتے پہرتی ہین لوگ بہی جاتی ہین وہ جدہر | ٹہٹا ہی ایسی وسیر تماشی جدہر تدہر

کیا کیا مزے ہین عید کی آج عید گاہ مین

ہین کرتی دیس شہر کے سب خورد و کبیر | ادنی غریب امیر سے لے شاہ تا وزیر

ہر دم گلی لپٹ کی ہی بہر کے یار و دلپذیر
[illegible] ہون کیون نہ بیان نظیر
کیا کیا مزے ہین عید کے آج عید گاہ مین

مخمس در بیان عید

یون لب سے اپنی نکلی ہے اب بار بار آہ
کرتا ہی جسطرح کہ دل بیقرار آہ
عالم نے کیا ہی عیش کی لوٹی بہار آہ
ہمسی تو آج بہی نہ ملا وہ نگار آہ

ہم عید کی بہی دن رہی امیدوار آہ
کیا پوچہتی ہو [illegible] سی ملنی کی اب جو [illegible]
ملنا تو در کنار [illegible]
کتنا ہی [illegible] عیار فتنہ گر
تکین ملا نہ ہم سے وہ عیار [illegible]
پوشاک کی بہی [illegible]
ملنے تو [illegible] وہ دلبر ستارہ [illegible]

سو تو وہ آج ہی ملا شوخ حیلہ جو ۔۔۔ تہی آس عید کی سو گئی وہ بہی دوستو
اب دیکہین کیا کرے ہی دل امیدوار آہ

اوس سنگدل کی ہہی غرض جیسی چاہ کی ۔۔۔ دیکہا نہ اپنی دل کو کبہی ایکدم خوشی
کچہ اب ہی اوسکی جور و تعدی نہین سنئے ۔۔۔ ہر عید مین ہمین تو سدا یاس ہی رہی
کافر کبہی نہ ہمسی ہوا ہمکنار آہ

کیونکر لگین نہ دلپہ مری حسرتونکی تیر ۔۔۔ دن عید کی ہی مجہسی ہوا وہ کنارہ گیر
اس درد کو وہ سمجہی جو ہو عشق کا اسیر ۔۔۔ جس عید مین کہ یار سی ملنا نہو نظیر
اوسکی اوپر تو حیف ہی اور صد ہزار آہ

ولہ ۔۔۔ عشق اللہ

پیارے اوس ختم رسالت سی کہو عشق اللہ ۔۔۔ صاحب خلق و کرامت سی کہو عشق اللہ
گلشن دین کی طراوت سی کہو عشق اللہ ۔۔۔ نور حق شافع کرامت سی کہو عشق اللہ
ہر دم اوس شاہ ولایت سی کہو عشق اللہ

اور وہ ہی جس سے ہرا باغ امامت کا چمن ۔۔۔ سبز پوش چمن جنت و فردوس حسن
زہر نی جسکا زمردی کیا سبز بدن ۔۔۔ یاد کر مومنو اوسکا وہ ہرا پیراہن
سبزۂ باغ امامت سی کہو عشق اللہ

اور وہ گل جس سے ہی گلزار شہادت کا کہلا ۔۔۔ لیگئے دشت بلا مین جو اوسی اہل جفا
تین دن رات کا پیاسا وہ بہادر یکتا ۔۔۔ لشکر شام کو لاکہا کے تنہا وہ لڑا
گوہر درج شجاعت سی کہو عشق اللہ

اور وہ جسکا ہی نام شہہ بے العبا ۔۔۔ کربلا مین وہ اگر آہ کا شعلہ کرتا
جلکی لشکر وہ سبہی خاک سیہ ہو جاتا ۔۔۔ پر سوا حق کی رضا اوسنی نہ کچہ دم مارا
اوس جوانمرد کی ہمت سی کہو عشق اللہ

باقر و کاظم وہ رضا شاہ شہان ۔۔۔ اور تقی نور نبی اور وہ نقی قبلۂ دوران
عسکری مہدی ہادی وہ امام دوران ۔۔۔ ہین زمانہ ہی بارہ امام ای یاران
سب ہر اک صاحب عزت سی کہو عشق اللہ

جتنے اللہ نی بہیجی ہین ولی و پیغمبر ۔۔۔ عارف و کامل و درویش و مشایخ ہیں سب
اور جنہو نیکہ خدا حق کی اوپر کرکے نظر ۔۔۔ راہ مولا مین خوشی ہو کی دیا اپنا سر

اور ان شہیدونکی شہادت سی کہو عشق اللہ
مین جا بجا ان کے بہتی ہین جو ولی اور فقرا
ہادم ان کی و لیکن ہی بہار عشق خدا
اور جس عجز سی ان خوش ہوئی بہرہ مولا
مال و جان و دولت و کنبہ یار ستلب حسبنی دیا
اوس سخی دل کی سخاوت سی کہو عشق اللہ
ہین جو وہ صابر و شاکر سب اوفنا اللہ
راہ مولا مین چلی لیکی توکل ہمراہ

جا کی جنگل مین پہاڑ مین لگا حق بہ نگاہ
دلمین خوش بیٹہی ہوئی کرتی ہین اللہ اللہ
اون جوانون کی قناعت سی کہو عشق اللہ
وہ جو کہلائی ہین دنیا مین خدا کی بندی
بندگی کرتی ہی کرتی وہ سبہی تنہا
خاک ہی ہو گئی پر کرتی ہین ہردم
کہین ہین باتی لوٹین ہین عبادت
دوستو اونکی عبادت سی کہو عشق

دوستو اونکی عبادت سی کہو عشق اللہ

اور وہ جن پہ ہین احوال دو عالم کی کہلی — جتنے دریا مین ہین اور رہے ہوا پر اور جے
چاہین تہہ کی تئین لعل کرین نظر و نسی — چاہین اکسیر کرین خاک کو ہر دم لیلے

اونکی سب کشف و کرامات سی کہو عشق اللہ

اور جو وہ عشق کا گلزار کہلاتا ہی نظیر — پنجتن پاک کا عالم مین کہاتا ہے نظیر
ریختہ فرد رباعی بہی بناتا ہی نظیر — کہہ سخن عشق کا پہر سبکو سناتا ہی نظیر

اوسکی سب حرف و حکایات سی کہو عشق اللہ

بڑہاپی کی تعریف مین

کیا قہر ہی یارو جسی آجاے بڑہاپا — اور عیش جوانیکی تئین کہاے بڑہاپا
عشرت کو ملا خاک مین غم لای بڑہاپا — ہر کام کو ہر بات کو ترساے بڑہاپا

سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہاے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہاپا

جو لوگ خوشامد سی بٹہاتی ہین گہڑی بہر — چہاتی سے لپٹی تہی محبت کی جتا کر
سو آگی بڑہاپی نی کیا ہای یہہ اندہیر — جو دور کی ملتی تہی سو اب لیتی ہین منہ پہیر

سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلای بڑہا پا

تہی جبتلک ایام جوانیکی بہری رو کہہ — محبوب یا وہ ملتی تہی نہو دیکہہ جنہین ہو دکہ
بیٹہی تہی پہر ندانکی جبتلک ہار رو کہہ — اب کیا ہی جو بیت جہڑ ہوا اور جہڑ گئی سو کہہ

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہاے . بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہا پا

آگی تہی جہان گلبدن اور یوسف ثانی — دیتی تہی ہمین پیار سے جیلونکی نشانی
مرجائیں تو اب منہ مین نہ ڈالی کوئی پانی — کس دکہہ مین ہمین چہوڑ گئی ہای جوانی

سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلای بڑہا پا

یاد آتی ہین ہمکو وہ جوانی کی جو ہنگام — اور جام دلارام مزی عیش و آرام

اون سب مین جو دیکہو تو نہین ایک کا آرام
کیا ہی یہہ ستم گر کہی یہہ گردش ایام
سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہاے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہاپا
تہی ہم بہی جوانی مین بہت عشق کی پور سی
وہ کون سی گلرو ہین جو ہمسی نہین گہور سی
اب آگی بڑہاپی نی لگی ادہور سی
پہر چہری کہی دم اور لگی پہرتی مین لنگ سی
سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہاے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہاپا

۹۰

کیا یارو ہمی اولے گیا ہای زمانہ
جو شخص کہ تہی اپنی لگا ہونکی نشانہ
چہٹے ہی کوئی داال کے دادا کا بہانہ
سنکر کوئی کہتا ہی کہان جاوین نانا
سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہای بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلای بڑہاپا

خوبان جنہین الفت تہی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سب چیز کو ہوتا ہی بڑا ہی بڑھاپا عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائی بڑھاپا	
بوڑھوں مین اگر جاوین تو لگتا نہین وان دل محبوبوں مین جاوین تو یہہ سب چھیڑین ہین مل	وان کیونکہ لگی دل تو ہی محبوبونکا مایل کیا سخت مصیبت ہی پڑی آ کی مشکل
سب چیز کو ہوتا ہی بڑا ہی بڑھاپا عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا	
پن گھٹ کو بہاری اگر اسواری گئی ہی سنتے ہین کہ گہتی ہوئی بھٹیاری گئی ہی	تو وہان بھی لگی ساتھہ ہی خوار گئی ہی لو دیکھو بڑھاپی مین بہت مار گئی ہی
سب چیز کو ہوتا ہی بڑا ہی بڑھاپا عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا	
ہی جہانولی تالی کی زنانونمین جو چرچا دکھا رہی کی جگت بولی کوئی آنکھہ تو سکتا	گر اونمین کبھی جاوین تو ہی یہہ ستم آتا گھٹی سے کوئی کہتا ہی آآ میرے دادا
سب چیز کو ہوتا ہی بڑا ہی بڑھاپا عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا	
دریا کی تماشی کو اگر جاوین تو یارو اور نہیکی شرارت سی کوئی پوچھی ہی چچا	کہتا ہی ہر اک دیکھی جاتی ہو کہان کو کیون خیر ہی کہا خضر سی ملنے کو چلی ہو
سب چیز کو ہوتا ہی بڑا ہی بڑھاپا عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا	
گر راہ مین جاوین تو یہہ حسرت ہی ستاتی اور نیچی طرف جاوی تو آنکھین ہی لڑاتی	جو ناچی ہی کافر وہ نہین دھیان مین لاتی پر ہم کو تو کافر وہ انگوٹھا ہی دکھاتی
سب چیز کو ہوتا ہی بڑا ہی بڑھاپا عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا	
گر نایکا آنگن کوئی بوڑھی ہی کہاتی پہلی سی پرانی سی لگاوٹ ہی جتاتی	البتہ بڑھاپی پہ وہ ٹک رحم ہی کہاتی پر قہر ہی وہ ہمکو ذرا خوش نہین آتی

٩١

اور ویسی ہی محبوب کی الفت نہین چہٹتی | سب چہٹ گیا پر دید کی بہرلت نہین چہٹتی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہا سے بڑہا پا
عاشق کو اللہ ند کہلاسے بڑہا پا

اب جتنی ہو معشوق یہہ سب یاد رکہو بات
محبوب کو غنیمت ہی جوانی کی اوقات
جو ہو سو کرو چاہتی والونکی مدارات
جب بوڑہی ہوئے پہر تو ہوئی داہک کو بات

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہا ہی بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ ند کہلاسے بڑہا پا

تہی جیسی جوانی مین ہی جام سبو کے
جب آگی گلی لگتی تہے محبوب باہو کی
ویسی ہی بڑہاپی مین بچی گہونٹ لہو کی
اب کبہی تو بوڑہا ہی کوئی منہ پہ نہ تہوکی

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہاسے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ ند کہلاسے بڑہا پا

یہہ ہونٹ جواب پوپلی یار وہین ہماری
ہوتی تہی جوانین تو پر یونکی گذاری
ان ہونٹون نی بوسونکی بہت کار نگ ہین مارے
اور اب تو چڑیل آکی بہی اک لات نہ مارے

سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہاسے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ ند کہلاسے بڑہا پا

کرتی تہی جوانین تو سب آپسی آچاہ
یہہ قہر بڑہاپی نے کیا آہ آہ
اور حسن دکہاتی تہی وہ سب آنکی دلخواہ
اب کوئی نہین پوچہتا اللہ ہی اللہ

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہاسے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ ند کہلاسے بڑہا پا

روپیہ کی تعریف مین

نقشا ہی عیان سو طرب و رقص کے رنگ کا
جہنکار مجیرونکی ہی اور شور ہے نی کا
ہے ربط بہم طبلہ و سارنگی ودنے کا
مینا کی جہلک جام او پر جہلکی ہی می کا

جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کے شے کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہے روپی کا

ہر آن جہان روپیا روپے کی ہین جہمکتے
کیا کیا زر و زیور کے ہین واں رنگ دمکتی

جیسی جہلکتی ہین جو اس سے چمکتی
سب ہوتا ہی چاکی [illegible] مین جہلکی
جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کے شے کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہی روپی کا
[illegible] ہر اک بزم مین ہین اسکی
[illegible] جاتی ہین اسی سے
[illegible] کہلاتی ہین اور [illegible] عزت انکو اسی سے
جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کے شی کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہی روپی کا

[illegible] ہین اسی سے
حشمت [illegible] ہین اسی سے
محلات [illegible] ہین اسی سے
باغات چمن [illegible] ہین اسی سے
جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کے شی کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہی روپی کا
اس روپ سے [illegible] حسن [illegible] نکہار [illegible]
اس روپ سے [illegible] راحت [illegible]
[illegible] موتیون کی ہار [illegible]
[illegible]

جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کے شے کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہی روپی کا

اس رت مین سبہی گرمی کی بہی سامان عیان ہین
ذنکو بہی جدہر دیکہی ٹہنڈک کی نشان ہین
خس خانہ ہین چہڑکی ہوئی اور عطر فشان ہین
اور شب کے بہی سوتی کا ہوادار مکان ہین

جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کے شے کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہی روپی کا

اس رت مین سبہی بارش کے بہی چین ہین میسر
باہر بہی وہ دیکہین ہین بہارون کو نظر بہر
رہتہ چہتریان بارانیان اور موم کی چادر
گہر مین بہی خوشی بیٹہی ہین سامان بناکر

جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کے شے کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہی روپیے کا

پہر روپ جہان ہین کوی دہان دل نہین میلا
دیکہو جدہر اسباب ہی خوشوقتی کا پہیلا
اوجلی ہین اچہی فرش نہین کچہ بہی ہے میلا
پہرتا ہی اسی تہیلی سی ہر جنس کا تہیلا

جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کے شی کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہے روپئے کا

ظاہر مین تو اید دوستو راحت ہی اسی سے
ہر بات کی خوبی و فراغت ہی اسی سے
ہر آن دل دجانسی مسرت ہی اسی سے
عالم مین نظیر عشرت و فرحت ہی اسی سے

جہمکا نظر آتا ہی ہر اک عیش کی شے کا
دنیا مین عجب روپ جہلکتا ہے روپی کا

تضمین فارسی وہندی واردو

نظر آیا مجہی اک سوخ ایسا نازنین چنچل
ادا بہی چلبلے اور آن ہے کچہ عجب جہلبل
کبہی نظرین لڑادی اور کبہی نکہر لپی آنچل
نگاری گلعذارے نوبہارے نازنین پیرائے
کہ جسکی دیکہکر سج دہج میرا دل ہوگیا بیکل
فسونگر انکہڑیان ظالم کی اور جسپر لگا کاجل
پڑا در کا نمین جہلکی گلیمین سج رہی ہیکل
دلارامی پریشکلی بتی شوخی دلارائی

دیہہ سمن بتن اوجری ملہہ مین چند لجاے
بہوین دہنکمین تان کین پلکین تان چلائی

آخرش ہوکی پریشان ہمہ تن چشم و نظر ۔ اتنو تک منہ اودکہا یار کہ نرگس تیگر
نکلے ہین خاک چمن سی تیری حیران ہو کر

آوی گر باد صبا اوسکی گلی سے نہ ملون ۔ سے تمنا سی ہین نقش قدم آغوش میں لون
چشم حیرت زدہ نی کفش کی نعلون سی ملون ۔ اوسکی دامن سے اگون پاؤن پر ون ساتھ چلون
خاک ہون تو بھی ابھی سینے میں ہین ارمان کئی

ہان کہنا میرا اے شوخ ہے ٹیلے چنچل + ۔ گو کہ اب بلبل و قمری ہین تماشے کی لئے
منہ دکہا نہیں غریبوں کی بس اتنا نہ مچل ۔ آخر آیا ہی تو گلشن میں بھی ٹک اپنے چل
یان بھی رہتی ہین تیری چاک گریبان ہو کر

ہان کہا ہے تیرا قتل کے عالم کا نشان ۔ اور خوبان کی طرح اپنی تو ہنسنے کو نجان
دیکھہ کہتا ہین ستمگر تیرے اس عرض کو مان ۔ ہان کہا کہا نہ ہنس اسقدر اے دشمن جان
ابھی بھر جائینگی خون مین لب و دندان کئی

جیسا اوس شوخ کی ابرو نے کیا تیغ کو مات ۔ بیگناہوں کے سر اوس پر ہی نہایت آفات
اب کہون کیا مین بھلا اوس ستم و ظلم کی بات ۔ نظر آتی ہین جہی اوسکی گلیمین ذرات
ٹکڑے ٹکڑے ہی کئی بسمل ابھی بیجان کئی

یہہ وہ جا گہہ ہی کہ اس جا مین تو بن ٹھہرے نہ آ ۔ اور جو آوی تو تو رقیبونکی تئین ساتھہ نہ لا
آہ بھاگین گے تو پھر حشر کرینگے برپا ۔ انکو گور غریبان مین قیامت نہ مچا
ابھی سوئے ہین تیری بی سر و سامان ہو کر

جیسے اوس خسرو خوبان نی کیا مجھکو اسیر ۔ جی ہی ہی شاد میرا دل ہی ہی عیش پذیر
کیونکر اس خاک مین بستی کو نہ سمجھون مین سریر ۔ بادشہ کو نہ لکھا رقعہ کبھی حسنی نظیر
اوس شہ حسن کے آئی مجھے فرمان کئی

کلجگ کے بیان مین

دنیا عجب بازار ہی کچھہ جنس یہانکی ساتھہ لی ۔ نیکی کا بدلا نیک ہی بد سے بدی کی بات لی
میوا کہلا میوا ملی پھل پھول دی پھل پات لی ۔ آرام دے آرام لی دکھہ درد دے آفات لی
کلجگ نہین کرجگ ہی یہہ یہان دن کو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہات دی اس ہات لی

جو آج دیویگا یہان وہان وہ کل پاویگا ● کل دیویگا کل پاویگا کل پاویگا کل دیگا

کلجگ نہین کرجگ ہی یہہ یہان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہات لی

سوچاہی پہل اسکہ دی سب جنس یان بیار ہے
دنیا نجان اسکو میان دریا کی یہہ منجدہار ہے
آرام مین آرام ہی آزار مین آزار ہے
اورونکا بیڑا پار کر تیرا بھی بیڑا پار ہے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہہ یہان دنکو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

تو اور کی تعریف کر تجھکو ثنا خوانی ملے
کر مشکل آسان اور کی تجھکو بھی آسانی ملے
تو اورکو مہمان کر تجھکو بھی مہمانی ملے
روٹی کھلا روٹی ملے پانی پلا پانی ملے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہات دی اس ہات لی

کر چکے جو کچہ کرنا ہو یہان یہہ دم تو کوئی آن ہے
نقصان مین نقصان ہے احسان مین احسان ہے
تہمت مین یان تہمت لگی طوفان مین طوفان ہے
رحمن کو رحمن ہے شیطان کو شیطان ہے

کلجگ نہین کرجگ ہے یہہ یان دنکو دے اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہات دے اس ہات لی

یان زہر دے تو زہر لی شکر مین شکر دیکھلے
نیکون کو نیکی کا مزا موذی کو ٹکر دیکھلے
موتی دیے موتی ملین پتھر مین پتھر دیکھلے
گر تجھکو یہہ باور نہین تو تو بھی کر کر دیکھلے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہات دی اس ہات لی

اپنے نفع کے واسطی مت اور کا نقصان کر
تیرا بھی نقصان ہوویگا اس بات پر تو دھیان کر
کھانا جو کھا تو دیکھکر پانی پئی تو چھان کر
یہان پاؤن کو رکھ پھونک کر اور خوف سی گذران کر

کلجگ نہین کرجگ ہی یہہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہات دی اس ہات لی

غفلت کی یہہ جاگہ نہین یہان صاحب ادراک ہو
دلشاد رکھ دلشاد ہو غمناک رکھ غمناک رہو
ہر حال مین تو بھی نظیر اب ہر قدم کی خاک رہو
یہہ وہ مکان ہے او میان یہان پاک رہو بیباک رہو

کلجگ نہین کرجگ ہی یہہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہات دی اس ہات لی

ترکیب بند

لگا ہی عاشقین وہ یار آیا
او سمجھی لی کی بیکلی و بیقرار
بہار دل سی کی ذرہ پروری پر منظور آیا
اوسی کا جو جہری وہ مہر وار آیا
تو یہ بات ادہر سے کو چہتا وہ نواز سے ہم
منہ اوسکا جو عاشق نواز سی ہم
مزاہ لطف یہ یار وہ کرم شعار آیا

لکہی دورطی کی ہم سے کہا مبارک ہو
تمہاری پاس ہے وہ نازنین نگار آیا
لکہی گل کی طرح ہنس کے یون کہا اکر
بہلا ہوا کہ تمہارا ہی گلعذار آیا
خوشی یہہ ہوئی تمہاری مین گرد خاطر تو
ادہر سی عیش پکارا کہ مین ہی حاضر ہون
گیا ملال ہوئی دہم زمانی سے
ہوا طرب بھی جہری سستانی سے
نشاط جی کو ہوئی ہر طرف سی ملنی سے
سرود لکو ہوا ہنسی اور غزلخوانی سے

جو مین ایسا جانتی کہ پریت کئی دکھ ہوے
نگر ڈھنڈورو پھیرتی پریت نہ کیجو کوے

سحر سی شام تک صحرا مین پھرتا دلکو مین مارے
لبون پر آہ دلمین داغ جون آتش کی انگارے
جب وسکی ہی یہہ مزا ہی تو جب بیٹھی ہین ہم آکی
زحال من کہ چو نم پی رخت دار ہجر یارانی

لگا کر شام سی تا صبح گنتا رات کی تارے
جسے دل چاہتا ہی اوسکو کچہ پروا نہین یارے
مگر اوسکی تصور مین یہی کہتی ہین ای پیارے
دل من سوخت آیا در دلت باشد اثر یارانی

آہ دہی کیسی یہی ان چاہت کے سنگ
دیپک کی بہا دیت نہین جل جل مرے پتنگ

کبہی ہو کر گریبان چاک صحرا کو نکلتا ہون
لگی ہی اگ دلمین شمع سان جلکر پگہلتا ہون
بدن مین دیکہکر شعلہ بہڑکتی ہاتہہ ملتا ہون
زتاب آتش دوری کہ میسوز دل و جان را

کبہی گہبرا کے پہر گہر کیطرف ناچار چلتا ہون
دہوان اوٹھتا ہی آنسو لگا برنگ موم گلتا ہون
بہو کی تن سی اوٹھتی ہین سیتی کیطرح جلتا ہون
بہ زدہ نبض من پر آبلہ دست طبیبان را

برہ اگ تن مین لگی جرن لگی سب گات
تارے چہوت بید کی پڑی پہپولا ہات

غضب ہے اک تو سمجھی نہ دل اور جی ہی گہبرا
نہ ہو دل کیونکہ ٹکڑے ہی اور نہ جان کسطور گہبرا وے
لگے جو اگ دلمین پہر وہ بجھتی کسطرح پاوے
بیدردل آتش دوری فتد او را کہ بنشاند

تم اوپر سر گہوڑے اوس دلربا کی شکل ہاتہ آوے
در و دیوار سی کیونکر نہ کوئی سر کو ٹکراوے
مگر جیسی لگائی ہو وہ آکر بجہا جاوے
مگر آنکس کہ آتش زد ہمان آبی بر افشاند

ہر دم اندر دون سلگے دہوان نہ پرگہٹ ہوے
جاتن لاگی سو لکہی یا جت لاگی ہوئے

کہانتک کہائی غم اتنو غم کہایا نہین جاتا
قدم رکہتا ہون جسجا وان سے سرکایا نہین جاتا
پڑا ہون دشت مین رستہ کہین پایا نہین جاتا
مکان یار دور و من نمیدارم نہ پا ایدل

دل بیتاب کو باتو نسی بہلایا نہین جاتا
بہر ٹہر ہاتہہ سی غل بہی بہی پاؤں کسا یا نہین جاتا
جو جاہون بہاگ جاؤن بہاگ بہی جایا نہین جاتا
عجب در مشکل افتادم چنان طی سازم این منزل

ناہ مرے پنکہہ نہ پاؤن بل مین اپہنکہہ پیا دور

دل چاہی دلدار کو اور تن چاہی آرام
دبدا مین دونون گئی مایا ملی نہ رام

معجزہ حضرت علی علیہ السلام

جس دشت مین شکار کو گذار اتہا وہ غنی تہا ایک چشمہ پاس کا اور سبز تہی بنی	وان ایک شیر رہتا تہا اور اوسکی شیرنی دو بچی اوس بنی مین تہی وہ شیرنی جنی

دس بیس روز کی تہی ابہی طفل شیر خوار

بچون کو اپنی چہاتی پہ رکہی وہ بی زبان بندوق کی جو آئی صدا اسمین ناگہان	دونون کو بیٹہی دودہ پلاتی تہی شادمان سنزادہ دونون بہاگ گئی ہو کی نیم جان

بچی اکیلی رہ گئی جنگل مین بیقرار

القصہ جب شکار سی فارغ ہوا وہ شاہ رکہوا کی اونکو اونٹ پہ جلدی سے خوامخواہ	ناگاہ اوسکی دونون بچون پر پڑی نگاہ لی اوس شکارگاہ سی پہر اپنی گہر کی راہ

محلون مین اپنی آنکی اونسی لیا قرار

جب آئی شیر و شیرنی باحالت تباہ وہ شیر کہا کی غش گرا اکبار کرکے آہ	اور دونون بچی گہر مین نہ آئی اونہین نگاہ اور شیرنی لی نجف اشرف کی وہین راہ

سر پیٹتی چلی وہ بیابان سے سوگوار

القصہ کتنی روز مین وہ شیرنی غریب شوہر سی چہوٹی اور ہوئی بچونسی بے نصیب	بہوکی پیاسی پہرتی تہی ہونٹون پہ خشک جیب آپہونچی یک بیک نجف اشرف کی عنقریب

بچون سی اپنی سر پہ اوڑاتی ہوئی غبار

بازار مین نجف کی جب آئی وہ نیم جان کوئی پکارا دوڑیو کوئی پکارا ہان	ہر اک دکان سی ہانکی اوٹہا شور اور فغان ہیبت سی اوسکی پہینکی لگی پیر اور جوان

چارون طرف سی دہوم مچی آکی ایکبار

وہ تو کسیطرف کو نہ گہر کی بتاتی ہے انکہونسی اوس ہجوم مین آنسو بہاتی ہے	لی منہ کو پہیرتی تہی نہ پنجہ اوٹہاتی ہے شاہ نجف کی روضہ کو فریادی جاتی ہے

لوگ اوسپر اپنی خوف سی کرتی تہی مار مار

القصہ دم وہ پہونچی حیدر صفدر کی تا بکاس داخل ہوئی وہ روضۂ انور مین یک بیک	دربان اوسکی خوف سی یک گئی سرک رونی لگی وہ سامنی سرکو ٹیک ٹیک

آنسو کے دونون انکہونسی بہنی لگی قطار

انکہونسی اوسکی آنسو کی ندی جو بہتی تہی	بچونکا داغ اپنی کلیجہ پہ سہتی تہی

ظالم سی شور کرتی تہی کچہ دیکہہ رہتی سنتہ
گویا وہ شہ سی اپنی زبان مین یہہ کہتی تہی
بیکس پہ میرے دلاسے یا شاہ کردگار
رکہتی تہی یون وہ سر پٹکتے آنسو بہا بہا
مظلوم جیسی اوسکے ہی عادل کی پاس آ
اور بچہ زبان سی اپنی سناتی ہائے یعقوبا
نکلتی تہی آغا آغا کی نہ اوسکی سی صدا
کہہ آغا آغا درد سی روتی ہائے زار زار

فریاد بنی ساقی کوثر کی سامنے
محتاج نبی صاحب قنبر کے سامنے
یون آبیٹہی تہی وہ روضۂ انور کے سامنی
مظلوم جیسی آتی داور کے سامنی
مکرانی اوسکی حکم کا رہ رہ کی انتظار
لوگون نے اسی سب تو ہوا خوف سے عالم
سب اپنی اپنی پہنچی مکین سے [illegible] الم
حیران اپنی سر کو پٹکے [illegible] چشم نم
بچونکو اپنی وہ ڈہونڈتی تہی دمبدم

فریادسی داد مانگی ہی جون ہاتہہ کو پسار

فریاد وہ تو مانگی تہی آنکہ سی جہوم جہوم — یعنے فلک نی مجہکو دکہایا یہہ روز شوم
اسباب سی تمام نجف مین پڑی جو دہوم — گرد اوسکی مرد و زن کا ہوا آنکے ہجوم

حیرت مین تہی تمام چہ نادان چہ ہوشیار

کوئی پانی اوسکی واسطی کوئی کہانا لاتا تہا — لیکن وسی تو رونی سوا کچہ نہ بہاتا تہا
بچونکا داغ ہوش سب اوسکی اوڑاتا تہا — جو اوسکو دیکہتا تہا اوسی رونا آتا تہا

ایسی طرحسی سر کو ٹیکتی تہے بار بار

جب تین دن وہ شیرنی بہو کی پڑی رہے — لاچار اون شریفون نے دیکہہ اوسکی بیکسی
جسطرح وہان قدیم سے کہنی کے راہ تہی — اوسطرحسی جناب اقدس مین عرض کی

باسینۂ الم کش و با چشم اشکبار

آئی ندا یہہ شیرنی دیتی دہائی ہے — اک شخص کے یہہ ظلم و ستم کی ستائی ہے
بچونکے اسکی قید کی آفت جو پائی ہے — سو اب ہمارے روضہ پر فریاد کی آئی ہے

کل اسکا بہید ہوویگا تم سب پہ آشکار

یہان تو تشریف کو یہہ عنایت ہوا جواب — وان جا پلنگ اولٹ دیا اوسکا بعین خواب
فرمایا وہ جو شیر کی بچی ہین دل کباب — بہجوا دے اونکو شہر نجف مین تو کل شتاب

ورنہ تو اس گنہ سی بہت ہوگا شرمسار

ہان انکی انکی واسطی آنسو بہاتی ہے — اور تین دن ہوگئے ہین نہ پیتی نہ کہاتی ہے
فریادی ہوکے روتی ہی اور غل مچاتی ہے — غش ہو ہمارے روضہ مین جسکو کہاتی ہی

جلدی سے اونکو بہیجدی کر اونٹ پر سوار

وہ تہرتہرا کے کانپ اوٹہا اور ہوکی عذرخواہ — کہتا ہے یہہ اوستی یہہ ہین شہنشاہ دین پناہ
بولا نجف تو پندرہ دنکی ہی یہان سے راہ — بہجواؤن کسطرحسی انہین کل مین پر گناہ

اتنا تو اس غلام مین کب ہیگا اختیار

جب حکم یہہ ہوا اوسی جسوقت ہو سحر — جلدیسی دونو بچون کو رکہوا کی اونٹ پر
بہجوادے اپنی شہر کی آبادسی اودہر — جب یہہ نکل گئی یہہ شہر کی دروازے اوپر

وان پیدا ہوگا غیب سی اک ناقہ سوار

مجہکو ہی صبح اوسنی سنکر کہا وہ دو بچے ... جب لوگ آن کہو اس کا لکیفت پہ جلد روان ... کیا دیکہین کی ... ہے منتظر وہ اونٹ کی نکیل پکڑ ... جانی اوسی دونو بچی اور نیزکی ... باحتیاط سونپ کی ... وہ ان بچون کو لیکی چلا ... آئے ہی اور سمکان مین ...

بکبار اوسکا شہر نجف مین ہوا گذار ... بچی نی آکی آئی کی جب عرض ہو چکی ... وہ شیرنی ... جب لا کی اوسکی سامنی بچے دیئے وہ چہوڑ ... ان جیسی کر ... یون جیسی کوئی دور کا ...

مستزادات

بہاتی پہ لوٹ پوٹ کی جادو ہی سے لگے
اوس شیر نی کی جیسی کلیجہ مین داغ تہی
ویسی ہی اوسکی منہ پہ خوشی کی ہوئی بہار

جب دستی بچہ پائی تو ہو کر وہ شادمان
بچون سمیت اوٹہہ کی وہ حیوان بی زبان
روضہ کی سات بار تصدق ہوئی وہان
پہر آستانہ چوم ہوئی وہانسی وہ روان
جا پہونچی اپنی دشت مین خوش ہوئی بار بار

شیر خدا کی عدل کو یہہ دیکہہ رسم و راہ
خلقت تمام وہانکی پکاری کہ واہ واہ
انصاف ایسا چاہیی پاشاہ دین پناہ
حامی اور منصف اور نہین کوئی تم ساشاہ
ہی ختم تمپہ عدل و حمایت کا کاروبار

حیوان تمہاری لطف سی جسوقت ہووین شاد
انسان پہر مکان سی رہین کیونکہ نامراد
جیسے تمہاری در سی ملی شیرنی کی داد
احسان ہی ایسی بہت ای کریم نہاد
ہین گی تمہاری صفحہ عالم مین یادگار

پاشاہ یہہ نظیر تمہارا غلام ہے
رکہتا سوا تمہاری کسی سی نہ کام ہے
عاصی ہی پر گناہ ہی اور ناتمام ہے
دن رات اوسکا آپ سی اب یہہ کلام ہے
رکہہ لیجو میرے آبرو یا شیر کردگار

خمسہ بر غزل سودا

دل دیتا ہون یارب مجہی الزام نہووے
اسکام کا آخر کو بدانجام نہووے
یہہ عشق میرا گوش زد عام نہووے
ڈرتا ہون محبت مین میرا نام نہووے
دنیا مین الہی کوئی بدنام نہووے

گر بایہ میری قتل کو آیا ہے ترا دل
بہتر ہی مین حاضر ہون دلکیہ نہین حاصل
گر یون ہی ارادہ ہی تو مت چہوڑ تو بسمل
شمشیر کوئی تیز سی لانا میری قاتل
ایسی نہ لگانا کہ میرا کام نہووے

پہر عمر بہرا اوسکی غم و درد سی نالان
آخر کو سوا ہاتہ سی اوس شوخ کی بیجان
کیا عند ہی ہوئی پر بہی اوسی دیکہہ کی یاران
آتا ہی لیکر گور پہ ہمراہ رقیبان
یعنی اسی تربت مین بہی آرام نہووے

پردہ جو تری غم کا اگر دل سی اوٹہاون
اک آہ مین سو برق کی سینہ کو جلادون

تو آڑی آیا ہی اون کی دیا دد ایکا

یہہ باتین سچ ہین نہ جہوٹ انکی جانیو یارو
جہانگو جاؤ یہہ قصہ بکہا نیو یارو
نصیحتین ہین انہین دلین ہٹھانیو یارو
جو جواری ہو نہ برا اوسکا مانیو یارو

نظیر اب بہی ہی جوار یاد دایکا

دربیان ذکر مرغان

وقت سحر کی روحین کیا کیا ہون ہون کرتی ہین
مرغی بگلو کلکڑون کو نکون مرغیان کو نکون کرتی ہین
ہوہوکون ہون ہیچ کرکر ذکر کن او فیلکون کرتی ہین
طوطیان بہی ہی سب یاد مین اوسکی بہتون بہتون کرتی ہین

سانجہہ سویرے چڑیان ملکر چوہنچون چون کرتی ہین
چون چون چون کیا سب بیچون بیچون کرتی ہیت

پنکہہ ہوا کر پنکہہ اوسکی غم کی تپ مین تپتی ہین
سارس گدہ حواصل ہر نکلے پنکہہ کلپتی ہین
عنقا اور سیمرغ اوسکی فرقت بیچ ترپتی ہین
پنکہہ پکہیرو جتنی ہین سب نام اوسیکا جپتی ہین

سانجہہ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون کرتی ہین
چون چون چون کیا سب بیچون بیچون کرتی ہین

قمری کو حق سرہ بلبل بولی بسم اللہ
دادر مور بہی کویل کوک رہی اللہ اللہ
کلک ٹیٹری چارون قل اور تیتر بہی سبحان اللہ
فاختہ کوکو تیہو ہو ہو طوطی بولین حق اللہ

سانجہہ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون کرتی ہین
چون چون چون کیا سب بیچون بیچون کرتی ہین

بوم چیند اور بڑکی ابابیل اور چکور ہین شام چڑہے
ستی تیتری دان ہیر کرتی بہونر بڑے
کہنجن ہمیان کو کلنگ اور غوغائی کی دہوم رہے
لکہی جہجہہ بسو بہتنگی بول رہی سب کہڑی کہڑے

سانجہہ سویرے چڑیان ملکر چوہنچون چوہنچون کرتی ہین
چوبخوان چوبخون کیا سب بیچون بیچون کرتی ہین

تن تن اور لم ڈہک ممولا حق حق نار پرو رہتے ہین
طایر تو سب تخم محبت اوسکا دلمین بوتے ہین
کہتی ہی چنڈول ابلقی یاد مدام اوسکی روتی ہین
پنچی اوسکی یاد کرین یاد ان پیار رہے سے ہین

کس کس کا لون نام غرض ہین جتنی طایر خورد و کبیر
طایر تو سب یاد کرین اور ہم غفلت مین ہین اسیر
تہوکی کہی باجی تو انا کوئی کہی یارب قدیر
ہم ساغافل دنیا مین اب کوئی نہوگا آہ نظیر

سانجہہ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون کرتی ہین
چون چون چون کیا سب بیچون بیچون کرتی ہین

عید الفطر کے بیان مین

105

روزہ کی خشکیون سے جو ہین زرد زرد گال
خوش ہوگئی وہ دیکہتی ہی عید کا ہلال
پوشاکین تن مین زرد سنہری سفید لال
دل کیا کہ ہنس رہا ہی پڑا تن کا بال بال
ایسی نہ شب برات نہ بقرید کی خوشی
جیسی ہر ایک دل مین ہی اس عید کی خوشی

پچہلے پہر سی اوٹہکی نہانے کی دہوم ہے
شیر و شکر سوئیان پکانے کی دہوم ہے
پیر و جوان کو نعمتین کہانے کی دہوم ہے
لڑکون کو عیدگاہ کی جانے کی دہوم ہے

ایسی نہ شب برات نہ بقرید کے خوشے
جیسی ہر ایک دلہن ہے اس عید کی خوشی

بیٹھی ہین پھول پھول کے میخانو مین کلال
چھنتی ہین بھنگین اوراتی ہین جو سونکے دم منڈال
اور بھنگ خانو مین بھی ہین سر سبز بان کمال
دیکھو جدہر کو سیر مزا عیش قیل و قال

ایسی نہ شب برات نہ بقرید کے خوشے
جیسی ہر ایک دلہن ہی اس عید کی خوشی

کوئی تو مست پھرتا ہی جام شراب سی
کوئی پکارتا ہی کہ چھوٹی عذاب سے
کلا کسی کا پھولا ہی لڈو کی چاٹ سے
چٹکارین جیبین پھرتے ہین نان و کباب سے

ایسی نہ شب برات نہ بقرید کے خوشے
جیسی ہر ایک دلہن ہے اس عید کی خوشی

محبوب دلبر ولنسی ہی غبکی لگے گلین
سو سو طرح کی جا دسی مل مل کے تن سی تن
اُنکے گلی سے آن لگا ہی جو گلبدن
کہتے ہین تم کو عید مبارک ہو جانِ من

ایسی نہ شب برات نہ بقرید کی خوشے
جیسے ہر ایک دل مین ہے اس عید کی خوشے

کیا ہی معانقہ کی مچی ہے الٹ پلٹ
پھرتے ہین دلبرونکی بھی گلیو مین غٹ کی غٹ
ملتے ہین دوڑ دوڑ کی باہم جھپٹ جھپٹ
عاشق مزی اڑاتی ہین ہر دم لپٹ لپٹ

ایسی نہ شب برات نہ بقرید کے خوشے
جیسے ہر ایک دلہن ہے اس عید کی خوشے

کاجل حنا غضب مسی و پان کی دہڑی
کرتی کبھی دکھا کبھی انگیا کسی کرڑے
پشواز مین سرخ سوسنی لاہی کے ہیلچرے
کہہ عید عید لوٹی ہین دلکو گہڑی گھڑے

ایسی نہ شب برات نہ بقرید کے خوشے
جیسے ہر ایک دلہن ہے اس عید کی خوشے

جو جو کہ اونکی حسن کی رکھتی ہین دلسی چاہ
تو اونکی شور اور ددکانون کے رسم و راہ
جاتی ہین اونکی ساتھ لگی تا بعید گاہ
میانی کہلونی سیر مزی عیش واہ واہ

ایسی نہ شب برات نہ بقرید کے خوشے

جیسے ہر ایک دلہن ہے اس عید کی خوشی

روز ونکے بعد سے تو مین ہوتے اگر اسیر
تو ایسی عید کی نہ خوشی ہوتی دلپذیر
سب شاد ہین گدا سی لگا شاہ تا وزیر
دیکھا جو ہم نے خوب تو سچ ہی میان نظیر

ایسی نہ شب برات نہ بقرید کے خوشی
جیسے ہر ایک دلہن ہی اس عید کی خوشی

آگرہ کی عیدگاہ کی تعریف مین مسدس

[illegible] کی کڑے
[illegible] بھی کڑے
[illegible] کا کڑا
[illegible] اس آگرہ کی کا کڑا
کیا خوب نرم و نازک اس آگرہ کی [illegible] ہین
اور [illegible] سکندری کی تلیاں ہین
[illegible] کلیان ہین
[illegible] کی کلیان ہین

کیا خوب نرم و نازک اس آگرے کے لکڑی
اور حسین خاص کافر اسکندری سے لکڑی

کوئی ہی زرد مائل کوئی ہری بہری ہے | پکہراج سنغل ہے پنی کو تہر تہری ہے
ٹہری ہی سو تو چوڑی وہ ہیر کی ہری ہی | سپید ہی سو وہ یار و رانجہا کی بانسری ہے

کیا خوب نرم و نازک اس آگرے کی لکڑی
اور حسین خاص کافر اسکندری کی لکڑی

میٹہے ہی جسکو برفی کہئے گلاب کہئی | یا حلقہ دیکہہ اوسکی ناری جلیبی کہئے
تل شکر لونکی پہا کہین اب یا امرتی کہئے | سچ پوچہئی تو اسکو دندان مصری کہئے

کیا خوب و نرم و نازک اس آگرے کی لکڑی
اور حسین خاص کافر اسکندری کی لکڑی

چہو ہنمین برگ گل ہے کہانی مین کرکری ہے | گرمی کی مارنی کو ایک تبر کے سرے ہے
انکہو نمین سکہہ کلیجی کی ٹہنڈک بہر سے ہے | لکڑی تیکہی اسکو لکڑی تہین تبر ہے

کیا خوب نرم و نازک اس آگرے کی لکڑے
اور حسین خاص نازک اسکندری سے لکڑے

بیل اوسکی ایسی نازک جون زلف پیچ کہائی | پیچ ایسی پہولی پہولی خشخاش یا کرائی
دیکہہ اوسکی ایسی نرمی باریکی اور گلائی | آتی ہی یاد دیکہو محبوب کی کلائے

کیا خوب نرم و نازک اس آگرے کے لکڑی
اور حسین خاص کافر اس اسکندری سے لکڑی

لیتے ہین مول اوسکو گل کیطرح سے کہل کے | معشوق اور عاشق کہاتی ہین دونو ملکی
عاشق تو ہین بجہاتی شعلونکو اپنی دلکی | معشوق ہین لگاتی ماتہی پر اپنی چہلکے

کیا خوب نرم و نازک اس آگرے کی لکڑے
اور حسین خاص کافر اس اسکندری کی لکڑے

ستہرے جیسے ہر جا پہانکی جما لیان ہین | ویسی ہی لکڑی نے بہی دہو مین پہہ ڈالیان ہین
میٹہے ہین سو تو گویا شکر کی تہالیان ہین | کڑوی ہین سو بہی گویا خوبان کے ڈالیان ہین
کیا خوب نرم و نازک اس آگرے کی لکڑی | اور حسین خاص کافر اسکندری کی لکڑی

جو [illegible] یار و احباب کہان کی لکڑی
[illegible] اوسکو [illegible]
دل تو نظیر [illegible] عشق کی [illegible] لکڑی
[illegible] آگرے کی لکڑی
کیا خوب نرم و نازک اس آگرے کی لکڑی
اور حسین خاص کافر اسکندری کی لکڑی

مسدس

عجب [illegible] اسے زیب بخش
[illegible] ناقہ [illegible]

١٠٧

غزل

[illegible] تیری [illegible] پیدل
[illegible] حسرت کے [illegible]
رفتیم و بردیم داغ تو بردل
صحرا بصحرا منزل بمنزل
منزل پہ اودہر [illegible] ریزان
صحرا مین گذرے [illegible] تو خاک بیزان
جون صید زخمی [illegible] گریزان
القصہ افتان و خیزان
رفتیم و بردیم داغ تو بردل
صحرا بصحرا منزل بمنزل

نکلے جو ان سی ہم پا پیادہ صد جا نشستہ صد جا فتادہ	صد بار ہجران بر جان نہادہ تجھسے کہین کیا اے گل زیادہ

رفتیم وبردیم داغ تو بر دل
صحرا بصحرا منزل بمنزل

منزل ہہی طی کی اور صد بیابان بیتاب و بی صبر ہر سو شتابان	طعنے ہہی کہینچی مثل عقابان فی الجملہ ناچار اے ماہ تابان

رفتیم وبردیم داغ تو بر دل
صحرا بصحرا منزل بمنزل

چلنے کی طاقت ہم مین کہان تہے نی دم مین دم تہا نی جان مین جان تہے	قالب تو یہان تہا اور روح وہان تہے لیکن یہی بیت ورد زبان تہے

رفتیم وبردیم داغ تو بر دل
صحرا بصحرا منزل بمنزل +

منزل پہ رولی ہم آکی ہر شب صد اشک در چشم صد آہ برلب	اور دن کو لوٹی صحرا مین جب تب آگی نظیر اب کیا بولے مطلب

رفتیم وبردیم داغ تو بر دل
صحرا بصحرا منزل بمنزل

آٹی دال کے بیان مین

آٹی کی واسطی ہی ہوس ملک و مال کے آٹی ہی دال سی ہی درستی ہہر حال کے	آٹا جو پالکی تو ہے دال نال کے اتنی ہی سبکی خوبی جو ہی جال قال کے

سب چہوڑو بات طوطی و بدڑی و لال کے
یارو کچہ اپنی فکر کرو آٹی دال کے

اس آٹی دال ہی کا جو عالم مین ہی ظہور اوس سے ہی آگی چہرہ ہی چہرہ پہ سب کے نور	اوس سے ہی منہ پہ نور ہی اور پیٹ مین سرور شاہ و گدا امیر اسیکی ہین سب مزدور

سب چہوڑو بات طوطی و بدڑی و لال کی
یارو کچہ اپنی فکر کرو آٹی دال کے

فرشتے نے کیا ہوا جو کہا حق سے رہ
اور فاختہ بہیچ ہی بہر سکہ کہتی ہی [illegible]
وہ کہین ہاکہ ہو جس سے ہو تم جگ مین سرخرو
[illegible] عزیز ذرا سی سے ہی آبرو
سب چہوڑو بات طوطی و بدڑی و لال کی
یارو کچہ اپنی فکر کرو آٹی دال کے

[illegible] ہی جسکا نام وہی خاص نور ہے
اور دال سے ہی پکہی کوئی پاکر ہو رہے
اسکا ہی کہین ہاکہ پہیلتا سب کو ضرور ہے
سمجہے جو ہم سخن کو وہ صاحب شعور ہے

سب چہوڑو بات طوطی و بدڑی و لال کی
یارو کچہ اپنی فکر کرو آٹی دال کے
[illegible] عوض مین دلکو نکال کے
[illegible]
[illegible] حق الحمد [illegible]
[illegible]
سب چہوڑو بات طوطی و بدڑی و لال کی
یارو کچہ اپنی فکر کرو آٹی دال کے
جن پاس [illegible]
[illegible]

اور جتنی پیشہ در ہین یہان خورد اور کبیر	ردی کا سلسلہ ہی بڑا کیا کہون نظیر

سب چہوڑو بات طوطی و بیدڑی دلال کی
یارو کچہ اپنی فکر کرو آٹے دال کے

در بیان وصل و ملاقات

کیون جان کبہی ہمسی ملاقات کی ٹہیرے	حکایت کا ارمان ہے او شکایات کی ٹہیرے
خلوت مین ذرا لطف و عنایات کی ٹہیرے	یا دنکی مقرر ہو و یا رات کی ٹہیرے

دل کہول کے اس دم تو ملاقات کی ٹہیرے
جان آج تو پہر ہمسی اوسی بات کی ٹہیرے

اب لنی ہمارے جو اوسی بات کو چاہا	پہر لو لکا اسی و اسطی گہنا ہی بنا یا
کیا وقت ہی کیا ان ہے دیکہو تو اہاہا	بوندین بہی برسے ہین بادل ہی گہرا یا

دل کہول کے اس دم تو ملاقات کی ٹہیرے
جان آج تو پہر ہمسی اوسی بات کی ٹہیرے

لو دلکو ہمارے نکرو اسگہڑے کہٹا	دہن کی وہ روپیہ جسمین ہو کو رکیا بٹا
یہہ تمنی جو نگیا پہ لپٹا ہے جو گوٹا	جی ہمسے یہہ کہتا ہے کہ مار سیہ جہٹا

دل کہولکی اس دم تو ملاقات کی ٹہیرے
جان آج تو ہمسے اوسی بات کی ٹہیرے

اب رنگ جو یہہ بادسی کا ہی جہکتا	توڑا لبہی پڑا جگمی ہے جگنون سے دمکتا
پہر پیٹ یہہ سینہ ہی جو کرتی مین جہلکتا	دیکہہ اتنو اسی ہائے یہہ دل رہ نہین سکتا

دل کہولکی اس دم تو ملاقات کی ٹہیرے
جان آج تو پہر ہمسی اوسی بات کی ٹہیرے

فرمایش اگر ہو کوئی تو ہمسی وہ فرماؤ	ہم سب طرح حاضر ہین ذرا ہمسی نہ شرماؤ
دیکہو تو ہمین اسگہڑے ہی جوش بڑہاتاد	اب دیر بہلا کرتے کس بات کو لو آؤ

دل کہولکی اس دم تو ملاقات کے ٹہیرے
جان آج تو پہر ہمسی اوسی بات کی ٹہیرے

در بیان چپلق زدن

آناہی انکو دیکھہ مجرد کی دلکو خال + | رنڈی کو لات مار کی اکدم مین ڈنکال

وہ مردوا کہ جسکی تیئن بہانو ہین ہیجڑی

یہہ جان جیلی آپ کہاتی ہین خوش صفیر | سے دل ہمارا انکی محبت مین اب اسیر
مدرسہی ہو رہاہی ارادہ یہہ دلپذیر | الدہ ہمین بہی ڈبوی جو بلٹیا تو اہی نظیر

ہم بہی بلا کے خوب سی نچواوین ہیجڑے

اگرہ کی تیراکی کا بیان

جب پیرنے کی رت مین دلدار پیرتے ہین | عاشق بہی ساتھہ اونکی غمخوار پیرتے ہین
بہولے سیانی نادان ہوشیار پیرتی ہین | پیر و جوان ولڑکی عیار پیرتے ہین

ادنی غریب بفلس زردار پیرتے ہین
اس اگری مین کیا کیا ای یار پیرتے ہین

جہرنے سی لیکی یاروسہجا کا تا پیالا | جہیترے سے برج خونی دارا کا جو نترا کیا
مہتاب باغ سید تیلے قلعہ وروضا | غل شور کے بہارین انبوہ سیر چرچا

ہراک مکان مین ہوکر ہشیار پیرتی ہین
اس اگرہ مین کیا کیا ای یار پیرتی ہین

باغ حکیم اور جو ستودا اس کا چمن ہے | اکثین جگہہ جگہہ پر مجلس ہے انجمن ہے
میوہ مٹھائی کہاتی اور ناچ دل لگن ہے | کچہ پیرنے کی دہو مین کچہ عیش کا چلن ہے

ہراک سکا مین ہوکر ہوشیار پیرتی ہین
اس اگرہ مین کیا کیا اے یار پیرتے ہین

برسات مین جو آگر چڑہتا ہی خوب دریا | ہر جا کہرے وچادر بندا و رناند چکوا
مینڈا بہنور اوچہالن چکر ہمیشہ مالا | مینڈا کہمیر تختہ کسے سبہار کرا

وان بہی ہنر سی اپنی ہشیار پیرتے ہین
اس اگرہ مین کیا کیا ای یار پیرتے ہین

ترہینی مین اہاہاہا ہوتی ہین کیا بہاہین | خلقت کی ٹہٹہ ہزارون پیراک کی قطارین
پیرین نہادین لوچہلین کو دین لڑین پکارین | لتے وہ چہینٹ غوطی کہاکہا کی ہاتہہ مارین

کیا کیا تماشے کرکر اظہار پیرتے ہین

اس آگرہ مین کیا کیا یار پیرتے ہین
جمنا کا پاٹ گویا صحن چمن ہی یار
[illegible]
منہ چاندکی سی [illegible]
پیر وجوان [illegible]
اس اگرہ مین کیا کیا ای یار پیرتے ہین
[illegible]
سینہ پہ [illegible]
ہاتہہ بدن پہ پانی آدہی پہ ہی پسینا
سرودن کا بہہ چلا ری گویا کہ ایک قرینا
دامن کمر پہ باندہی دستار پیرتی ہین
اس اگرہ مین کیا کیا اے یار پیرتے ہین
جاتی ہین اوبین کیتی پانی پہ صاف سوتی
کتنون کی ہاتہہ بچہ سے کتنون کی سر پہ
[illegible]
سو سو طرح کا کرکر بستار پیرتے ہین
اس اگرہ مین کیا کیا ای یار پیرتے ہین

کچہ ناچ کی بہارین بانکی کچہ لٹا رہے
لبریز گلرخونسی دونو طرف کڑاڑے
دریا مین مچ رہی ہین اندر کی سو اکہاڑی
بجری و ناو چپٹو ڈونگی بنی نوارٹے
ان جہمگہٹون سے ہو کر سرشار پیرتے ہین
اس اگرہ مین کیا کیا ای یار پیرتے ہین

ناؤ مین وہ جو گلرو ناچو بنین جہک رہی ہین
تا مینن ہوا مین اوڑتی طبلی کہڑک رہی ہین
جوڑی بدنین رنگین گہنی بہبک رہی ہین
عیش و طرب کی دہو مین پانی چہپک رہی ہین
سو ٹہاٹہہ کی نیا کر اطوار پیرتے ہین +
اس اگرہ مین کیا کیا ای یار پیرتے ہین

ہر آن بولتی ہین سید کبیر کی جے
مور و مکٹ کنہیا جمنا کے ہیر کے جے
پہر اوسکی بعد اپنی اوستاد پیر کی جے
پہر غول کے سب اپنی خورد و کبیر کی جی
ہر دم یہہ کر خوشی کے گفتار پیرتے ہین
اس اگرہ مین کیا کیا ای یار پیرتے ہین

کیا کیا نظیر یہانکی ہین پیرنی کی بانے
اوستاد اور خلیفہ شاگرد یار جانے
ای خیکی پیرنے کی ملکون مین آن مانے
سب خوش رہی ہین جبتک جمنا کی بیچ پانے
کیا کیا ہنسے خوشی سے ہر بار تیرتی ہین
اس اگرہ مین کیا کیا ای یار پیرتے ہین

کوڑی کی بیان مین مسدس

کوڑی جنکی پاس وہ اہل یقین ہین
کپڑی بہی اونکی تن مین نہایت مہین ہین
کہانیکو اونکی نعمتین سو بہترین ہین
سمجہین ہین وہ جو اسکو بڑ نکتہ چین ہین
کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کوڑی بغیر سوتی تہے خالی زمین پر
بے چہلے سنہر بندہ گئی جا مونکی چین پر
کوڑی ہوئی تو رہنی لگی شہ نشین پر
موتی کی کلہی لگ گئی گہوڑون کے زین پر
کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کوڑی ہی چاہتی ہی سدا بادشاہ کو
کوڑی ہی نہتام بیتی ہے فوج و سپاہ کو
لیکر پہرے ہے رومال گدا ... شاہ کو
پہرتا ہی ... دکان ... کوڑی کی چاہ کو
کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کوڑی نہو تو پہر یہہ جہمیلا کہان سے ہو
مہمانخانہ ... طویلا کہان سے ہو
... سر نقیم کا چیلا کہان سے ہو
کوڑی نہو تو سائین کا میلا کہان سی ہو

کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین
... کوڑی کی ... ہین
... سب ... کوڑی کی ...
... لوگ ... کوڑی کی ...
جہان ... نقش و ... ہین
کوڑی کی سب جہان مین ... ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی ...
... کوڑی کی ...

سو ملک جہان آتی ہین کوڑی کیوا سطی
مسجد کو دم مین ڈہاتی ہین کوڑی کیوا سطی

کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کوڑی ہی ڈالتی ہی طوائف کی تنگین لتاڑ
کوڑی ہی لونڈی بازیکی کرتی ہی جہپر جہاڑ
کوڑی ہی اوسکی لیتی ہی انگیا د کرتی پہاڑ
لڑکا ہی دم مین آتا ہی سن کوڑیونکا جہاڑ

کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

بن کوڑی خوروئی کی برابر ہی پت ہتی
اکی گماشتونکی کہلی ہر طرف سبہے
کوڑی جب آئی پاس تو بن بیٹہی سیٹہ جے
پہر وہ جو کچہ کہی تو وہی بات ہی ہہی

کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہین تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

بن کوڑی نہین جو تیل کے باسی متگوڑیان
یون حلق دور کہیان جون گوڑیہ دوڑیان
کوڑی ہوئی تو چہٹنی لگین لینی چوڑیان
خالق نی کیا ہی چیز بنائین ہین کوڑیان

کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

خاصی محل اوٹہاتی ہین کوڑی کی زور سی
پل اور سرا بناتی ہین کوڑیکی زور سے
پکی کنوئین کہداتی ہین کوڑی کی زور سے
باغ و چمن لگاتی ہین کوڑی کی زور سے

کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

لے مفلس و فقیر سے تا شاہ اور وزیر
دیتی ہین جان کوڑی پہ طفل و جوان و پیر
کوڑی وہ دلربا ہی کہ ہی سبکی دلپذیر
کوڑی عجب ہی چیز ہے مین کیا کہون نظیر

کوڑی کی سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

پیسی کی عزت مین

نقش یہان جسکی سیان ہاتہ لگا پیسے کا
اوسنی تیار ہر اک ٹہاٹہ کیا پیسے کا

کہنا آرام سی کہانی کو ملا پیسے کا
کہیں پاکیزہ عمارت ہی بنا پیسے کا
کپڑا اون کا ہی ملازیب و فزا پیسے کا
جب ہوا پیسی کا ابرو ستو آرا ستو کل
عشق بیمار اپنی جو مین دو وہ [illegible]
کہیان جب یار آیا [illegible]
دلکو انند ہوا [illegible]
اپنے جو جل جہان آتا ہوا پیسے کا

ساتہ اکبد ستکی الکن جو مین [illegible]
وان کی سرو و سمن و لالہ و گل کو دیکہا
پہر جہاڑ سی کہ یہی باغ بنا او [illegible]
اور سبی چیز کی کیط [illegible] اور مجہسی کہا
مہربان مجہسی یہ تم پوچہو کیا پیسے کا
[illegible] کیا اور [illegible] ہین جو باغ و چمن
[illegible] کہلی کیا [illegible]
عوض [illegible]
جا بجا قمری و بلبل کی صدا شور [illegible]

برسات کی بیان مین

برسات کا جہان مین لشکر پہیل پڑا
بادل بہی ہر طرف سی ہوا پر پہیل پڑا
جہڑیون کا مینہہ بہی آکی سراسر پہیل پڑا
چہتا کہیں کا شور مچاکر پہیل پڑا
کوٹہا جہکا اٹاری جہکی در پہیل پڑا

جہکی نئی نئی تہی مکان اور محل سرا
اونکی چہتین ٹپکتی ہین چلنی ہو جا بجا
دیوارین بیٹہتی ہین چلو لگا ہی غل مچا
لاٹہی کو ٹیک کر جو ستون بے کہڑا تو کیا
چہجا گرا منڈیر رکا پتہر پہیل پڑا

جہڑیون نے اسطرح کا دیا آکے جہڑ لگا
سنئی جدہر ادہر کو دہڑا کی ہی صدا
کوئی پکاری ہی میرا دروازہ گر چلا
کوئی کہی ہی ہای کہون مین بنا و کیا
تم در کو جہینکتی ہو میرا گہر پہیل پڑا

باران جو آکی پختہ مکانکی تئین ہلا ی
کچا مکان پہر اوسکی بہلا کیونکہ تاب لاے
ہر جہونپڑی مین شور ہی ہر گہر مین ہای ہای
کہتے ہین یارو دوڑو چلد ہی دا و ای
پاکہی چہت سو گئی چہپر پہیل پڑا

اگر گرا ہی کسی جو رنڈی کا اب مکان
اور اوسکی آشنا کی بہی چہت گرتی ہی پہان
کہتا ہی ہٹی باز ہر اک دلنشی اکی وان
کیا بیٹہی چہت کو روتی ہو تم ای میان پہان
وان چہت لگن کا آپکی سب گہر پہیل پڑا

پہانتک ہر اک مکانکی کہسلنے کی ہی مرز
نکلے جو گہر سے اوسکو پہسلنے کا ہی یقین
مفلس غریب اپنےہی پہہ موقوف کچہہ نہین
کیا فیل کا سوار ہی کیا پالکی نشین
آیا جو اس زمین کے اوپر پہیل پڑا

دیکہو جدہر ادہر کو ہی غل پکار ہے
کوئی پہیستا ہی اور کوئی کیچڑ مین خوار ہے
پیادہ اوٹہا جو مرکی تو بیچڑا اسوار ہے
گرمی کی دہوم دہام یہہ کچہہ بیشمار ہے
بجر ہاتہی رپٹا اونٹ گرا اخر پہیل پڑا

کوچین کوئی اور کوئی بازار مین گرا
کوئی گلیمین گر گئی ہی کیچڑ مین لوٹہتا
رستی کی بیچ پانون کسیکا رپٹ گیا
اوس سب جگہہ کی گرنی سی آیا جو بچ گیا
وہ اپنی گہر سے صحن مین آکر پہیل پڑا

نو آدمی کا بہلا کیا شمار ہولے مین

مناکی ہولی جو زہرہ بجاتی ہے طنبور
تو اوسکی راگ سی بارہ برج ہین معمور
جہون ستارونکی اوپر پڑا ہی رنگ کا نور
سبہون کی سر پہ ہیہ ہر دم پکارتی ہی حور

کہ رنگ سی کوئی ست کیجو عار ہولی مین

جو گہر کے ابر کبہی اس مزے مین آتا ہے
تو بادلون مین وہ کیا کیا ہی رنگ لاتا ہی
خوشی سے رعد بہی ڈہولک کی گت لگاتا ہے
ہوا کو ہولیان گا گا کی کیا نچاتا ہے

چمن مین دیکہو تو دنرات ہولی رہتی ہے
شراب ناب کی گلشن مین نہر بہتی ہے
نسیم پیار سے غنچہ کا ہاتہہ گہتے ہے
اور باغبان بلبل کہڑی یہہ کہتی ہے

بجہیر مجہکو تو اے بد شعار ہولی مین

گلون نے پہنے ہین کیا کیا ہی جوڑے رنگ برنگ
کہ جیسی لڑکی یہہ معشوق پہنتی ہین تنگ
ہوا سی پتونکی بجتی ہین تال اور مردنگ
تمام باغ مین کہیلین ہین ہولی گلکی سنگ

عجب طرحکی مچی ہے بہار ہولے مین

امیر جتنی ہین سب اپنی گہر مین ہین خوشحال
قبائین پہنی ہوئے تنگ تنگ گلکی مثال
بنا کی گہری طرح حوض ملکی سب فی الحال
مچاتی ہولیان آپسمین لے عبیر و گلال

بہی ہین رنگ سے رنگین لگار ہولی مین

یہہ سیر ہولیکی ہمتی تو بسج مین دیکہے
کہین نہو ویگی اے لطف کی میان ہولے
کوئی تو ڈوبا ہی دامن سی لیکی تا چولی
کوئی تو مرلی بجاتا ہی کہہ کہنیا جے

ہے دہوم دہام یہہ بی اختیار ہولی مین

گہر و لتی سانوری اور گوریان نکل چلیان
کسمبے اوڑہتی اور مست کرتی اٹہلیان
جدہر کو دیکہیں اودہر کو مچری ہین رنگ رلیان
تمام برج کی بر بوے ہے بہر رہین گلیان

مزا ہی سیر ہی در ہر کنار ہولی مین

جو کچہ کہاتی ہی ابلا بہت پیا مارے
چلی ہی اپنی پیا پاس لیکی پچکارے
گلال دیکہکی پہر چہاتی کہول دی سارے
پیا کی چہاتی سے لگتی وہ چاو کی مارے

نہ تاب دلکو رہی نی قرار ہولے مین

جو کوئی سیانی ہی اور بیت تو کوئی ہی ناکند
وہ شور ہو رہی سب رنگ سی بنیٹ کچہند

کوئی دلالی ہی ساتہین کوئی ہے کوئی
کہ اتو جا بسر و نیا پایا کے ہولی مین سب

پیار کی کہیلیں کے ہو کر دو چار ہو مین
بنا سو سہو لیکا جاہیں آتا ہے

وہ ایسا کون ہی جو ہولی مین رنگ آتا ہے
کوئی تو رنگ جہرکتا ہی اور کوئی گاتا ہے
جو جائے رستا ہی وہ وہ پکڑنے کو جاتا ہے

جو عیش چاہو سو ملتا ہی یار ہولی مین

۱۱۷

بوڑھی عورت کے بیان میں

جو طالف کوئی بہ بچا ہی بوڑہیا
پہر جان کہانی سی وہ شرماتی ہی بوڑہیا
کام میں ہا ہین شرماتی ہی بوڑہیا
دنرات اسی سوچ مین غم کہاتی ہی بوڑہیا
سر دہنتی ہی اور کہتی ہی گہبراتی ہی بوڑہیا
یہہ درد وہی جانتی جو ہو جاتی ہی بوڑہیا

جب پیٹ ملائی سادہ دیتا تھا دکھائی / کھانیکو چلی آتی تھی مصری و ملائی
اور آگئی بڑہاپی کی ہوئی جبکہ چڑہائی / سب اوڑگئی کافور وہ ملائی و مٹھائی

اس غم سی نکچہ بہتی ہی نی کھاتی ہی بوڑہیا
یہہ درد وہی جانی کہ ہو جاتی ہی بوڑہیا

وہ حسن کہاں جس سے کوئی پاس بٹھاوے / چھاتی وہ کہاں جس پہ کوئی ہاتھ چلاوے
جب سوکھ گیا منہ تو جھلک خاک دکھاوے / عاشق تو جوان کاہیکو پھر ناز اوٹھاوے

بوڑھی کو بھی ہرگز نہین خوش آتی ہی بوڑہیا
یہہ درد وہی جانی جو ہو جاتی ہے بوڑہیا

جس تن کی جوانیمین پیرکی پھڑکی تھی گوٹی / اوس تن کو نہ پوشاک نہ اوس پیٹ کو روٹی
بال اوڑگئی اور مانگ ہی کچہ نوچی گہسوٹی / کاجل ہی نہ مسی ہی نہ کنگہی ہی نہ چوٹی

سب بات سی جی اپنی کو ترساتی ہی بوڑہیا
یہہ درد وہی جانی جو ہو جاتی ہی بوڑہیا

جب منہ مین نہون دانت تو مسی ملے کیا خاک / اور سر کی جھڑی بال تو کنگہی کری کیا خاک
پلکو مین سفیدی ہو تو کاجل لگی کیا خاک / جب ناک ہی سوکھی ہو تو پھر نتھ کھلی کیا خاک

اس خواری خرابی مین پھر آجاتی ہی بوڑہیا
یہہ درد وہی جانی جو ہو جاتی ہے بوڑہیا

جبتک کہ نئی عمر تھی چڑھتی تھی جوانی / ہر کوئی یہہ کہتا تھا کہان جاتی ہو جانی
جب بوڑھی ہوئین پھر لگین کہلانی پورانی / ہٹ ریت کہین خالا کہین دادی کہین نانی

ہین نام تو اچھی کہ یہہ شرماتی ہے بوڑہیا
یہہ درد وہی جانی کہ ہو جاتی ہے بوڑہیا

بوڑہیا کو بڑہاپی مین یہہ دکھ ہوتا ہی لینا / نوچی کو کسی ڈھب کی نصیحت ہو جو دینا
منہ پیٹ وہ ہمسایہ سی کہتی ہی کہ بہینا / ناحق کی لڑائی ہی نہ لینا ہی نہ دینا

اک چار گہڑی سے مجھی ٹٹوالی سے ہے بڑہیا
یہہ درد وہی جانی جو ہو جاتی ہے بڑہیا

ٹک دیکہیو یارو یہہ بڑہاپی کی ہی خواری / ہمسایوں کی سنتی ہی لگی دل مین کٹاری

بہو کی طرف قدرا ہو گہر مین پکارے
کیا بات ہوئی [illegible] وہ کہتی [illegible] بتا رے
[illegible]
یہہ درد وہی جانی کہ ہو جاتی ہے بوڑہیا
وہ کہتی ہی [illegible] نہین [illegible]
[illegible]
یہہ درد وہی جانی جو ہو جاتی ہی بوڑہیا

[illegible]
یہہ درد وہی جانی [illegible]
[illegible]

پہر روٹی کو چرخی سی کما کہاتی ہے بڑہیا
یہہ درد وہی جانی جو ہو جاتی ہے بڑہیا

کیا وقت بڑہاپی کا بُرا ہوتا ہی واللہ
اس خواری خرابی سی یہی سہکر غم جانگاہ
بیگانی تو کیا اپنی کو پہر ہوتی نہین چاہ
رک رک کی جوانی کی مصیبت مین نظر آہ

آخر کو اسی سوچ مین مرجاتی ہی بوڑہیا
یہہ درد وہی جانی جو ہو جاتی ہی بوڑہیا

فقیرون کی صدا

زر کی جو محبت تجہی پڑجائیگی بابا
ہر کہانیکو پر پینی کو ترسائیگی بابا
دکہہ اسمین تیرے روح بہت پائیگی بابا
دولت جو تیری یہان ہی نہ کام آئیگی بابا

پہر کیا تجہی اللہ سی ملوائیگی بابا

دولت جو تیرے پاس ہے رکہہ یاد تو یہہ بات
دینی سی اسکی تیرا اونچا رہیگا ہات
کیا تو بہی اور اللہ کی کر راہ مین خیرات
اور یہان بہی تیرے گذریگی سو عیش سی اوقات

اور وان بہی تجہی سیر یہہ دکہلاویگی بابا

دانا کی تو شکل کوئی اتکی نہین رہتی
اور تو نی بخیلی سے اگر جمع اسی کے
جب ڈہتی ہی پہاڑ و تکی اوپر ناو سخی کے
تو یاد یہہ رکہہ بات کہ جب آویگی سختی

خشکی مین تیری ناو یہہ ڈبواویگی بابا

دولت جو تیرے گہر مین یہہ اب پہولی ہی جیسے پہول
جو چاہی تیرے ساتہہ چلی یہانسی یہہ بہول
مردود ہے یہہ کرتی ہی اور کرتی ہی مقبول
زنہار خبردار ہو اس بات پہ مت بہول

یہہ خندی تیری ساتہہ نہین جاویگی بابا

اس سے یہی بہتر ہی تو ہی آپ اسی کہا جا
سب اردو برو اپنی اسی عشرت مین اڑا جا
بیٹون کو رفیقون کو عزیزونکو کہلا جا
پہر شوق سی ہنستا ہوا جنت کو چلا جا

ورنہ تجہی ہر دکہہ مین یہہ پہنسوائیگی بابا

یہہ تو نہ کسی پاس رہی ہی نہ رہیگی
کچہہ شک نہین اسمین جو بڑی سو کہی ہے
جو اور سی کرتی رہی وہ تجہسی کریگی
جہنک تو جیوگی تجہی یہہ چین نہ دیگی

اور تیرے ہوا کی پہر یہہ غصہ لاویگی بابا

اور روح تیری قبر مین چلاویگی بابا
الہی ہی تا تجہی گور مین ...

یہہ عمر جیسی تم سمجھے ہو یہہ ہر دم تن کو جنتی ہے | جب لکڑی کے بن بیٹھی ہو دن رات یہہ لکڑی کہٹتی ہے
تم گٹھڑی باندھ ہو کپڑی کے اور دیکھہ اجل سر دہنتی ہے | اب موت کفن کے کپڑی کا یہاں تانا بانا بنتی ہے

تن سوکھا کبڑی بیٹھہ ہوئے گھوڑی پر زین دھر و بابا
اب موت کا نقارا باج چکا چلنے کی تدبیر کرو بابا

کھار روپیہ اور پیسی میں دلکو تم خرسند کرو | یا گور بنا و جنگل میں یا جمنا پر آنند کرو
موت آن لتاڑیگی آخر کچھہ مکر کرو یا فند کرو | بس خوب تماشا دیکھہ چکی اب آنکھین اپنی بند کرو

تن سوکھا کبڑی بیٹھہ ہوئے گھوڑی پر زین رکھو بابا
اب موت کا نقارا باج چکا چلنے کی تدبیر کرو بابا

یہہ اونٹ کرائی کار و صندوق جنازہ ار تھی ہے | جب اسپر ہو اسوار چلی پہر گھوڑا ہی نے سہتی ہے
کس نیند پڑے تم سوتے ہو یہہ بوجہہ تمہارا بہاری ہے | کچہ دیر نہین اب آہ نظر تیار کہڑے اسوار ہے

تن سوکھا کبڑی بیٹھہ ہوئے گھوڑی پر زین دھرو بابا
اب موت کا نقارا باج چکا چلنی کی تدبیر کرو بابا

دنیا کی تماشے دیکھنی کا بیان

کھول ٹک چشم تماشا یار باشی پہر کہان | یہہ شکار و صید یہہ شکری و باشی پہر کہان
مال و دولت سونا روپا تولا ماشی پہر کہان | دم غنیمت ہی بہلا یہہ بود و باشی پہر کہان

دیکھہ لے دنیا کو غافل یہہ تماشی پہر کہان

دل لگا الفت مین اور کرلی پریزادونکی چاہ | چاندنی کھڑی مل سورج و شون پر کر نگاہ
کچہ مزی کچہ لوٹ حظ یہہ وقت کب ملتا ہی آہ | کہالی پیلی سکہہ دی اور دے لی دلالی واہ واہ

دیکھہ لی دنیا کو غافل یہہ تماشے پہر کہان

حسن والونکی بہی حسن کے عالم ہین یہان | سانولی گوری سنہرے سرخ باندہی پگڑیان
کیا کیا سجین کیا کیا دہجین کیا نیاز کیا چہب تختیان | بہولے بہولے صورتین اور پیارے پیارے انکھڑیان

دیکھہ لی دنیا کو غافل یہہ تماشی پہر کہان

کیتنے میخانونکی در پر لوٹتی ہین پیکے مے | کتنے مجلس کرکے سنتی ہین دف و مردنگ و نی
دیر و نمین اور مسجد دنمین کرتی ہین عمل بے پے | ہر طرف دہومین مچی ہین دید ہی اور سیر ہے

دیکھہ لی دنیا کو غافل یہہ تماشی پہر کہان

واہ واہ کیا کیا نظر ہین خلق کی اطوار مین
دیکھہ لے دنیا کو غافل یہہ تماشی پہر کہان

در بیان حال و نجومی وغیرہ

کوئی ہی عاقل کوئی فاضل کوئی نجومی لگا کہانی

ساتھہ آٹی دال کے بی حشمت وفوج وسپاہ | جابجا گدہ کوٹ سی لرتی ہوئی پہرتے ہین آہ

سبکی دلکو فکر ہے دنزات آٹی دال کا

گر نہ آٹی دال کا ہوتا قدم یہان درمیان | منشی و میر و وزیر و بخشی و نواب خان
جاگتی دربار مین کیون آدہی آدہی رات ہان | کیا عجب نقشہ پڑا ہی آہ کیا کہئی میان

سب کی دلکو فکر ہے دنزات آٹی دال کا

اپنی عالم مین یہہ آٹا دال بہی کیا فرد ہی | حسن کے آن و ادا سب اُسکی آگی گرد ہے
عاشقو نکا بہی اُسیکی عشق سے منہ زرد ہے | تا کجا کہئی کہ کیا وہ مرد کیا نامرد ہے

سب کی دلکو فکر ہے دنزات آٹی دال کا

دلبرونکی چشم ابرو زلف کیا خط خال ہے | نازکی شوخی ادائین حسن لالون لال ہے
کیا کمر پتلی ہی کافر کیا ٹہمکتی چال ہے | غور کر دیکہا ہی جو کچھ ہی سو آٹا دال ہے

سبکے دلکو فکر ہے دنزات آٹی دال کا

اب جنہین الذی بیان کر دیا کامل فقیر | وہ تو ہی سرِ سخی داتا ہین آپ ہی دلپذیر
اور جتنی ہین وہ سب ہین دال آٹے کی اسیر | اون غریبونکی بہی اب یہہ شکل ہوگی ای نظیر

سبکی دلکو فکر ہے دنزات آٹی دال کے

ایضاً

دنیا کی امیرو نمین یہان کس کا رہا ڈنکا | برباد ہوئی لشکر فوج انکا تہا کا ڈنکا
عاشق تو یہہ سمجہی ہین اب لین نیا ڈنکا | جو بہنگ پئین اونکا بجتا ہی سدا ڈنکا

کونڈی کی نقاری پر خشکی کا لگا ڈنکا
نٹ بہنگ پی اور عاشق دنزات بجا ڈنکا

الفت کی زمرد کی یہہ کہیت کی بوٹی ہے | ہیتون چمک اوسکی کمخواب کی بوٹی ہے
سبز جسکی لگی اوس سے بہر کا ہیکو چہوٹی ہے | یہہ تان تکوڑی کی اسبات پہ ٹوٹی ہے

کونڈی کے نقاری پر خشکی کا لگا ڈنکا
نت بہنگ پی اور عاشق دنزات بجا ڈنکا

ہار آن کہڑا کی سی اسلہہ کا لگا رگڑا | جو سنکی کہڑک اُسکی ہو تند سبہی دگڑا

۱۲۳

گونڈھی کی نقاری پر ختکی کا لگا دنگا +
نت بہنگ پی اور عاشق دہرات بجا دنگا

پیسی کی بیان مین

پیسے ہی کا امیر کی دل مین خیال ہے | پیسے ہی کا فقیر بہی کرتا سوال ہے
پیسا ہی فوج پیسا ہی جاہ و جلال ہے | پیسے ہی کا نام یہہ دنگ و دوال ہے

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخی کی مال ہے

پیسا نہو تو باغ کول پہر کہان سی ہون | کہانیکو پورے اور پوی پہر کہانسی ہون
عیش و طرب کی نکی دوبے پہر کہانسی ہون | حلوا کچوری مال پوے پہر کہان سے ہون

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخی کی مال ہے

جوڑی چمن بہار ہین پیسی کیو اسطے | کہنے مرصع کار ہین پیسی کیو اسطے +
خوشبو کی پہول ہار ہین پیسی کیو اسطی | سب نقش اور نگار ہین پیسی کیو اسطی

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

رونق بہار تنے ہی پیسے سے سب حصول | اور جو نہووے چہرہ پہ اوڑتی ہے خاک دہول
پیسا ہی ساری پیلہ ہے مرد مول | پیسے سے آدمی ہے جہان بیچ ناقبول

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا ہی سبز بناتا ہی انسان کے بات کو | پیسا ہی زیب دیتا ہی بیاہ اور برات کو
بہائی سگا ہی اسنکے پوچہی نہ بات کو | بن پیسی یار و دولہنی آدہی رات کو

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہے مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسے نے جس مکانین بچہایا ہی اپنا جال | پیسے سے ہین آدمکانین فرشتونکی بہی چال
پیسے کی آگی کیا ہین یہہ محبوب خوش جمال | پیسا پری تو لائی پرستان سی نکال

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہے مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے
مشق اور سیر اوٹہاتی ہین پیسی کے واسطے
ترد سنان لگاتی ہین پیسی کے واسطے
مہرامین دم کہاتی ہین پیسی کیو اسطے
پاین تلک گرمشی ہین پیسی کیو اسطے
پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخی کی مال ہے
عالم مین خیر کرتی ہین پیسے کے زور سے
بنیاد دیر کرتی ہین پیسی کے زور سے
زور شہین فقیر کرتی ہین پیسے کے زور سے
خستکی سیر کرتی ہین پیسی کے زور سے
پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخی کی مال ہے
دنیا مین دیندار کہاتا ہی نام کو …
پیسا جہان کے بیچ وہ قایم مقام ہے
پیسا ہی جسم جان ہی پیسا ہی کام ہے
پیسے ہی کا نظیر ہو آدم غلام ہے
پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخی کی مال ہے

ایضاً

گر تجھ مین ای پری رو یا مہر یا جفا ہے
گر تو دہی جو تیری اب دلکو خوش لگا ہے

یا راستی کا ملنا یا بس رہ دغا ہے
ہم جانتی نہین ہین کچھ نیک و بد کہ کیا ہے

راضی ہین ہم اوسی مین جسمین تیرے رضا ہے
یان یون بہی واہ واہ ہے اور وون بہی واہ واہ ہے

کچھ دلمین ہے تو دلکی آباد یان بہی کر لے
بیدر دہی تو ظالم بیدادیان بہی کر لے

جور و ستم کی اپنی استادیان بہی کر لی
جلاد ہی تو کافر جلادیان بہی کر لی

ثابت ہین ہم تو اپنی قول و قسم کے اوپر
ہر حال مین خوشی ہین دشاد و غم کے اوپر

اب در پہ اپنی ہم کو رہنی دیا او ٹہا دے
عاشق ہین ہر قلندر چاہی جہان بٹہا دے

ہم اسطرحسی خوش ہین رکہہ یا ہوا اٹہا دے
یا عرش پر چڑہا دی یا خاک مین ملا دے

راضی ہین ہم اوسی مین جسمین تیرے رضا ہے
ہان یون بہی واہ واہ ہے اور وون بہی واہ واہ ہے

گر مہر سی بلاوی تو خوب جانتے ہین
ہم اسطرح بہی تجھکو مرغوب جانتی ہین

اور جور سی ڈوبا دی تو ڈوب جانتی ہین
اور اوسطرح بہی تجھکو محبوب جانتی ہین

راضی ہین ہم اوسیمین جسمین تیرے رضا ہے
یان یون بہی واہ واہ ہے اور وون بہی واہ واہ ہے

اکدن وہ تہا کہ ہمپر تہی عیش کی دہڑا کی
اب غیر پر کرم ہی اور ہمپہ ہین جہڑاکے

یان مطلب انکی ہمپر اور غیر پر گرا کے
ہم سطرح خوشی ہین ہنستا ہی اولڑا کے

راضی ہین ہم اوسی ہین جسمین تیرے رضا ہے
یان یون بہی واہ واہ ہے اور وون بہی واہ واہ ہے

یا دلسی اب خوشی ہو کر پیار ہم کو پیارے
جیتا رکہی تو ہمکو یا تن سی سر اوتارے

یا تیغ ہاتہ کہینچ ظالم ٹکڑے اوڑا ہمارے
انکو نظیر عاشق کہتے ہین یہہ پکارے

راضی ہین ہم اوسیمین جسمین تیرے رضا ہے
یان یون بہی واہ واہ ہے اور وون بہی واہ واہ ہے

جب

چمن مین جن گلونکا حال دو قدم وہ جانتی ہین
تو بہو انکو بہی جنکو وہ نہی بانتی ہین
[illegible]
وہ چاند مین ... چراغ جلتے ہین
تو سہ ... انتخاب کو دیکھ
[illegible] اور اپنی ... آفتاب کو دیکھ

ہزار رشک سی عزت کی پیچ و تاب کو دیکھ
چراغ صبح یہہ کہتا ہی آفتاب کو دیکھ
یہہ بزم تجکو مبارک ہو ہم تو چلتے ہین

جہان تک ہین یہہ بیدرد ... [illegible]
غرض یہہ ظلم تو دیکھا کی ہین [illegible]
یہہ کافر اونکی ... [illegible]
[illegible]

نہ تن مین خون ہی باقی نہ اب گو نمین خون
ہوا ہون خشک مین یہانتک کہ حضرت مجنون
یہہ مجہسی کہتی ہین اور اپنی ہاتھ ملتی ہین

ہمارے تم تو ہو ہم رنگ ظاہر و باطن
پہر اتحاد ہی ہمارے کہ خوش ہوا جکی دن
اور اُٹھالی تمنی ہی غم روز عشق کی گن گن
کوئی تو بگڑی بدلتا ہی یار سی لیکن
میان نظیر ہم اب تم سی تن بدلتی ہین

ولہ جھونپڑا

یہہ تن جو ہی ہر اک کی اوتارے کے جھونپڑا
اسی ہی بادشہ کی نظاری کا جھونپڑا
اسی سی ہی اب یہی سبکی سہارے کے جھونپڑا
اسیمین ہی فقیر بچاری کا جھونپڑا
اپنا نہ مول کا نہ اجارے کا جھونپڑا
بابا یہہ تن ہی دم کی گذاری کا جھونپڑا

اسمین ہی بہولی بہالی اسمین سیانی ہین
اسمین ہے دشمن اسمین ہے اپنی لگانی ہین
اسمین ہی ہوشیار اسی مین دوانی ہین
شاہ جھونپڑا ہی اپنی اسیمین نماتی ہین
اپنا نہ مول کا نہ اجارے کا جھونپڑا
بابا یہہ تن ہے دم کی گذار یکا جھونپڑا

اسمین ہین لوگ عشق و محبت کی ماری ہین
اسمین ہی یار دوست اسمین پیارے ہین
اسمین ہی شوخ حسن کے چلبلے اور ستارے ہین
شاہ جھونپڑا ہی اپنی اسیمین نمانی ہین
اپنا نہ مول کا نہ اجارے کا جھونپڑا
بابا یہہ تن ہی دم کی گذار یکا جھونپڑا

اسمین ہے چور ٹھگ ہین اسمین امول ہین
اسمین ہی باجی اور نقاری ڈھول ہین
اسمین ہے روتی شکل اسمین ٹھٹول ہین
شاہ جھونپڑا ہی اسمین ہے کرتی کلول ہین
اپنا نہ مول کا نہ اجارے کا جھونپڑا
بابا یہہ تن ہے دم کی گذار یکا جھونپڑا

اسمین ہی پاس ساہت اسمین لوند ہین
اسمین ہے شب پسند اسیمین چرند ہین
بیدرد ہی اسمین ہین اور دردمند ہین
شاہ جھونپڑا ہی اب اسی ڈربی مین بند ہین
اپنا نہ مول کا نہ اجارے کا جھونپڑا

بابا یہہ تن ہی دم کی گذار یکا جھونپڑا
اس جھونپڑے مین رہتی ہین سب شاہ و وزیر
اسمین وکیل بخشی و مستعد اور امیر
اسمین ہی سب غریب اسمین ہے سب فقیر
جھونپڑا جو بھی ہے سچ ہے میان نظیر
اپنا نہ مول کا نہ اجارے کا جھونپڑا
بابا یہہ تن ہے دم کی گذاری کا جھونپڑا

ایضاً

دنیا ہے کوئی آشنا کوئی دردناک ہے
یا خوش ہے یا الم کے سبب سینہ چاک ہے
اپنا یہہ دم ہی جانیکا ہر دم تپاک ہے
[illegible] پلید ہے [illegible] پاک ہے
نا ایک تن [illegible] آخر کو خاک ہے
جو خاک سے بنا ہے وہ آخر کو خاک ہے
یہہ آدمی کی ذات [illegible]
[illegible]
[illegible]

بنجارہ نامہ

ٹک حرص و ہوا کو چھوڑ میان مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہی دن رات بجا کر نقارا
کیا بدھیا بھینسا بیل شتر کیا گونین پلا سر بھارا
کیا گیہون چاول موٹھ مٹر کیا آگ دھوان اور انگارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

گر تو ہی لکھی بنجارا اور کھیپ بھی تیری بھاری ہی
اے غافل تجھسی بھی چڑھتا اک اور بڑا بیوپاری ہی

۱۲۷

کیا شکر مصری قند گری کیا سانبھر میٹھا کھاری ہی
کیا داکھ منقی سونٹھ مرچ کیا کیسر لونگ سپاری ہی
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

تو بدھیا لادی بیل بھری جو پورب پچھم جاویگا
یا سود بڑھا کر لاویگا یا ٹوٹا گھاٹا پاویگا
قزاق اجل کا رستی مین جب بھالا مار گراویگا
دھن دولت ناتی پوتا کیا اک کنبہ کام نہ آویگا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

جو خاک سی بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

دنیا سی جبکہ اولیا اور انبیا اوٹھے
روحین ہین خوب جانئین روحونکی ہین مزے
احسام پاک اونکی اسی خاک مین رہے
پر جسم سی تو اب بھی یہہ ثابت ہوا مجھی
جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

وہ شخص تھی جو سات ولایت کی پادشاہ
مرتی ہی اونکی تن مین ہوئے کلیونکی خاک راہ
حشمت مین جنکی عرش سی اونچی تھی بارگاہ
اب اونکی حال کی بھی یہی بات ہی گواہ
جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

کسطرحکی ہوگئی محبوب کجکلاہ
جاتی ہی اونکی قبر پہ جسدم میری نگاہ
تن جنکی مثل پھول تھی اور منہ بھی رشک ماہ
روتا ہون جب تو مین بھی یہی کہکی دلمین آہ
جو خاک سی بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

وہ گوری گوری تن کہ جنہونکی تھی دلمین جائے
سو دل سے تن کو خاک بنا کر ہوا اوڑائی
ہوتی تھی میلی اونکی کوئی ہاتھہ گر لگائی
رونا مجھی تو آتا ہی اب کیا کہون مین ہائے
جو خاک سی بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

عمدونکی تن کو تابنی کی صندوق مین دہرا
قایم یہان بھی اور نہ ثابت وہان رہا
مفلس کا تن پڑا رہا ماٹی اوپر پڑا
دونون کو خاک کہا گئی یارو کہو نہین کیا
جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

گر اک کو ہزار روپیہ کا ملا کفن
کپڑی مکوڑی کہا گئی دونون کی تن بدن
اور ایک یون پڑا رہا بیکس برہنہ تن
دیکھا جو ہمنی آہ تو سچ ہی یہی سخن
جو خاک سی بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

جتنا یہہ خاک کا ہی طلسمات بن رہا
ترکاری ساگ پات زہر امرت اور دوا
پھر خاک اوسکو ہوتا ہی یارو جدا جدا
زر سیم کوڑی لعل زمرد اور اون سوا
جو خاک سی بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

گڈہ کوٹ توپ رہکلہ تیغ و کمان و تیر
ہونا ہی سبکو آہ اسی خاک مین خمیر
باغ و چمن و محل و مکانات دلپذیر
کہتے زبان پہ اب تو یہی بات ہی نظیر
جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

ہر منزل مین اب ساتھ ترے یہہ جتنا ڈیرا ڈانڈا ہی
زر دام درم کا بھانڈا ہے بندوق سپر اور کھانڈا ہے
جب نایک تن کا نکل گیا جو ملکون ملکون ہانڈا ہے
پھر ہانڈا ہی نہ بھانڈا ہی نہ حلوے نہ مانڈا ہی

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

جب چلتے چلتے رستے مین یہہ گون تری ڈہل جاویگی
ایک بدہیا تیری مٹی پر پہر گہاس نہ چرنی پاویگی
یہہ کہیپ جو تونی لادی ہی سب حصون مین بٹجاویگی
دہی پوت جنوائی بیٹا کیا بنجارن پاس نہ آویگی

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلیگا بنجارا +

یہہ کہیپ بہری جو جاتا ہی یہہ کہیپ میان مت گن اپنی
اب کوئی گہڑی پل ساعت مین یہہ کہیپ بدن کی ہی کہینی
کیا تہال کٹوری چاندی کی کیا پیتل کی ڈبیا ڈہکنی
کیا برتن سونی روپی کی کیا مٹی کی ہنڈیا چینی

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

یہہ دہوم دہڑکا ساتھ لئی کیون پہرتا ہی جنگل جنگل
اک تنکا ساتھ نجاویگا موقوف ہوا جب ان اور جل
گہر بار اٹاری چوپاری کیا خاصہ تنسکہ اور ململ
کیا چلون پردی فرش نئی کیا قمری کیا رنگ محل

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاوی گا جب لاد چلیگا بنجارا

کچھ کام نہ آویگا تیری یہہ لعل زمرد سیم و زر
جب پونجی باٹ مین بکہریگی ہر آن بنیگی جان اوپر
نوبت نقارے بان نشان دولت حشمت فوجین لشکر
کیا مسند تکیہ ملک مکان کیا چوکی کرسی تخت چہتر

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلیگا بنجارا

کیون جی پر بوجھ اوٹھاتا ہی ان گونون بھاری بھاری کی
جب موت کا لیرا آن پڑا پہر دونی ہین بیوپاری کی
کیا ساز جڑاؤ زر زیور کیا گوٹی تہان کناری کی
کیا گہوڑی زین سنہری کی کیا ہاتھی لال عماری کی

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

کیا سخت مکان بنواتا ہی کہم تیری تن کا ہی پولا
تو اونچی کوٹ اوٹھاتا ہی وان گور گڑہی نی منہ کہولا
کیا زینی خندق رند بڑے کیا برج کنگورا انمولا
گڑہ کوٹ رہکلا توپ قلعہ کیا شیشہ دارو اور گولا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلیگا بنجارا

مغرور نہو تلوارون پر مت بہول بہروسی ڈہالون کی
سب پٹا توڑ کی بہاگین گی منہ دیکہ اجل کی بہالون کی
کیا ڈبی موتی ہیرون کی کیا ڈہیر خزانی مالون کی
کیا بغچی تاش مشجر کی کیا تختی شال دوشالون کی

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلیگا بنجارا

ہر آن نفع اور ٹوٹی مین کیون مرتا پہرتا ہی بن بن
ٹک غافل دل مین سوچ ذرا ہی ساتھ لگا تیری دشمن

[illegible]

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

جب مرگ پہرا کر چابک کو یہہ بیل بدن کا ہانکیگا
کوئی ناج سمیٹے گا تیرا کوئی گون سئی اور ٹانکیگا
ہو ڈہیر اکیلا جنگل مین تو خاک لحد کی پہانکیگا
اوس جنگل مین پہر آہ نظر اک تنکا آن نہ جہانکیگا

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

خمسہ = الضیف

[illegible]

جب لاگی آنسوؤن کی جھڑی تب خبر ہوئی

ڈہاتی ہتی وان مزور تو تن کی محلسرا	یہہ گھر بنا رہی ہتی دوا لین اوٹھا اوٹھا
اسمین قضا کا راج جو کوٹھے پہ آ چڑہا	شہتیر سا وہ قد ہتا سو خم ہو کی جھک گیا

گردن لگی کڑی پہ کڑی تب خبر ہوئی

چھاتی پہ چڑہ قضا نی لیا جب گلی کو گھونٹ	پانی کا پہر تو آہ نہ اوترا گلی سے گھونٹ
اوکھڑی بدن سے جان کے رگ رگ سے چھٹ پٹے ہونٹ	پنجر دکھایا شیرنی تو بہی یہہ ہجی چھونٹ

جب چاب لی گلی کی نری تب خبر ہوئی

کاندہی پہ رکھہ پالکی لے آئی جب کہار	اور غل مچا کی بولی کہ جلد ہیسی ہو سوار
اسمین نہا کی آپ ہی جلدی ہوئے تیار	کپڑی بدل کے عطر لگا پہن پہول ہار

نکلے سواری دہوم پڑی تب خبر ہوئی

جب پالکی مین چڑہ کی چلا ایکا بدن	کلمہ نقیب پڑہتی چلے ساتھہ کر ہین
تو بہی یہہ کہتی ہتی کہ مواکوان ہی وطن	جب آئی اوس گھڑ مین نظیر اور ترا مت

اوپر سی آگی خاک پڑی تب خبر ہوئی

خمسہ برغزل حضرت امیر خسرو

گل اور گل کہ سکے عارض سے تیری ہمسری	قد سی تجل سرو ہی رفتار سی کبک دری
محبوب تجھسی سیکھہ لین ناز و ادا و دلبری	ای چہرہ زیبای تو رشک بتان آذری

ہر چند وصف میکنم درحسن زان زیبا تری

ہی شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک	دنیا ت صورت کو تیری شمس و قمر رہتی ہین تک
دیکہی ہی جو تیری نین کہتا ہی ہی بیکبک	نا نقش می بندد فلک کس را ندیدہ است این نمک

حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

تیرا رخ ای رعنا صنم بہر کر نظر دیکہی ہی جو	کہو دی ہی ایمان کو باندہی ہی وہ زنار کو
دیوانے تیری عشق مین کسی نہیں کچہ ایک دو	عالم ہمہ یغمای تو خلق جہان شیدای تو

این نرگس رعنای تو آوردہ رسم کافری

ہی خلق خوبی مین ہمارا طور سی وہ نازنین	بہزاد مانی دیکھتی تو ہوتی وہ حیرت قرین
گر اسن بالکے راست کا آتا نہیں تجھکو یقین	صورت گر زیبا چین بر صورت خویشتن ببین

آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

خمسہ برغزل مولانا سعدی

زرین کمری سیمبری موی میانی

وہ شوخ کہ عالم مین نہ دیکھا ہو کسی نے کیا تجھسے کہون اوسکی مین خوبی کی قرینے	وہ حسن کہ نی حور تی پایا نہ پری نے خورشید رخی ماہ وشی زہرہ جبینے

یاقوت لبی سنگدلی تنگدہانی

گلفام گل اندام دلارام نکوئی اہو صفتی کبک تگی عنبرین موئی	دلدار دل آزار جفاکار دو روئی بیداد گری کج کلہی عربدہ جوئی

شکر شکنی تیر قدی سخت کمانی

ابرو خم طاق حرم و زلف کنشتی تل نقش سویدای دل اور خط لب کشتی	قد رشک دل طوبی و رخ رشک بہشتی جادو نظری عشوہ گری حسن سرشتی

آسیب دلی رنج تنی آفت جانی

وہ رخ کہ ہراک شوخ پریزاد کو شی دے گر حور بہی دیکھی تو اوسی جا مین رہ دے	وہ زلف کہ سنبل جسی بیتاب ہو کہدے عیسے نفسی خضر رہی یوسف عہدے

جم مرتبہ تاجوری شاہ جہانی

شمشیر نگہ تیر مژہ قاتل خلقے مشہور جہان فتنہ جان بمقبل خلقے	غارتگری بیداد دہی حاصل خلقے تنگ شکری جور شکری در دل خلقے

شوخ نمکینی چو نمک سوز جہانی

کیا اوسکی مین تعریف کہون حسن و ادا کی پہر مثل نظیر اوس بت رعناسی لگا جے	ہی ختم دو عالم کی اوسی شوخ پہ خوبی بی زلف اور رخ و لعل لبا اوشدہ سعدے

آہی و بخاری و غبارے دو خالی

مسدس

جو رطبہکی تیری آن کو پہچان گئے مین لذت مین بہری ہوش نہین اوسان گئی مین	اس کی ادا ہی تیرے پہچان گئے مین مت ڈر میری نخری سی کہ ایکان گئی مین

ہوتی ہون خلاص ابتو ہی جان گئی مین
اک اور ہی دہکا تیرے قربان گئے مین

کیا باندہا ہی اس مین تجھ اسوار کی صدقے	کہا پیار سی موہنہ چومی ہے اس پیار کی صدقے

کیا بار نبہا ہی کہ مین تیری [illegible] کی صدقے
دیکہی کل و دیکہا اور تیری [illegible] کی صدقے
ہوتی ہون خلاص ابتو ہی جان گئی مین
اک اور ہی دہکا ہی تیری قربان گئی مین
[illegible]
[illegible]
ہاتہون کی [illegible] اپنی ہی [illegible]
ہوتی ہون خلاص ابتو ہی جان گئی مین
اک اور ہی دہکا تیرے قربان گئی مین

١٣١

ہائے آن ملی ہم سے کہ ہر جان ملی جا
مجھکو ہی کہا عیش مین اور تو ہی کہی جا
ہائے وقت ہی مین تا ہی ہلون تو ہی ہلی جا
جس آن سی ہلا ہی تو اسی ڈہب سے ہلی جا
ہوتی ہون خلاص ابتو ہی جان گئی مین
اک اور ہی دہکا تیری قربان گئی مین

سن یار نظیر اب تو یہی تجھ سے کہوں گے	جبتک کہ جیوں گے تیری لونڈے ہی رہوں گے

ہوتی ہوں خلاص اب تو یہی جان گئی مین
اک اور بھی دکھا بڑے قربان گئی مین

ایضاً

جو فقر مین پورے ہین وہ ہر حال مین خوش ہین	ہر کام مین ہر دام مین ہر حال مین خوش ہین
گر مال دیا یار نے تو مال مین خوش ہین	بے زر جو کیا تو اوسی احوال مین خوش ہین

افلاس مین ادبار مین اقبال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

چہرہ پہ ملامت نہ جگر مین اثر غم	ماتھے پہ کہین چین نہ ابرو مین کہین خم
شکوہ نہ زبان پر نہ کبھی چشم ہوئی نم	غم مین بھی وہی عیش الم مین بھی وہی دم

ہر بات ہر اوقات ہر افعال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر یار کی مرضی ہوئی سر جوڑ کے بیٹھے	گھر بار چھڑایا تو وہین چھوڑ کے بیٹھے
موڑا اونہین جیدھر تو وہین منہ موڑ کے بیٹھے	گدڑی جو سلائی تو وہی اوڑھ کے بیٹھے

دکھ درد مین آفات بہ جنجال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر اوسنے دیا غم تو اوسی غم مین رہے خوش	جس طرح کہا اوسنے اوس عالم مین رہے خوش
کھانے کو ملا کم تو اوسی کم مین رہے خوش	جس طرح رکھا اوسنے اوسی دم مین رہے خوش

گر شال اوڑھائی تو اوسی شال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

جینے کا نہ اندوہ نہ مرنیکا ذرا غم	یکسان ہے اونہین زندگی اور موت کا عالم
واقف نہ برس سے نہ مہینے سے وہ اکدم	نے دن کی مصیبت نہ کبھی روز کا ماتم

دن رات گھڑی پہر مہ و سال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر اوسنے اوڑھایا تو لیا اوڑھ دوشالا	کمل جو دیا تو وہی کاندھے پہ سنبھالا

ایضاً

خال سیاہ اور خط مشکبار دیکھ | زلف دراز و طرۂ عنبر نثار دیکھ

ہر لحظہ اپنی چشم کے نقش و نگار دیکھ
ای گل تو اپنی حسن کے آپ ہی بہار دیکھ

آئینہ کیا ہی جان ترا پاک صاف دل | اور خال کیا ہین تیرے سویدا کی رنگلی تل
زلف دراز فہم رسا سی بہی ہے مل | لاکھوں طرح کی پہول سے تمام ہین تجہی مین کہل

ہر لحظہ اپنی چشم کی نقش و نگار دیکھ
ای گل تو اپنی حسن کی آپ ہی بہار دیکھ

مشک و تتار و مشک ختن بہی تجہی مین ہے | یاقوت و سرخ و لعل یمن سب تجہی مین ہے
نسرین و سوسن و یاسمن سب تجہی مین ہے | القصہ کیا کہوں مین چمن ہی تجہی مین ہے

ہر لحظہ اپنی چشم کی نقش و نگار دیکھ
ای گل تو اپنی حسن کی آپ ہی بہار دیکھ

سورج مکہی سے گل کے اگر دل مین تاب ہے | تو اپنی منہ کو دیکھ کہ خود آفتاب ہے
گل اور گلاب کا ہی تجہی مین حباب ہے | رخسار تیرا گل ہے پسینہ گلاب ہے

ہر لحظہ اپنی چشم کی نقش و نگار دیکھ
ای گل تو اپنی حسن کی آپ ہی بہار دیکھ

نرگس کے پہول پر تو نہ اپنا گمان کر | اور سرو سہی بہی دل نہ لگا اپنا جان کر
پہر سب سمار ہے ہا ہین تجہی مین تو آن کر | اپنی سوا کسی پہ تو ہرگز نہ دہیان کر

ہر لحظہ اپنی چشم کی نقش و نگار دیکھ
ای گل تو اپنی حسن کی آپ ہی بہار دیکھ

نرگس وہ کیا ہی جان ترے چشم خوش نگاہ | اور سرو کیا ہی یہ ہے ترا قد دراز آہ
گر سیر باغ چاہی تو اپنی ہی کر تو چاہ | حق نی تجہی کو باغ بنایا ہے واہ واہ

ہر لحظہ اپنی چشم کی نقش و نگار دیکھ
اے گل تو اپنی حسن کے آپ ہی بہار دیکھ

گرد کمین شہ تیرے قمری و بلبل کا دہیان ہے | تو ہونٹ تیری قمری ہین بلبل زبان ہے
ہی تو ہی باغ اور تو ہی باغبان ہے | باغ و چمن مین جتنی تو ان سب کی جان ہے

ہر لحظہ اپنی چشم کی نقش و نگار دیکھ
ای گل تو اپنی حسن کے آپ ہی بہار دیکھ
بلبل گلاب سے تو نہ نسرین و نسترن
داؤدی جوہی لالہ و ریحان و یاسمن
جتنے ہیں ہین پہول سے ہی پہولوں کی انجمن
بس تجہی مین پہول رہا ہین چمن چمن
ہر لحظہ اپنی چشم کی نقش و نگار دیکھ
ای گل تو اپنی حسن کے آپ ہی بہار دیکھ
باغ و چمن سے [illegible] گل مین [illegible]
قمری [illegible] بلبل [illegible]

۱۳۴

[illegible]
ہر لحظہ اپنی چشم کی نقش و نگار دیکھ
ای گل تو اپنی حسن کے آپ ہی بہار دیکھ

الضاً

[illegible]

گر ہی فقیر تو تو نہ کہہ یہاں کسی سے میل
یاں تو نبڑی نہ بیل پڑا اپنی سر ہی کھیل

یہہ صورتیں جو دیکھی ہی مت اسی دل لگا
سنجر اکلاہ پہینک اوڑا دی جھٹکا لگا

بڑ ریت یہہ سوتیاں انہیں یار مت جگا
اگی کو چھوڑنا تہہ نہ پیچھی کو رکھہ لگا

گر ہی فقیر تو تو نہ کہہ یاں کسی سے میل
یاں تو نبڑی نہ بیل پڑا اپنی سر ہی کھیل

جب تو ہوا فقیر تو ناتا کسے سے کیا
مطلب بہلا فقیر کو با کسی سے کیا

چھوڑا کٹم تو پہر رہا رشتا کسی سے کیا
دلبر کو اپنی چھوڑ کے ملنا کسی سے کیا

گر ہی فقیر تو تو نہ کہہ یہاں کسی سے میل
یاں تو نبڑی نہ بیل پڑا اپنی سر نہ کھیل

تیری نہ یہہ زمین ہے نی تیرا آسمان
اوسکی سوا کہ جب یہ ہوا تو فقیر یہاں

تیرا نہ گھر نہ بار نہ تیرا یہ جسم و جان
کوئی تیرا رفیق نہ ساتھی نہ مہربان

گر ہی فقیر تو تو نہ کہہ یاں کسی سے میل
یاں تو نبڑی نہ بیل پڑا اپنی سر نہ کھیل

دیتا ہی دلکو اپنی تو دی اوس کسیکو ہا تہہ
اور یہہ جو تجھہ سی کرتی ہیں مل کے میٹھی بات

جس یار سی کہ ہوئی ہے جیتے موی کا سات
مارا پڑیگا دیکھہ نہ کہا آن کی آت گھات

گر ہی فقیر تو تو نہ کہہ یاں کسی سے میل +
یاں تو نبڑی نہ بیل پڑا اپنی سر ہی کھیل

خوباں کی یہہ جو چاند سے منہ پر کھلی ہیں بال
یہہ بال بال اب ہی تیری جان کا وبال

مارا ہی تیری واسطی صیاد نی یہہ جال
پہنسیو خدا کیوا سطی اہمیں نہ دیکھہ بہال

گر ہی فقیر تو تو نہ کہہ یاں کسے سے میل
یاں تو نبڑی نہ بیل پڑا اپنی سر سے کھیل

جسکا ہی تو فقیر اوسیکو سمجہہ تو یار
دیوے تو لی وہی جو نہ دیوے تو دم نہ مار

مانگی تو مانگ اوس سے ہی کیا نقد کیا ادہار
اوسکی سوا کسی سے نہ کہہ اپنا کاروبار

گر ہی فقیر تو تو نہ کہہ یاں کسے سے میل

ایسا ہی تہا تو فقر کو ناحق کیا اسیر	ہم تو اسی سخن کے ہین قایل بیان نظیر

گر تو فقیر ہی تو نہ کہہ یان کسی سے بیل
ہان تو نہ تری سیل پڑا اپنی سر پہ کہیل

ایضاً

جہانمین نام تو سنتی تہی ہم جدائی کا	ولی نہ دیکہا تہا درد والم جدائی کا
دیا فلک نی ہمین ہی یہہ سم جدائی کا	بڑا ہی مرگ سی ایک ایک دم جدائی کا

غضب ہی قہر ہے یار وستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

کہڑی کہڑی مین اوٹہی ہی تڑپ کی دل سی آہ	جگر کے ٹکڑی نکلتی ہین اشک کی ہمراہ
سو کوئی شکل کہیر دیکہتا ہی اب واللہ	یہہ کہی ہی وہ سینہ سی سرد بہر کہ آہ

غضب ہے قہر ہے یار وستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

مجہی نہ کیونکہ ہی دلمین داد اور بیداد	کہ تہی جو عیش وطرب شب وہ ہوگئی برباد
نہ جی کو چین نہ آنکہونکو سکہہ نہ دل ہی شاد	بہلا مین کتنی کرون اب ظلم کی کرون فریاد

غضب ہے قہر ہے یار وستم جدائے کا
خدا کسیکو نہ کہلاوی غم جدائے کا

کبہی تو یار کے آنی کی راہ تکتا ہون	گلی مین اوسکی کبہی جا کی سر پٹکتا ہون
کبہی دو آہ جو جنگل مین جا بہکتا ہون	نکلتی جان ہین اور پڑا سسکتا ہون

غضب ہے قہر ہے یار وستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوی غم جدائی کا

پہرا ہون دشت و بیابان مین یان غمناک	جلاتا آہ کی شعلہ ہی سینہ جسم وخاشاک
خراب حال جگر خستہ اور گریبان چاک	یہہ جسپر آن پڑی غم وہ کیا جیتی ہہر خاک

غضب ہی قہر ہے یار وستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاسے غم جدائی کا

ہیں جو چشم سی برسات آنسو بہتی مین	تو جان و دل پہ کیا کیا عذاب سہتی ہین

غضب ہی قہر ہے یار وستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوی غم جدائی کا
[illegible]
غضب ہے قہر ہے یار وستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوی غم جدائی کا
[illegible]
غضب ہی قہر ہی یار وستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاسے غم جدائی کا
[illegible]

پر نہین اوڑ کر تمہاری پاس جو آجائی
چشم تر اور داغ سینہ کی کسی دکہلائی

جی ہی جی مین کب تلک خون جگر کو کہائی
دل سمجھتا ہی نہین کیونکر اسی سمجھائی

چہوٹ جاوین غم کی ہاتہون سی جو نکلی دم کہین
حیف ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

اب جو اپنی حال پر ہم خوب کرتی ہین نگاہ
ہی جو کچھ ظلم وستم ہم پر کہین کیا تم سی آہ

ہر گہڑی شل نظر اس غم سی ہی حالت تباہ
بن موی اب تو نظر آتا نہین ہر گز نباہ

چہوٹ جاوین غم کی ہاتہون سی جو نکلی دم کہین
حیف ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

در بیان سخاوت و عشرت

زر داری تو ہر گز مت مار اپنی من کو
جو بر چلین چلین چل تو بہی اوس چلین کو

تن زیب تن سکہون سی ترسا نہ اپنی من کو
مرشد کا ہی یہہ نکتہ رکہہ یاد اس سخن کو

دلکی خوشی کی خاطر چکہہ ڈال مال دہن کو
گر مر دہی تو عاشق کوڑی نر کہہ کفن کو

جا بیٹہہ میکدہ مین سب درد و غم سی ہٹ کر
محبوب دلبرونسی خوش ہو لپٹ لپٹ کر

چہمکا گلابی می کی پیالی اولٹ پلٹ کر
پی دودہ اور تماشی میوہ مٹہائی چٹ کر

دلکی خوشی کی خاطر چکہہ ڈال مال دہن کو
گر مر دہی تو عاشق کوڑی نر کہہ کفن کو

صندوقچین جو زر ہی اوسکو بہلی گنوا دی
کوٹہی مکان حویلی سب کہود کر کہلا دی

می کی بہا کی نالی طبلو نکو کہڑ کہڑا دی
کرڑیون تلک جلا دی انٹہون تلک اوڑا دی

دلکی خوشی کی خاطر چکہہ ڈال مال دہن کو
گر مر دہی تو عاشق کوڑی نر کہہ کفن کو

جو جو بخیل کٹن زر چہوڑ کر مری گا
تر ادہی ہی جو کچھ راہ خدا مین دیگا

یا کہائیگا جنوائی یا خالصہ لگی گا
کہانا کہلانا ہنسنا تو بہی سدا رہی گا

دل کی خوشی کی خاطر چکہہ ڈال مال دہن کو
گر مر دہی تو عاشق کوڑی نر کہہ کفن کو

[illegible] خلل کا
[illegible] دل کا
[illegible]
دلکی خوشی کی خاطر چکہہ ڈال مال دہن کو
گر مر دہی تو عاشق کوڑی نر کہہ کفن کو
[illegible] دہن ہی دیگا
[illegible] دیگا
[illegible]
دلکی خوشی کی خاطر چکہہ ڈال مال دہن کو
گر مر دہی تو عاشق کوڑی نر کہہ کفن کو

[illegible]
[illegible]
[illegible] مال دہن کو
دلکی خوشی کی خاطر [illegible]
[illegible]
[illegible] مال دہن کو
دلکی خوشی کی خاطر چکہہ ڈال مال دہن کو
گر مر دہی تو عاشق کوڑی نر کہہ کفن کو

در تعریف طفلی

کیا دن تھے یار وہ بھی تھی جبکہ بھولے بھالے
چوٹی کوئی رکھالی بدھی کوئی بنھالی
ہنسلی گلی میں ڈالی منت کوئی بڈھالی
نکلے تھے دائی لیکر پھرتے کبھی دو والے

موٹی ہون یا کہ دبلی گوری ہون یا کہ کالی
کیا عیش لوٹتی ہین معصوم بھولی بھالی

دل مین کسی کی ہرگز نی شرم نی حیا ہی
پہنے پھری تو کیا ہی ننگی پھری تو کیا ہی
انگا بھی کھل رہا ہی چھپا بھی کھل رہا ہے
یا ان یعنی بھی واہ واہ ہی ور وان بھی ہم واہ واہ ہے

کچھ اسطرحسی لے اور کچھ ادسطرحسی کھالے
کیا عیش لوٹتی ہین معصوم بھولی بھالی

مرجاوے کوئی تو بھی کچھ ان کو غم نہ کرنا
انکی بلا سی گھر مین ہو قید یا کہ گھرنا
نی جاتی کچھ بگڑنا نی جانی کچھ سنورنا
جس بات پر مچلنا پھر وہی کر گذرنا

مان اور بہتی کو بابا پکڑ پکو بیچ ڈالے
کیا عیش لوٹتی ہین معصوم بھولی بھالی

جو کوئی چیز دیوے نت ہاتھ لوٹتی ہین
بابا کی موچھ مان کی جھونٹی کھسوٹتی ہین
گوڑ بیر مولی کا جرلی سنر مین کھوٹتی ہین
گرد مین اٹ رہی ہین خاکو مین لوٹتی ہین

کچھ مل گیا سو پی لی کچھ بٹ گیا سو کھالے
کیا عیش لوٹتی ہین معصوم بھولی بھالی

جو انکو دو سو کھالین پھیکا ہو یا سلونا
جس جا پہ نیند آئی پھر وان ہین انکو سونا
ہین بادشہ سی بہتر جب ملگیا کھلونا
پیر وانکچہ پلنگ کی نیچے چاہئی بچھونا

بھونبو کوئی بجالی پھرکی کوئی پھرالے
کیا عیش لوٹتی ہین معصوم بھولی بھالے

یہہ بالی پن کا یار و عالم عجب بنا ہے
اور سچ اگر جو پوچھو تو بادشاہ بھی کیا ہے
یہہ عمر وہ ہی اسمین جو ہی سو بادشاہ ہے
اب تو نظیر میرے سبکو یہی دعا ہے

جیتے رہین سبھون کی آس اور مراد والے
کیا عیش لوٹتی ہین معصوم بھولے بھالے

موسم زمستان

سیاہ روشنی اور روشنی سیاہی ہے | اوچارہ شہر مین مردونکی بادشاہی ہے

غرض مین کیا کہون دنیا ہی کیا تماشا ہی

دہوہین عقل ہین وہ بڑی سیانی ہین | جو عقل رکہتی ہین وہ باولی دوانی ہین
زنانی شوق سے مردونکے پہنے بانی ہین | جو مرد ہین وہ بڑے ہیجڑی زنانی ہین

غرض مین کیا کہون دنیا ہی کیا تماشا ہی

جنہونکی کان نہین دور کی وہ سنتی ہین | جو کان والے ہین بیٹہی وہ سر کو دہنتی ہین
دہوئین برستی ہین اور ابر نکی جلتی ہین | کباب بہگیتی ہین اور بلیدی بہنتی ہین

غرض مین کیا کہون دنیا ہی کیا تماشا ہی

خبیث دیو بلید آپ اک سی لڑتی ہین | جو آدمی ہین وہ اونکی باون پڑتے ہین
بلائین لپٹی ہین اور بہوت جن جہگڑتی ہین | یہہ پہر دیکہو کہ زندون سے مردے لڑتی ہین

غرض مین کیا کہون دنیا ہی کیا تماشا ہی

کہلے ہین آگ کی پہول اور گلاب جہڑتے ہین | ببول پکتی ہین انگور آنب سڑتی ہین
سخی کریم پڑی ایڑیان رگڑتی ہین | بخیل موتیو نکو موسلونسی جہڑتی ہین

غرض مین کیا کہون دنیا ہی کیا تماشا ہی

عزیز تہی جو ہوئی چشم مین سبہونکی حقیر | حقیر تہی سو ہوئے سب ہین صاحب توقیر
عجب طرحکی ہوائین ہین اور عجب تاثیر | اجنبی خلق کی کیا کیا بیان کرون نظیر

غرض مین کیا کہون دنیا ہی کیا تماشا ہی

دربیان غنیمت شمردن حسن وجمال

ابہی غمخوار نسی کوئی آن ہنسلی بول لے | دردمندونکا نکال ارمان ہنسلی بول لے
پہر کہان یہہ دن یہہ شان ہنسلی بول لے | دم غنیمت ہی ارے نادان ہنسلی بول لے

مان لے کہنا میرا ایجان ہنسلے بول لے
حسن یہہ دود نکا ہی جہان ہنسلی بول لے

آج تجہکو حق نی دی ہی حسن وخوبی کی بہار | چاہتی والون سے کرلی کچہ سلوک ومہر وپیار
کوند کا بجلی کی اور جوبن کا مت کر اعتبار | کاٹہہ کی ہانڈی ہی تہین چڑہتی ہی یہ بار بار

مان لے کہنا میرا ایجان ہنسلے بول لے

حسن یہہ دو دنکا ہی جہان ہنسلی بول لے

آج یہہ گلشن ہی اپنا سیر کر لی اس گھڑی

مان لے کہنا میرا ایجان ہنسلی بول لے
حسن یہہ دو دنکا ہی جہان ہنسلی بول لے

[illegible]

مان لے کہنا میرا ایجان ہنسلی بول لے
حسن یہہ دو دنکا ہی جہان ہنسلی بول لے

کیا حال دل خوبی مجہی کہتی ہا نہیں
آہ کہیں حسن کافر کی ہے رہتی ہا نہیں
یا ہماری چاہ تیری ناز کو سہتے ہا نہیں
ناوک کاغذ کی ہری پیاری یہہ سدا بہتی ہا نہیں

ہان لی کہنا میرا ایجان ہا ہنسلے بول لے
حسن یہہ دو دن کا ہی مہمان ہا ہنسلی بول لے

کیسے کیسے خوبرویان ہو گئی ہین سیر یجان
تو جو روٹہا روٹہا ہم سی رہتا ہی نامہربان
اپنی غمخوار سے کیا کیا کر گئی ہین خوبیان
دیکہہ پچتا دی گا غافل حسن پر مت کر گمان

ہان لی کہنا میرا ایجان ہا ہنسلے بول لے
حسن یہہ دو دن کا ہی مہمان ہا ہنسلے بول لے

حسن کا عالم ہمیشہ ہر گہڑی ملتا نہیں
مجہسے تیرا روٹہنا ہر دم کا اب چلتا ہا نہیں
گل ہی کہل اکبار ایجان پہر کبہی کہلتا ہا نہیں
دودہ اور دل جب پہٹا پیارے یہہ پہر ملتا ہا نہیں

ہان لے کہنا میرا ایجان ہا ہنسلی بول لے
حسن یہہ دو دن کا ہی مہمان ہنسلی بول لے

دل غیرونکی جو پیارے تجہسے اب کہہ پائینگی
بات کو ہنسی کو دیتی ادے چہڑکیان سہ پائین گے
لیک اکدن تجہکو بہی خوبان یون ہی کلپائین گے
ہانڈی جی پچتائینگے وہی جنی کی کہائین گے

ہان لے کہنا میرا ایجان ہا ہنسلے بول لے
حسن یہہ دو دن کا ہی مہمان ہا ہنسلے بول لے

اب نظیر آگی تیری رہتا ہی حاضر صبح و شام
پہر کہان یہہ دلبری یہہ عیش کی باتین مدام
پیار سی ہنس بول پیارے پی می الفت کا جام
کچہہ نہ ہوگا رہیگا آخرش اللہ کا نام

ہان لے کہنا میرا ایجان ہا ہنسلی بول لے
حسن یہہ دو دن کا ہی مہمان ہا ہنسلے بول لے

تل کی لڈو

جاڑے مین پہر حلوائی دکہلائی تل کے لڈو
کوچہ گلی مین ہر جا بکوائی تل کی لڈو
ہر ایک خوانچہ مین رکہوائے تل کی لڈو
ہمکو بہی ہین گی دلسی خوش آئی تل کی لڈو
جیتی رہی تو یارو پہر کہائی تل کی لڈو

عمدوں نے سو طرح کی یاقوتیاں بنائین
لوگوں مین دار چینی شکر دیت لی ملائین

کردیین دونون کی سو گرم چیزین کہا ہین
اور روغن سے تل ڈال پہر کے پینڈیاں بنائین
ہانڈی ہی گرم سکا کر بنوائی تل کی لڈو

رکہہ کر خوانچہ کو سر پر پکار یون پکارا
بادام ہو تا چاہو اور گری کی چہارا
جاڑا لگی تو ۸ لکا کر ناہون مین اجارا
جب کا کلیجہ یارو سردی کی ہو وے مارا
تو دام دہ مجہسے لیجائی تل کے لڈو

جاڑا تو ہی دلین لہا دن جمہارا
پیارے تل سکو رس سی کار کی اوپہارا
حب دم داغ کو سر تے اکا
ہم ہوکے دل کو جب بکا جاتی تل کے لڈو

من پہر پیاسا ہو کر کہا تین کی لیم
کل ہاسی جو اپنی بہتی کی ریلکے لیکیم
پیارے اور اسکی خاطر ہین ہو ہی ہم
محبوب ہنسکے بولا صبح خوشی ہو تیم
پیارے دکہیکو دیکہیو

جب خوش ہوا وہ اوسنی جب پائی تل کی لڈو

جو آپ بہی اس ہوا مین علس ہی ہا تہوڑی تہوڑی رہے
کہتے ہی ہا آشناسی خرچی بہی ہا مین نی چہوڑی رہے
لجتے ہی ہا مین ذات اوسکی اور کانپتی ہی ہا تہوڑے
جاڑے کی ماری ہی اب تو مرتی ہون مین نگوڑی

جی جاؤن تو جو مجہکو کہلوا ای تل کی لڈو

یہہ بات یار سنکے اوسکا لگا سنانے
کچہ پیر اتن ہی اب تو لگا ہی تہر تہرانے
جاؤن تو جاڑا مجہکو پہر یہان نہ دیگا آنے
سوسو کچہ بہانی پر آہ کب وہ مانے

آخر کو اوسنی اوس سے منگوائی تل کی لڈو

جب ہاتہہ آئی اوسکی انگیا کی بزم سے بٹے
جب گلبدن سی ہنس کر بولا کہو مین کیا ہے
لگتے ہی ہاتہہ نکلی رگ رگ کی سارے سردے
کچہ ان کہون سے ایسی سینہ مین اگ بہر کے

گویا کہ مین ہے میری ہاتہہ آئی تل کے لڈو

وہ کسبیان کہ جنکا ٹوٹا سا جہونپڑا ہے
ہر ایک جہونپڑی سی نکلی یہی صدا ہے
یون کانپتی ہین اونپر جاڑا گویا چڑہا ہے
پیڑے جلیبی برفی لایا تو آہ کیا ہے

بشنی وہی بڑا ہی جو لائی تل کی لڈو

جاڑے مین جسکو ہر دم پیشاب سے ستاتا
اوسکی دوا بہی کوئی پوچہو حکیم سی جا
اوٹہین تو جاڑا لپٹی نہین موت نکلا جاتا
بتلائی کتنی نسخی پر ایک بن نہ آیا

آخر علاج اوسکا ٹہرائی تل کے لڈو

جاڑے مین اب جو یارو یہہ تل گئی ہین بہونے
دل لی لیا ہمارا تل شکریون کے رونے
محبوب یون لگے ہی تل سے انکی مربے ہین دونے
یہہ بہی نظیر لڈو ایسی بنائی تو نے

جو سنکی جسکی لذت گہبرائی تل کے لڈو

دربیان نیکی و بدی دنیا

ہے دنیا جسکا نام میان یہہ اور طرح کی بستی ہے
یہان ہر دم جہگڑے اوٹہتی ہین ہر آن عدالت بستی ہے
جو مہنگو نکو یہہ مہنگی ہی اور سستو نکو یہہ سستی ہے
گر مست کرے تو مستی ہے اور پست کرے تو پستی ہے

کچہ دیر نہین اندہیر نہین انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتہہ کرو اس ہاتہہ ملے یہان سودا دست بدستی ہے

جو اور کسیکا مان رکہے تو اوسکو بہی ارمان ملے
جو پان کہلاوے پان ملے جو روٹی دے تو نان ملے

۱۴۳

اوس پچہر کی بچی مین تہا اس ناچ کا ایجاد ... کرتا تہا کوئی قدرت خالق کی تیئن یاد
ہر کوئی یہہ کہتا تہا خدا انکو رکہی شاد ... اور کوئی یہہ کہتا اری واہ ری استاد

توبہی سبہی اور ترا سدا یہ پچہر کا بچا

جب ہمنی اوٹہا ہاتہہ گرفت کو جو ہلایا ... خم ٹہوک پہلوان کی طرح سامنی آیا
لپٹا تو یہہ کشتی کا ہنر آن دکہایا ... جو چہوٹی بڑی جتنی تہی اون سبکو چہایا

گرہم بہی نہ ہاری نہ تہکا یہ پچہر کا بچا

جب کشتی کی ٹہہری تو وہین سر کو جو جہاڑا ... للکارتی ہی اوسنی ہمین آن لتاڑا
گر ہمنی پچہاڑا اوسی کہہ اوسنی پچہارا ... اک ڈیڑہ پہر ہوگیا کشتی کا اکہاڑا

گرہم بہی نہ ہارے نہ تہکا یہ پچہر کا بچا

یہہ داو مین پنچہ مین جو کشتی مین ہوئے دیر ... یون پڑتی روپی پیسی کہ اندہی مین گونا ہیر
سب نقد ہوئی آگی سوا لاکہہ روپی ڈہیر ... جو کہتا تہا ہر ایک سی اسطرحسی ہنر پہیر

یارو تو لڑا دیکہو ذرا یہ پچہر کا بچا

کہتا تہا کہڑا کوئی جو کر آہ اہاہا ... اسکی ہمتین اوستاد ہو واللہ اہاہا
یہہ سحر کیا تمنی تو ناگاہ آہاہا ... کیا کہی غرض آخرش ای واہ اہاہا

اب تو تو دیکہا نہ ستا یہ پچہر کا بچا

جسدن سی نظیر اپنی تو دلشاد یہی ہین ... جاتی ہین جدہر کو اودہر ارشاد یہی ہی
سب کہتی ہین وہ صاحب ایجاد یہی ہین ... کیا دیکہتی ہو تم کہری اوستاد یہی ہین

کل چوک مین تہا جبکا لڑا یہ پچہر کا بچا

مسدس

کاہی بخندہ لب شکر آمیز سی سیکہے ... کاہی بعشوہ غمزۂ خونریز سیکہے
ہر ناز دلفریب و دل آویز سیکہے ... القصہ ہر ادا ستم انگیز سیکہے

دیدار منہائی و سپر ہیز سی سیکہے
بازار خویش آتش ماتیز سی سیکہے

پہلی لگائی دلکو میری تونی اسی چاہ ... جب آگ بہڑکی ہم آہ تو لی تونی اپنی راہ
سیکہا تیرا فریب ہم اس شوخ کج کلاہ ... اچہی یہہ رسم تونی نکالی سہی واہ واہ

دیدار ... بنما ... سیکہی و ... سیکہنی
بازار خویش ... آتش ... سیکہنی
اول ... کیا ... دوری ... حسن ...
پہر ... دل ... مین ... تیر ...
ہم ... دیکہی ... بہار ... دل افروز
سوچا جو ... خوب ... سیکہنی
دیدار ... نمائی ... سیکہنی
بازار خویش ... آتش ... سیکہنی
دو ... کیا ... ہم ... دل
دلدار ... تو ... کیا ...
اب ہم تو ... اور تو خوشی ... یار
خوشی ... شمار
دیدار ... نمائی و ... سیکہنی
بازار خویش ... آتش ... سیکہنی
غمزہ ... جہانک ... دکہا دیا
جب ... نگہ ... چہپا
اپنا ... حسن ... مبتلا
صد آفرین ... یار
دیدار ... سیکہنی
بازار خویش و آتش ... سیکہنی

زلفون کا اپنی تمکو دکہا تو نے پیچ و تاب
جب پہنس گئے ہم آہ تو بہڑکا دیا شتاب
ڈالا ہمارے دلمین تعشق کا اضطراب
ان فطرتون کا تیری غرض ہی یہی جواب

دیدار می نمائی و پرہیز میکنی
بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

مکر و فریب تو جو کرے ہی نیا نیا
تیری جو شوخیون سے وہ آگاہ تکہ تہا
وہ سب نظیر جانی ہی اے شوخ دلربا
سعدی نے جب ہی یہہ بیت گلستان مین لکہہ گیا

دیدار می نمائی و پرہیز میکنی
بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

خمسہ بر غزل سراج

کہلے جبکہ چشم دل حزین تو وہ تم رہا نہ تری رہے
سر اپای گوش تہا مین عجب تہا کہ جگہ نہ بی جگہ ہی رہے
ہوئے حیرت ایسی کچہ آنکہہ کہ اثر کی بی اثری رہے
خبر تحیر عشق سن نہ جنون رہا نہ پری رہے
نہ تو تو رہا نہ تو مین رہا جو رہی سو بیخبری رہے

ہوئین کہلی جو لگو فراغتین گئی قید جب سے لباس کے
کوئی کہتو یا کہ نہ ہتو اب غرض اسکو جانے بلا میرے
نہ ہوا اطلس و گلبدن نہ تلاش بادلہ و زری
شہ بیخودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی
نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کے پردہ دری رہی

کسی وقت مکتب عقل مین بہت علم ہمنی بہی تہا پڑہا
کیا جبکہ مدرسہ عشق مین تو آگی یاد وہ کچہہ نہین کیا
کہ ہر اک سی حجت و بحث تہی سو اوس علم کا تہا یہی تہا
وہ عجب گہڑی تہی کہ جس گہڑی لیا درس نسخہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق مین جو دہری تہی وہین دہری رہی

ترے منہ پہ اسقدر ہی جہلک کہ جہان تو جا کی عیان ہوا
کوئی آگی تیری نہ آسکا وہ قمر کہ مہر نشان ہوا
اگر آفتاب جمال تہا تجہی دیکہہ کی وہ نہان ہوا
تیری جوش حیرت حسن کا اثر اسقدر تو یہان ہوا
کہ نہ آئینہ مین جلا رہی نہ پری کی جلوہ گری رہی

عجب اتفاق ہی خود بخود پیر دل سی عشق نکلگیا
او دہر آہ شعلہ زبان نکلی ادہر اشک آنکہہ سی ڈہل گیا
پڑی آگ ایسی کہ وہ تمنین آنکہہ ہر رنگ شمع پگہل گیا
چلے سمت مغیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخ نہال غم جسی دل کہین سو ہری رہے

کری عشق اپنا جہاں مین کہ بہجی تیشہ ہاتہہ مین دیکہو
نہ کسی سی ڈر یہی ہی کہین کسیکی خوف دیوی کر

در انتباہ غافلان

کچہہ کسیکی خبر نہین ہوا ہوش نظر و ...
... درد عشق مین بیان ال نہ بنوائی ...
نہ خطر رہا نہ حذر رہا جو رہی سو بیخبری رہی

[illegible]

گلی لپٹو ہمارے اور ہمین ہنس ہنس سے کی بوسہ دو
اجل کا فر کہڑی ہی سر پہ اے دلدار سنتی ہو

نہ یہہ چہلین تہ یہہ دہومین نہ یہہ چرچی باہم ہونگی
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگی نہ ہم ہونگی

ہمارے چشم ہی گیا اور تمہاری عارض گلگون
گہڑی بہر بیٹہکر ہم پاس کرلو عیش بوقلمون

غرض تم وقت کی لیلی ہو پیارے اور ہم مجنون
کسیکے کہتی سنتی پر نجاؤ دیکہو کہتا ہون

نہ یہہ چہلین تہ یہہ دہومین نہ یہہ چرچی باہم ہونگی
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگی نہ ہم ہونگی

ادہہل لو کودلو ہی جبتلک یہہ زور نلیو تین
ہمین لو سا تہہ اور سیرین کرو پہر لو نکی گلیو تمین

غنیمت ہی یہی قسم اب جو گذری ننگ رلیو تین
پہر یگی پہر تو آخر تن کی اوڑتی خاک گلیو تین

نہ یہہ چہلین نہ یہہ دہومین نہ یہہ چرچی باہم ہونگی
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگی نہ ہم ہونگی

ہوا گی عاشق و معشوق تہی سب لگی گل مین
نہ قاتل مین رہا جی اور نہ اوس قاتل کی بسمل مین

اجل کی تیغ سی دونو کے تکلی اور گئی تل مین
توپس اے دلبرو تم بہی یہی جان لو دلین

نہ یہہ چہلین نہ یہہ دہومین نہ یہہ چرچی باہم ہونگی
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگی نہ ہم ہونگی

اگر تمنی ہماری دل کو دکہہ دیدی کی ترسایا
کیا جب وقت کافر تہہ سی پہر تہہ کب آیا

غلط فہمی تمہارے یا یہہ جسنی تمکو سکہلایا
غرض ہمتی تو اب یہی اور تمہین اگی یہی سمجہایا

نہ یہہ چہلین نہ یہہ دہومین نہ یہہ چرچی باہم ہونگی
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگی نہ ہم ہونگی

ہمارے اور تمہارے حق مین اتنو ہی یہی بہتر
کبہی لپٹین گلیسی اور کبہی می کی پیئین ساغر

کہ دیکہین چاندنی اور سیر دریا کی کرین چلکر
یہی کہتی کو رہجاویگا آخر ای اکبر دلبر

نہ یہہ چہلین نہ یہہ دہومین نہ یہہ چرچی باہم ہونگی
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگی نہ ہم ہونگی

اگر برسات ہو یا ابر ہو یا مینہہ برستا ہو
ادا و ناز غمزی سی جو نخلی کرتے ہون سو کرلو

پہن پوشاک رنگین اور ہمارے بر مین آبیٹہو
فلک کرتا جدا ہی کر کی جان پہر تو آخر کو

کوئی تہو کی کوئی کرے ہے ستے
اسقدر دہوم مکھیون سے کے ہے

پہلے مذکور کیا ہے کہانے کا کوئی پیسے کا اور نہ کہانے کا	کہاں کی پہر ذکر کیا پچہانے کا یہہ برا حال ہے زمانے کا

سخت مشکل بڑے خراب ہے
اسقدر دہوم مکھیون سے ہے

دو جہون سے جو منہ چلاتا ہے دال روٹی پہ قہر آتا ہے	اوس ہین سو مکھیا وہ کہاتا ہے اور جو میٹھی چیز کہاتا ہے +

اوسنی الله جانی کہائین کے
اسقدر دہوم مکھیون سے ہے

کپڑے اوجلی ہین یا کر میلے ہین سر سے تا پا سڑے کو چیلے ہین	سب پہ گو مکھیون سے پہلے ہین آدمی کیا کہ گڑ کے بہیلے ہین

لدگئے تار تار سب رگ و پے
اسقدر دہوم مکھیون سے ہے

دلبرونکی یہہ شامت آئی ہے تہوڑی بہون آنکہہ سب سجائی ہے	آنکہہ مکھی نے کاٹ کہائی ہے حسن کی بہی یہہ بدنمائی ہے

رہ گئی رنگ روپ کی سب ری
اسقدر دہوم مکھیون سے ہے

رنڈیاں کسبی اب جو گاتی ہین دمبدم تہو کنی کو جاتے ہین	مکھیاں منہ مین بیٹھ جاتے ہین کہانس کنکھار سر ہلاتے ہین

تو بہی بند ہتی نہین ہے اونکی لے
اسقدر دہوم مکھیون سے ہے

طبلے والی تو کچہ اوڑاتے ہین ڈہول والی سبہے کچہ ہلاتی ہین	تال والی بہی کہٹکہٹاتے ہین اونکی کم بختی جو بجاتے ہین

بہو پنو نر سنگا اور ترے اور قرنے

۱۴۸

اسقدر دہوم مکھیون سے کے ہے
وہ تو کل مکھیون [illegible]
اسقدر دہوم مکھیون سے کے ہے
دودہ مین مکھیان ہین
کہانی مین مکھیان ہین
پانی مین تو یہہ [illegible]
الغرض جو [illegible]
اسقدر دہوم مکھیون سے کے ہے
اسقدر دہوم مکھیون کی ہے

ہی نظیر اسکی شان مین سے کہے
شہر کی ہر دوکان مین سے کہے

گہر کے ہر اک مکان مین سے کہے
بہر گئی سب جہان مین سے کہے

کوئی خالی نہین غرض اب سے
اسقدر دہوم مٹہون کے ہے

کوری برتن کی تعریف مین

کوری برتن ہین کیاری گلشن کے
بوند پانی کی اومین جب کہن کے

جسسے کہلتی ہی ہر کلی تن کے
کیا وہ پیاری صدا ہی سن سن کے

تازگی جیکی اور ترے تن کے
واہ کیا بات کورے برتن کے

پانی کی آب اب بڑی ہے ذات
کوری برتن مین جبکہ آیا ہات

قطرہ قطرہ ہے جسکا آبحیات
پہر تو آبحیات بہی ہے مات

تازگی جی کے اور ترے تن کے
واہ کیا بات کوری برتن کے

وہ جو پانی کی کوری گولی ہے
کیا ہی ٹہنڈی دوا کی گولی ہے

وہی انی کی سول کولے ہے
کیا کہون گولی گولی گولی ہے

تازگی جیکی اور ترے من کے
واہ کیا بات کورے برتن کے

پہر جو گولی کے بولیان باندہین
سوندہی سوندہی ٹہولیان باندہین

جسنے پانی کی گولیان باندہین
دلنی پہولون کی جہولیان باندہین

تازگی جی کی اور ترے تن کے
واہ کیا بات کوری برتن کے

کورا نہارے کا جو ہے مٹکا
لے گیا جان پاؤن کا کہٹکا

اوسکا جوبن کچہ اور ہے مٹکا
دل گہڑی کی طرحسی دہی چٹکا

تازگی جی کے اور ترے تن کے
واہ کیا بات کورے برتن کے

زندگی کی یہی نشانی ہے | دوستو یہہ بھی بات پانی ہے

تازگی جی کی اور ترے تن کے
واہ کیا بات کورے برتن کے

جتنے نذر و نیاز کرتے ہین | اور جو پریون سے اپنی ڈرتی ہین
جب کہ لا پان پہول دہرتے ہین | وہ بھی کوری ہی ٹھلیان بھرتے ہین

تازگی جی کی اور ترے تن کے
واہ کیا بات کورے برتن کے

خاک سے جبکہ انکو گڑھتے ہین | سندگی سی یہہ اپنی بڑھتی ہین
کورون پر پہول ہار چڑھتی ہین | حور و غلمان درود پڑھتی ہین

تازگی جی کی اور ترے تن کے
واہ کیا بات کورے برتن کے

کورون پر جو نظیر جوبن ہے | جو جو جیسے ہین کہان وہ کہن کہن ہے
جس گھڑونچی پہ کورا باسن ہے | وہ گھڑونچی نہین ہی گلشن ہے

تازگی جی کی اور ترے تن کے
واہ کیا بات کورے برتن کے

پودنی اور گدھ پنکھہ کی لڑائی

ایک پودنی حال عجب ستی مین آیا | تہا گہونسلا اک پیڑ اوپر ادستی بنایا
اور پودنی اور بچون کو تہا اوسمین ٹہایا | قد مین تو وہ تہا پودنا چہوٹا سا کہایا
پر دل مین وہ گدھ پنکھہ سی ٹہرا تہا سوایا

کوی کو سمجہتا تہا وہ اک مکھی کا بچا | اور چیل کو گنتا تہا وہ نا چیز تپنگا
بگلے کو بچا کتری کا اور بزی کو تہگا | لکہڑی کو سمجہتا تہا کہ تو بہی کیا ارے چل جا
ہنسے تیری لکڑ کو ہی چٹکی مین اوڑا ایا

اک روز وہ سارسے لگا کہنی او چہل کر | جس پیڑ پہ ہم بیٹہین ہین وہ ہلتا ہی سراسر
سارسے سن اوسر پہ ودتی سی یون کہا ہنسکر | کیا بات تم ایسی ہی تم ہماری وتنا ور
ہر پیڑ کو ہی بوجھ تمہاری نے ہلایا

اسا تہا وجھر پڑ پہ وہ بیٹہتا ہر نا
اڑتا کہین اوڑا سمت مین اک اڑنی ورتا
جوش آیا اونہین وان جو ہری گہاس کا چرنا
ٹہرایا دونون نے اوسی جنگل مین اوترنا
رہتی تہی وہ بہی اونہین صحرا جو وہ بہایا
وان پودنے کو اڑنی مین بہتا یا جو ٹہرا
دیکہو وہ لگی رہتی خوشی ہا ہوکی اوسی جا
اور اسکو بہی رہتی تہی وہ اڑنی کی تمنا
خوش ہوکی یکبیت رہتی ہوا پیار جو گہرا

دونون نے غرض خوب محبت کو بڑہایا
اک روز وہ اڑنی کہین اپنے چرنے ہوا ای
اور آکی ہی ادس پاس ہی پہیلا اپنی بچا
وہ پیڑ پہ لا پودنی نے دہوم مچائے
کچہ وہ لگی کہنا سب سے یہی مرد وہی ابلا
اس تیری کہانی نے بہت ہمکو ستایا
اک ہیرا بیٹہی ہی سنکی اور اڑنی سی کہا
اتنا ہی سنا اور کہا جا پیٹ تو بہا آ

وہ آئی کہجانی کو تو یون پودنا بولا | بدذات یہہ تیری نہین تقصیر مین سمجہا
شاید تجہی ارنی نی تیری ہی یہہ سکہایا

کل اسکی سزا پاویگا ارنی ترا بد خو | جس صبح لگی ہونی تو وہ پودنا دل جو
آیا جہان سوتا تہا وہ ارنا پڑا خوش ہو | دہر بیٹہہ گیا کانٹین باندہ اپنی پرونکو
پہر پہڑ پہڑ کیا اور پردے مین پنجون کو گڑایا

ارنا لگا ٹکرانی کو سر شور مچا کر | ارنی گری اوس پودنی کی پانو پہ جا کر
سب پودنی نی اوسکی ترس حال پہ کہا کر | جلدی سی نکالا اوسی آواز سنا کر
ارنی کو سوا بہاگنی کے کچہ نہ بن آیا

بہاگا غرض ایسا کہ نہ پہر پیچہے کو دیکہا | ارنی بہی گئی بہاگتی ساتہہ اپنی کی گہبرا
اوس بہاگنی مین دونون نی پہر سر کو نہ پہیرا | ارنا تو نظیر اپنی اودہر خوف سی بہاگا
یہان گہونسلی مین پودنا پہولا نہ سمایا

کوی اور ہرن کی بچہ کی بیان

اک دشت مین سنا ہی کہ اک خوب تہا ہرن | بچہ ہی تہا ابہی نہوا تہا بڑا ہرن
پہرتا تہا جو کوی کا دکہاتا مزا ہرن | دیکہا جو ایک کوی نی وہ خوشنما ہرن
دل کو نہایت اوسکی وہ اچہا لگا ہرن

اور باتین کرکی کوی نی اوسکو لگا لیا | دم مین ہرن بہی کوی کی الفت مین آگیا
کوی ہرن مین ٹہری جو گہری محبت آ | کوا جدہر جدہر کو خوشی ہوکی جاتا تہا
پہرتا تہا اوسکی ساتہہ لگا چلا ہرن

اک گیدڑ اوس ہرن کی کنی آکی نابکار | بولا ہزار جان سے مین تم پہ ہون نثار
مجہکو بہی اپنا جان غلام اور دوستدار | اور دل مین یہہ کہ کیجیی کسی طور سی شکار
اوسکی دغا و مکر سی واقف نتہا ہرن

گیدڑ یہہ سنکی مکر سی جب دم گیا اودہر | کوا ہرن سی کہنی لگا کہ کی شور و شر
یہہ سخت مکر باز ہی کر اس سی تو حذر | الدن دغا سی تجہکو یہہ پکڑا لگا فتنہ گر
سنکر یہہ بات کوی کی چپ ہو رہا ہرن

دن دوسری ہرن کنی گیدڑ پہر آگیا | کوی کو سوتا دیکہہ یہہ بولا وہ پر دغا +

وان پہونچتا ہی کوا ہی بس آیا نا کہان
گیدڑ کو دیکہی کال ہرن نی کہا کہ ہان
تنہا ہی مت ہمین ورنہ تو ہو دیگا ناتوان
کوی کی بات سنتی ہی ہمت کو باندہ دان

جیسی کہ کر پڑا تہا وہین پیرا دہتا ہرن

گیدڑ لگا جب آنی ہرن کی طرف چلا
کوا پکارا مار تو سینگ اک جہٹکا دو
پاؤن کی کہری ہی لگا پایا دیکہی پست
جاؤ چہوڑ اوسکی گئی تہی گیدڑ کا

۱۵۱

سنتے ہی یہہ تو سینگ ہلانی لگا ہرن

گیدڑ نی خوب کوی کو دین جلکی گالیان
صیاد وان ہوا تہا کسی کام کو روان
اسمین شکاری آکی ہوا دور سی عیان
کو اپکارا لیٹ جا دم بند کر کے ہان

دم بند کر کے اپنا وہین گر پڑا ہرن

گیدڑ نی اوسکو دیکہہ کے اک جا کی جہاڑی
صیاد اوس ہرنکو پڑا دیکہہ اوسکہہ ہلے
افسوس کر کی دام کی رسی وہ کہولدی
کو اپکارا بہاگ اری وقت ہی یہی

سنتے ہی وان سی جو کڑی بہر کر اڑا ہرن

صیاد نے جو دیکہا ہرن اوٹہہ چلا جہپاک
جلدیسی دوڑا ہیچہی ہرن کی وہ سینہ چاک
سونٹی کو پہینکا جو پہر تی بہی اوسی تاک
بہاگا ہرن وہین لگا گیدڑ کی آکہ تاک

سر اوسکا پہوٹا اور وہ سلامت رہا ہرن

گیدڑ نی اوس ہرن کا جو چیتا تہا وان برا
پائی اوسیتی اپنی بدی کی وہین سزا
تہا یہہ تو نثر مین بہی اسی نظم مین کہا
پہونچا نظر جب وہ خوشی ہو کی اپنی جا

کوی کے ساتہہ پہر وہ بہت خوش رہا ہرن

ایضاً

کے وصل مین دلبرنی عنایات تو پہر کیا
یا ظلم سی دی ہجر کے آفات تو پہر کیا
غصہ رہا یا پیار سے کی بات تو پہر کیا
گر عیش سے عشرت مین کٹی رات تو پہر کیا

اور رنج مین بسر ہو گئی اوقات تو پہر کیا

مجنون کیطرح دلکو اگر ہمنے لگایا
بیچین کیا روحکو اور تن کو سکہایا
دلبرنی بہی لیلی کیطرح دل کو لگایا
جب آئی اجل پہر کوئی ڈہونڈا بہی نپایا

قصوں مین رہی حرف و حکایات تو پہر کیا

جس شمع خم پر پیرا دلے اوسے ہوئی چاہ
ہر طور ملی اوس سے رہی عیش کے ہمراہ
سنسا ہی ہوا یتن یہی اپہی ہو ملین دلخواہ
جو بوس و کنار اور جو تہا اوسکی سوا آہ

گر دہر ہی سیر ہوا مباہات تو پہر کیا

تہی وہ جو درلعل سی بہتر لب و دندان
آخر کو جو دیکہا تو ملی خاک مین یکسان
جن آنکہونکو ملنا ہو بہلا خاک کی دربان
دونون آنکہو اور آنکہون دنیا مین ہیں حیران

کے ناز و ادا اونکی و اشارات تو پہر کیا

دنیا میں اگر تجھکو ملا تخت سلیمان
تابع ہوی سب جن و بشر آدم و مرغان
جب تن سی ہوا جو ہوی وہ ہو دلی سی جان
پہر اور کی الفت ہوئی سب حشمت و سامان

سے ترک ہی تا غیب لگا بات تو پہر کیا

دولت میں اگر تم ہوئے دارا و سکندر
اور سات ولایت پہ کیا حکم برابر
جب آئی اجل پہر نہ رہا تخت نہ افسر
سب دولت و فیل و خرد و نوبت و لشکر

[illegible] تو پہر کیا

[illegible]
جب آئی اجل [illegible] خرابات تو پہر کیا
[illegible]
عاشق [illegible] نکلی [illegible]
[illegible] تو پہر کیا

ننگا کھڑا اوچھلتا ہی ہو کر ذلیل وخوار	سب آدمی ہی ہنستی ہین دیکھہ اوسکو بار بار
اور وہ جو مسخرا ہی سو ہی وہ بہی آدمے	
چلتا ہی آدمی ہی مسافر ہو لیکی مال	اور آدمی ہی مارہی ہی پہانسی گلی مین ڈال
یان آدمی ہی صید ہی اور آدمی ہی جال	سچا ہی آدمی ہی نکلتا ہی میری لال
اور جہوٹ کا بہرا ہی سو ہی وہ بہی آدمی	
یان آدمی ہی شادی ہے اور آدمی بیاہ	قاضی وکیل آدمی اور آدمی ہی گواہ
تاشی بجاتی آدمی چلتی ہین خواہ مخواہ	دوڑی ہین آدمی ہی مشعل لی جلاکی واہ
اور بیاہنی چڑہا ہی سو ہی وہ بہی آدمے	
یہان آدمی نقیب ہو بولی ہے بار بار	اور آدمی ہی پیادی ہین اور آدمی سوار
حقہ صراحی جوتیان دوڑین بغل مین مار	کاندہی پہ رکہکی پالکی ہین آدمی کہار
اور اوسمین جو چڑہا ہی سو ہی وہ بہی آدمی	
بیٹہی ہین آدمی ہی دوکانین لگا لگا	اور آدمی ہی پہرتی ہین رکہہ سر پہ خونچا
کہتا ہی کوئی لو کوئی کہتا ہی لا رہی لا	کس کس طرح کی بیچین ہین چیزین بنا بنا
اور مول لے رہا ہی سو ہی وہ بہی آدمی	
طبلے مجیرے دائرے سارنگیان بجا	گاتی ہین آدمی ہی ہر اک طرح جا بجا
رنڈی بہی آدمی ہی نچاتی ہی گت لگا	وہ آدمی ہی ناچین ہین اور دیکہہ پہر مزا
جو ناچ دیکہتا ہی سو ہی وہ بہی آدمی	
یان آدمی ہی لعل جواہر ہی بی بہا	اور آدمی ہی خاک سی بدتر ہی ہو گیا
کالا ہی آدمی ہی کہ اولٹا ہی جون توا	گورا ہی آدمی ہی کہ ٹکڑا ہی چاند کا
بد شکل بدنما ہی سو ہی وہ بہی آدمے	
اک آدمی ہین جنکی یہہ کچہہ زرق برق ہین	روپی کی اونکی پانون ہین سونیکی فرق ہین
جہکی تمام غرب سی لی تا بشرق ہین	کمخواب تاش شال دوشالون مین غرق ہین
اور چیتہڑون لگا ہی سو ہی وہ بہی آدمی	
اک ایسی ہین کہ جنکی بچہی ہین نئی پلنگ	پہولونکی سیج اوس پہ چہپکتی ہین تازہ رنگ
سوتی ہین لپٹی چہاتی سی معشوق شوخ وشنگ	سو سو طرح سی عیش کی کرتی ہین رنگ ڈھنگ

اور خاک مین پڑا ہی سو ہی وہ بہی آدمے

یان آدمی ہی قید سی لڑتی ہین ہو کی گہور
اور آدمی ہی اونکو دیکہہ اونہین بہاگتی ہین دور
چاکر غلام آدمی اور آدمی مزدور
یان تک کہ آدمی ہی اوٹہاتی ہین جا ضرور

اور جسنی وہ بہرا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

مرتی ہین آدمی ہی کفن کرتی ہین تیار
نہلا دہلا اوٹہاتی ہین کاندہی پہ کر سوار
کلمہ بہی پڑہتی جاتی ہین روتی ہین زار زار
سب آدمی ہی کرتی ہین مردی کا کاروبار

اور وہ جو مرگیا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

اشراف اور کمینی سی لی شاہ تا وزیر
ہین آدمی ہی صاحب عزت بہی اور حقیر
یہان آدمی مرید ہین اور آدمی ہی پیر
اچہا بہی آدمی ہی کہاتا ہی اسی نظیر

اور سب مین جو برا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

ان روٹیونکی نور سی سب دل ہین پور پور
آٹا نہین ہی چھلنی سی چہن چہن گیے ہی نور
پیڑا ہر ایک اسکا ہی برفی و موتی چور
ہرگز کسیطرح نہ بجھی پیٹ کا تنور
اس اگ کو مگر یہہ بجھاتی ہین روٹیان

پوچھا کسینی یہہ کسی کامل فقیر سے
یہہ مہر و ماہ حق نی بنائی ہین کاہی کے
وہ سنکی بولا بابا خدا تجھکو خیر دے
ہم تو نہ چاند سمجھین نہ سورج ہین جانتی
بابا ہمین تو یہہ نظر آتی ہین روٹیان

پھر پوچھا اوسنی کہیئی یہہ ہی دل کا نور کیا
اسکی مشاہدہ مین ہی کہلتا ظہور کیا
وہ بولا سنکی تیرا گیا ہی شعور کیا
کشف القلوب اور یہہ کشف القبور کیا
جتنے ہین کشف سب یہہ دکہاتی ہین روٹیان

روٹی جب آئی پیٹ مین سو قند کہل گئے
گلزار پہولی آنکہونمین اور عیش تل گئے
دو تر نوالی پیٹ مین جب آکی ڈہل گئی
چودہ طبق کے جتنی تہی سب بہید کہل گئے
یہہ کشف یہہ کمال دکہاتی ہین روٹیان

روٹی نہ پیٹ مین ہو تو پہر کچہ جتن نہو
میلے کی سیر خواہش باغ چمن نہو
بہوکی غریب دل کی خدا سے لگن نہو
سچ ہی کہا کسینی کہ بہوکی بہجن نہو
اللہ کی بہی یاد دلاتی ہین روٹیان

اب جسکی آگی مالپوئی بہرکی تہال ہین
پورے بہگت اونہین کے وہ جیتا کی لال ہین
اور جنکی آگی روغنی اور شیرمال ہین
عارف وہی ہین اور وہی صاحب کمال ہین
پکّے پکائی اب جنہین آتی ہین روٹیان

کپڑی کسیکی لال ہین روٹی کیواسطے
لمبی کسیکی بال ہین روٹی کیواسطے
باندہی کوئی رومال ہین روٹی کیواسطے
سب کشف اور کمال ہین روٹی کیواسطے
جتنے ہین روپ سب یہہ دکہاتی ہین روٹیان

روٹی سی ناچی پیادہ قواعد دکہا دکہا
اسوار ناچی گہوڑی کو کاوہ لگا لگا
گہنگرو کو باندہی پیک بہی پہرتا ہی جا بجا
اور اس سوا جو غور سی دیکہا تو جا بجا
سو سو طرحکی ناچ دکہاتی ہین روٹیان

روٹی کی ناچ تو ہین سبہی خلق مین پڑے
کچہ بہانڈ بہگتی یہہ نہین پہرتے ناچتی

[illegible]
[illegible] نکمائی ہین روٹیان

دنیا مین اب بدی نہ کہین اور نکوئی ہے
نا دشمنی و دوستی نا تند خوئی ہے
کوئی کسیکا اور کسی کا نہ کوئی ہے
سب کوئی ہے اوسیکا کہ جس ہاتہ دوئی ہے
نوکر نفر غلام بنائی ہین روٹیان

[illegible]

تربوز کی تعریف مین

[illegible]

دلکی گرمی کو نکالی ہی یہہ اکثر ترپوز | جسطرف دیکہی بہتر ہی سے بہتر ترپوز
اُنہو بازار مین بکتی ہین سراسر ترپوز

کتنے کہاتی ہین نزاکت سی تراش اوسمین قہر | تاکہ سینہ ہو خنک سرد کے سی ٹہنڈا ہو جگر
کتنے شربت ہی کی پیتے ہین کٹوری بہر بہر | کتنی بیجون کو کہٹکتی ہین خوشی ہو ہوکر
کتنے کہاتی ہین کفایت سے منگا کر ترپوز

میٹہے اور سرد ہین اتنی کہ زر انام سے لئے | ہونٹھ چپکی ہین جدا دانت ہین گر کر بجتے
سب کو دو چار منگا کر جو تراشی بیٹہے | کیا کہون میں وہ میٹہائی مین کہ کیسی نکلی
کوئی ادلا کوئی بہر سے کوئی شکر ترپوز

مجہسے کل یار نی منگوایا جو دیکہہ لیا | اوسکی ٹانکی جو لگائی تو وہ نکلا کچا
دیکہہ تیور کو چڑہا ہوئی غضب طیش مین آ | کچہہ نہ بن آیا تو پہر کہہ کے یہہ کہنی لگا
کیون بے لایا ہی اوٹہا کر یہہ میرا سر ترپوز

جب کہا مینی میان یہہ تو نہین ہی کچا | اور کہا ہی تو مین بیٹہے مین بیٹہا تو نہ تہا
اسکی سنتی ہی غضب ہو کی وہ لال انگارا | لا ہی پانی جو سنائی تو پہر آخر بہنجلا
ہاتہہ کہینچ مارا میرے سینہ پہ اوٹہا کر ترپوز

کیون میان ہمکو جو تم کرتی ہو کڑوی کہیرا | تو سنا ہو کہ ہی ہر آن کا ہوتا ہی مزا
تم کو تو پرکہا ملنی کا ۔ قیبون سی مزا | جہوٹی قسمین یہہ میرے سر کی جو کہاتی ہو بہلا
کیا میرے سر کو کیا تمنی مقرر ترپوز

پیار سی جب ہی وہ ترپوز کبہی منگواتا | چہلکا اوسکا ہی ٹوپی کیطرح سے ہی پہنا
اور یہہ کہتا ہی کہ پہلنے کیا تو تجہہ اونکا مزا | کیا کہون یار دہین اوس شوخ کی ٹہرکا مارا
دو دو دن رکہی ہی ہوئے پہرتا ہون سر پر ترپوز

ایک بیدرد ستمگر ہی وہ کافر خونخوار | قتل کرتا ہی عزیزونکی تیغ لبل و نہار
کل میرا اوسکی گلی مین جو ہوا آکی گذار | اسطرح سر کی شہیدونکا پڑا تہا انبار
جیسے بازار مین ترپوز کے اوپر ترپوز

کہی جنہین آگ تیری قند سی ہونٹونپہ نگاہ | آرزو ہی مین وہ سب مر گئے ہوئی خاک سیاہ
اور شہیدونکی ہی کچہہ تجہکو خبر ہے واللہ | بوسہ لینی کی تمنا مین نہ خاک سیاہ

مخمس بر غزل

یاقوت مین الماس مین مرجان مین آیا

سب رنگ بہ ہر رنگ ہر اک شان مین آیا

بو ہو کی ہر اک پہول کے پتی مین رچا ہے ۔ موتی مین ہوا آب ستارون مین ضیا ہے
تنہا نہ ہمارے ہی وہ شہ رگ سی ملا ہی ۔ نزدیک ہی وہ سب سے جہان اوس سے بہر آئے

جب چشم کہلی دل کی تو پہچان مین آیا

کیا قمری دل سوختہ کیا بلبل نالان ۔ کیا باغ و چمن تختہ کا کیا زیر خیابان
سب ملکی یہی بات پکارین ہین ہر اک آن ۔ گل ہی وہی سنبل وہی نرگس وہی ریحان

اپنے ہی تماشے کو گلستان مین آیا

کیا ارض و سما حور و ملک دیو پری جن ۔ کیا وحشی و طایر نہین ایکدم کوئی اوس بن
ہر ملت مین یہی بات یہی ذکر ہی ہر چمن ۔ اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن

مذکور ہے آیت قرآن مین آیا

ماٹی سی کہین خاک کا پتلا وہ ہوا ہی ۔ یا روح بن اوس خاک کی پتلی مین گہسا ہی
آپ ہی تو بنایا ہی اور آپہی وہ بنا ہی ۔ حرمت سی ملایک نی اوسی سجدہ کیا ہی

جس وقت کہ وہ صورت انسان مین آیا

اگر کہین دنبا ہی وہ سینہ مین لگا باگ ۔ اور حال کہین کرتا ہی لامنہ کی ادہر جہاگ
جو اوسکی شناسان ہین یہی کہتی ہین بیلاگ ۔ مطرب وہی آواز وہی ساز وہی راگ

ہر تار مین بولا وہ ہر اک تان مین آیا

کیا چمپئی کیا پستئی کیا اخضر و احمر ۔ کیا سوسنی کیا کشمشی کیا ابیض و عصفر
اب مثل نظیر اس چمن دہر کی اندر ۔ ہر رنگ کی رنگون کو ذرا دیکہہ لے صفدر

سو طرح سے عالم کے خیابان مین آیا

در بیان شبرات

کیونکر کری نہ اپنی نموداری شبرات ۔ جلیبیک چپاتی حلوے ہی بہار شبرات
زندون کی ہی زبان کے مزیدار شبرات ۔ مردون کی روح کی ہی مددگار شبرات

لگتے ہی سبکی دلکو غرض پیاری شبرات

شکر کا کسیکی حلوا ہوا وہ تو پوری ہین ۔ گڑ کا ہوا ہے جسکے وہ اوستی ادہوری ہین
شکر نہ گڑ کا جسکے وہ بیر گٹ لئے دورے ہین ۔ اور دودہ کسیکی حلوے چپاتی کو گہورے ہین

اوسکے تئین نہ ہووے ہی یاد نہ کچہ سار کے شبرات

دنیا کی دولتون مین جو زردار ہین بڑے ۔ فتنون کی حلوے روغنی نان تئین ہی گہر بڑے
پہنچاتی خوان پیالے ہین تو گہر کے بڑے ۔ زینتی ہی راہ تکتی ہین مرکے جنہین گڑے

ان خوبیون کی رکہتی ہی طیار شبرات

اور مفلسون کی ہی یہ ہمت کی فاتحہ ۔ دریا پہ جا کی دیتی ہین باوا کی فاتحہ

مانگا کہین کہین پہ اکا تیل فاتحہ ۔ ہاتہ سے اوسکے دو دو کلام پڑہ باوا کی فاتحہ

حلوا اوسکی لے ہی لالی ہی اگار شبرات

یا پنگل تو اودہر لالن بہ سبزین چال ہے ۔ جلبیا جلیبی حلوے کی تو سب یہی حال ہے
اور غریب کی ستین یہی بہری لنگی اک شال ہے ۔ کالی جوئی یاں ہی پیٹ میں لگے کی لال ہے

بنیا ہی ساری ہی کہا پیسے کے شبرات

وارث ہین جنکی جیتی وہ مرکے بہی آن کر — حلوے چپاتی خوب سی چکہتی ہین پیٹ بہر
جنکا کوئی نہین ہے وہ پہرتی ہین دربدر — اور ونکی لگتی پہرتی ہین کونون سے دربدر
اونکی ہی کہاے نون سے بہی کہاری شبرات

ملا جو دینی فاتحہ گھر گھر مین جاتی ہین — حلوا کہین کہین وہ چپاتی اوڑاتی ہین
مفلس کوئی بلاوے تو منہ کو چہپاتی ہین — شکر کا حلوا سنتی ہی بس دوڑی جاتی ہین
کہتی ہوئی پہر دل مین اہا ہاری شبرات

چہوڑین ہین لٹو تو نپڑی ہر دم بنالی جو — حاکم کا پیادہ کہتا ہی یون اوس سے تلخ ہو
کپڑی بدن بچاکی جو چاہو سو چہوڑ دو — پہر جلاوگی تو دلاوینگے صبح کو
تم سی چبوتری مین گنہگاری شبرات

پہتلی ہین لونڈی بار جو لونڈی کی گہات مین — ٹوٹا ہی لیکی دیتی ہین لونڈے کی ہاتھ مین
مہتابی آگی چہوڑتی ہین لونڈے کی رات مین — کیا زر گیا ہے چہوڑی ہین ہنس ہنس کے ہاتھ مین
کرتی ہی کام اونکی بہی یون چار شبرات

جو رنڈی باز ہین وہ بہت دلمین شاد ہو — کیا کیا انار چہوڑتی ہین بیسنی ہو روبرو
اوسکے تم اپنی کلہیا ہمین چہوڑنیکو دو — اور چاہو تم ہمارا بہت پہول چہوڑ لو
ہو جاوے جسکی چہٹتی ہے پہلواری شبرات

اور جو بہار حسن کی مین پاک باز یار — گلکاری چہوڑتی ہین جہان محبوب گلعذار
کہتے ہین اونکو دیکہکے انکھو ہمین کرکی پیار — کیا چاہئی میان تمہین بہت پہول اور انار
ہمپر تو آپ ہو لی ہی اب واری شبرات

پہنچکر اپنی دم مین کہین چرخ کہاتی ہین — لوٹی ہوئی سنگ کہین قہقہاتی ہین
ریپٹ زیبرٹ پٹاخی کہین غل مچاتی ہین — لڑکون کی غول باندہ کہین لڑتی جاتی ہین
کرتی ہی پہر تو ایسی دہانداری شبرات

چہرہ کسیکا جل گیا انکہین بہلس گئین — چہاتی کسیکی جل گئی باہین بہلس گئین
ٹانگین بچین کسیکی تو رانین بہلس گئین — موچہین کسیکی بہک گئین پلکین بہلس گئین
رکہتی کسیکے ڈہاڑہی پہ چنگاری شبرات

اگر کسیکے سر پہ چہچہوندر لگے کڑے — اوپر سی اور ہوائی کی آکر پڑی چہر کا

[illegible]
[illegible]
[illegible] شبرات
[illegible]
[illegible]
[illegible] داری شبرات

بیان خواب دیکھنی کا

یارو ذرا سنو یہ عجب سیری بڑی
صحن چمن مین ابر کی آکر لگی جھڑی
[illegible] ہر دم کڑا ہی کڑی
کل پچھلی رات کو سویا مین جس گھڑی
اور خواب مین مجھی اک عمارت نظر پڑی

آئی نظر جو مجھکو وہ نادر محل سرا	دلہن پری کی باغ کا مجھکو یقین ہوا
جب اوس مکان کے پاس مین ڈرتا ہوا گیا	دیکھون تو اوسکا ہی در دولت سرا کھلا

آیا یہہ دلمین دیکھیے چلکر کوئی گھڑے

پہونچا مین جبکہ اوس چمن زرفشان مین	جھلکے مکان جو اوسکی ہیر آن آن مین
عالم سنہری پردون مین اور سائبان مین	کیا دیکھتا ہون جا کی بہت ہر اک مکان مین

سونیکی کہان ہی کہ ابہی پتہر ہی پڑے

گلشن کہین چمن کہین شیشہ صراحی جام	فرش طلا کہین کہین اکسیر عبرت کا کام
ہاہی نقرئی زمین تو سنہرے تمام بام	طاق و رواق اوسکی جھمکتی تہی یون مدام

گویا کہ اینٹ اینٹ جواہر کی ہے جڑے

دیکھی جو مینے ہائی یہہ کافر سی مہ لقا	اوپر نظر گئی جو پیرے سر سے تا بپا
صورت وہ قہر چاند سا مکھڑا وہ دی دہا	اور حسن کا بیان تو ہوتا نہین ذرا

نقشہ وہ جسکی پاؤن پہ لوٹی پری پڑی

خونریز ابرو جانکی قاتل ہر اک نگاہ	مژگان وہ برچھیو نکو لئی تل رہی سیاہ
مہندی بسی انگلیون نے لئی خون بیگناہ	انکھون مین کچھ رہا تہا وہ کاجل غضب سیاہ

پڑ جای جس سے دل مین فرشتونکی بڑبڑی

زلفین وہ سنبل تاب سی چہرہ وہ چاند سا	جگنون رہا گلین ستارا سا جگمگا +
گہنے کا وصف یا کہ بدن کی کہون صفا	جاتا تہا سرخ جوڑے مین تن یون جھلک کہا

گویا شفق مین انکی بجلی چمک پڑے

رکہتی تہی اوسگھڑی تو یہہ عالم وہ مہ جبین	شاید کہ اسطرحکی نہو گی پری کہین +
جبد نسی انکر میرے انکہوتے وہان جو مین	دیکھی جو اس بہار کی کافر وہ نازنین

دل لوٹ پوٹ ہو گیا جان غشمین جا پڑی

کیا کیا کہون مین شوخی عالم بناو کا	تصویر بن رہی تہی لگا سر سی تا بپا
اوسدم مزی کا ہتی اوسکی غضب انکہ موا	کافر کہڑی ہوئی تہی عجب ڈہب سے مین نہا

اک ہاتہہ مین تہا آئینہ اک ہاتہہ مین چہڑی

دیکھی جو مینے وان یہہ طلسمات کی ہوا	عالم جواہرات کا ہر جا جھمک رہا

ایسی لڑی کہ خوب لڑی خوب ہی لڑی

باری نظر کی لڑتی ہی کچھ کم ہوا حجاب — الفت کی اگی دونو طرف سے کہنچے طناب
اتنی میں دیکھہ دیکھہ کی وہ رشک ماہتاب — اکبار کہلکہلا کی ہنسی اور او تر شتاب

کافر وہ میری پاس ہی اگر ہوئی کہڑے

کہنے لگی کہ تونی بلایا ہی کیون مجھے — دی خواب کو دعا کہ بنایا تو دون مجھے
چاہت میں اپنی ڈوبا ہوا دیکھا جون مجھے — ہنسکر لپٹ گلی سی لگی کہنی یون مجھے

آ اس محل مین چلکی کرین عیش دو گہڑے

اوس گلبدنسی جبکہ ملی مجھکو آگی داد — ماری خوشی کی کچہ نہ رہی تن بدن کی یاد
کیونکر بہلا نہ عیش و طرب دلکو ہو زیاد — میری تو اوس گہڑے سی ہی ملین تہی مراد

سنتا ہی دلکی کہلگئی ہر ایک پہلجہڑی

پایا پڑا جو مجھکو اوس آب حیات سے — جان اگئی بدنمین میری اوسکی بات سی
آخر کو لیچڑی مجھی کوٹہی پہ گہات سے — دو چار جام مجھکو پلا اپنی ہات سے

سونازسی پلنگ پہ میری پاس آپڑی

آتی سہی وسکی کہل گیا دل کا میری چمن — عیش و طرب کی ابہرنی پڑنی لگی پہرن
نازک کمر وہ صاحب تمکین اور وہ نرم تن — گل سا ملا وہ مجھکو بنا گدگدا بدن

رگ رگ مین میری چہٹ گئی عشق کی پہلجہڑی

لیکر بغل مین اوسکو لگایا جو مین گلے — سو عشرتونکی دلپہ میری کہل گئی دیرے
حاضر ہوئی جب آنکی سب عیش اور مزے — سینہ سی سینہ مل گیا اور لب سی لب جمے

لٹنی لگی بہار مزون کی دہڑی دہڑی

ایدہر تو جوش حسن اودہر حسن اور جنون — ناز و ادا کی اگی لگی ہونی دہپ دہون
اودہر عشق تو تہین آہ نصیبون کو کیا کہون — چاہا میں اوس گہڑے سی جو کچہ کہون سو کہون

اتنی مین ہای یار میری آنکھہ کہل گئے

پہر ہاد شہ جو جہپہ پڑا آ گیا یک بیک — آنکہو نسی میری اوسگہڑی آنسو پڑے ٹپک
نیند اوڑ گئی قرار گیا جل گئی پلک — جاگا کیا نظر مین پہر آہ صبح تک

مل مل کی ہاتہہ راتبہر کاٹی گہڑی گہڑی

در بیان انعام ہای خدای زمین و آسمان

ایدل کسی سے اپنا تو حال انہ اپنی زبان بیان
اور در و ابنی دل کی کسیکو نہ سنا
مانگ اوس سی جو نامہ سی قابو سبہی
شنوا ہی جو سبکی ہی کیون کسی عبث اوسیکو چہوڑ کر
غیر از خدا کی گریہ تہنی قدرت جو اوسکی
مقصود کیا کسی کا ادا ہو یاروں ری

۱۶۱

قادر قدیر خالق و حاکم حکیم ہے
مالک ملیک حی توانا قدیم ہے
دونون جہان مین ذات اوسی کی کریم ہے
بیشک و بیشبہ نام غفور الرحیم ہے
غیر از خدا کسی مین قدرت نہو کہ جو
مقصود کیا کسی کا دیکہ وہی دلا سکے
ستار و ذوالجلال خداوند کردگار
رزاق کارساز و کرگار و ستار
ان ات دنیا دین و حج وقبل و مودہ دار
بیکار اوسکی ہاتہہ سی ہیں سبکی کاروبار

	غیر از خدا کی کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائی مقدور کیا کسیکا ہی دی وہی دلائی	
پر سب نیاز مندونکا اوسپر ہی ناز ہی جتنے ہی خلق سبکا وہی کارساز ہی		کہنے کی تئین اگرچہ وہ اب بے نیاز ہی جتنے ہین بندہ سب کا وہ بندہ نواز ہے
	غیر از خدا کی کسمین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے مقدور کیا کسیکا وہی دی وہی دلائے	
تی پاؤن پڑ کسیکی تو ایدل نہ جوڑ ہاتھ اوس سے ہی تانک جسکی ہین اب سو کروڑ ہاتھ		اہل جہان ہین جتنی تو ان سبکا چہوڑ ہاتھ دو ہاتھ والے جتنے ہین ان سب پہ موڑ ہاتھ
	غیر از خدا کی کسمین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائی مقدور کیا کسیکا وہی دی وہی دلای	
اس آبرو کو اپنی تو ناحق گنوائیگا بن حکم اوسکی یار تو اک جو نہ پائیگا		اوسکی سوا کسیکی کتی گر تو جای گا شرمندہ ہوکی یون ہی تو خالی پہر آئیگا
	غیر از خدا کی کسمین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے	
صندوق مال دہن کے پٹاری اوسی سے مانگ کوڑی بہی مانگنی ہی تو پیارے اوسی سے مانگ		زر سیم لعل در کو تو یارے اوسی سے مانگ پیسا بہی مانگتا ہی تو جارے اوسی سے مانگ
	غیر از خدا کی کسمین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھای مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے	
اور جو نہ دے تو دوست بہی پہر اپنا منہ چہپائے گر جلوہ پانی مانگو تو ہرگز نہ کوئی پلای		گر وہ دلایا چاہے تو دشمن سے لا دلای بن حکم اوسکی روٹی کا ٹکڑا نہ ہاتھ آئے
	غیر از خدا کی کسمین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے مقدور کیا کسیکا وہی دی وہی دلای	
یہہ سب اوسی سے مانگین ہین دن رات بار بار پوری نہ ہوئی اوسکی دکی سے پڑیگی یار		زردار جسکو سمجہا ہے تو سیٹہ ساہوکار ہرگز کسیکی سامنی مت ہاتھ کو پسار
	غیر از خدا کی کسمین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے	

مقدور کیا کسیکا ہی دی وہی دلائے

زردار اللدار کی مت پہر تو اس پاس
محتاج ہوکی آپ وہ بیٹھا ہی جی اداس
ماں باپ یار دوست جا کر ہین سب تو اداس
ہر دم اوسی کریم کی رکہ اپنی دل مین آس
غیر از خدا کی کسمین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دی وہی دلائے

محمد بن جتنی خلق مین کیا شاہ کیا وزیر
اللہ رکہی ہی یہان اور مین سب فقیر

کیا گنج و ملک و مال و مکان تاج کیا سریر
جو مانگتا ہی اوس سے ہی ہاتھ کو پسار نظیر
غیر از خدا کی کسمین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دی وہی دلائے

در بیان مکاید اہل دنیا

کیا کیا فریب کہیی دنیا کی فقیرون کا
ہر دو دغا و دزدی ہی کام آنے والون کا
حیلے و دست ملکی اپنی اسباب تہی دونون کا
ہرگز نہ بہی سکوہ اب ہی دونون کا

ہشیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگونکا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

گردن کو ہی اوچکا تو چور رات مین ہے
اسکی بغل مین کتنی تیغ اوسکی ہاتھ مین ہے
نٹ کھٹ ای کچہ نپوچھو ہر بات باتمین ہے
وہ اسکی فکر مین ہی یہہ اوسکی گہات مین ہے

ہشیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

عیار اور اچہو رات اپنی کار مین ہے
قزاق جیبکان پر فکر سوار مین ہے
اور صبح خیز ناہی اپنی بہار مین ہے
پیادہ غریب اوسکا بھی کس شمار مین ہے

عیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

اس راہ مین جو آیا اسوار لیکے گھوڑا
سویا سرا مین جاکی تو چور نے جھنجھوڑا
ٹھگ ہی بچا تو آگی قزاق نی پچھوڑا
پیتھا رہا نہ بھالا گھوڑا رہا نہ کوڑا

ہشیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگونکا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

نادان کو بلاکر اک بھنگ کا پیالا
دانا ملا تو اوسمین گھولا دھتورا کالا
کٹری بغل مین مارا اور لی لیا دوشالا
ہوتی ہی غافل اوسکو پھانسی مین کھینچ ڈالا

ہشیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگونکا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

پیسے روپے اشرفی یا سیم زر کا توڑا
میدان چوک کھائی یہہ قمار ہی وہ دہترا
پھر جیت گھر مین لاوے ہی کون ایسا جیترا
کتری ہی جیت چڑہ کر ہاتھی پہ جیت کرا

ہشیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

چڑیا نی دیکھ کیڑا غافل ادہر گھسیٹا
چیلون نے مار جھپٹی کوے کا سر گھسیٹا
کوے نے وقت پاکر چڑیا کا کیڑا گھسیٹا
جو جسکی ہاتھ آیا اوسنی ہی دگھسیٹا

ہشیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگون کا

یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

صیاد جا بجا ہی پھیلا ہے جو صید کا گذارا
اور صید چاہتا ہی دانہ کہا کے آکری نہ سر پہ مارا
فالوچ بچا تو اوسکا دانہ وہ کہا کے سر مارا
اور کچھ جو بچا تو چال وہی جال مارا

ہشیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

پھر کہیں سی کیدر کا دشت کہانی
نکلا ہی نکل کر وہ ٹھگو فوج شیر کو لیکانی

کیا کیا نہ کرین ہین باہم مکر و دغا بھی
یان وہ بچا نظر اب جسکو رکہا خدا نے
ہشیار یار جانی یہہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

حمد بر عزل قدرت

آہ پھر گرم شعلہ رو ہی طبع اب مانوس ہے
جو سینہ اب جلا اس آگ کا مانوس ہے
اور بت غمی پیش چہرہ اوپر محسوس ہے
کی پیرتی یہہ برق شعلہ فانوس ہے

جو شراوس سے اوٹھا سو جلوۂ طاوس ہے

بزم میں تیرے صنم جس دم یہہ چشم تر گئی — مر گئی پہر جی اوٹھی ترٹپا کئی دکھہ بہر گئی
دیکھہ تیرے حسن کیا کیا ہوائی گہر گئے — صبر اور تسکین یہاں سی کوچ سدیا کر گئے

اب وداع ننگ ہی اور رخصت ناموس ہے

ہمنشین احوال اپنا کوئی کیا تجھسی کہے — آدمیت سی گئی سودا ہوا رسوا ہوئی
خود بخود یہہ دل مین بخود اب خیال اوٹھنی لگی — کل ہوس اسطرحسی ترغیب دیتی تھی مجھی

کیا ہی ملک روم اور سرزمین روس ہے

جائی حیوان تو کس عشرت سی کیجی زندگی — مثل گل مرخت و فرحت سی کیجی زندگی
گر میسر ہو تو کس عشرت سی کیجے زندگی — سب طرحسی راحت و حشمت سی کیجی زندگی

اسطرف آواز بلبل اودہر صدای کوس ہے

یہہ خیال خام اپنی دل مین بندہتی تھی پڑی — کہیں رہتی ہی عیش و عشرت کی طبیعت بر دری
جب زبان دلسی باہم یہہ سخن ہونی لگی — سنتی ہی غیرت پکاری اس تماشا مین مجھی

چل دکھاؤن تو جو حرص و آز کا محبوس ہے

مین لیے جانا لیچلی گے یہہ گلستان کیطرف — یا کنار آب یا حزم بیابان کیطرف
نہ وہ صحرا لیگئی نی باغ و بستان کیطرف — لیگئی یکبار گی گور غریبان کیطرف

جس جگہہ جان تمنا سوطرح مایوس ہے

مین جو وان آیا تو ادسجا ڈہیر دیکہی خاک کی — کوئی بی سایہ کہین سایہ کسی پر لیگئی
اتنی مین غیرت پکڑ کر ہاتھہ میرے خوف سی — مرقدین دو تین دکہلا کر لگی کہنی مجھی

یہہ سکندر ہی یہہ دارا ہی یہہ کیکاوس ہے

یہہ وہ ہی جسکو کہ ہفت اقلیم دیتی تھی خراج — یہہ وہ ہی جسکو کہ ہفت افلاک سی ملتا تھا باج
یہہ وہ ہی جسکا فرشتہ کو تمنا تھا مزاج — پوچھ تو ان سے کہ مال و حشمت دنیا سی آج

کچہہ بہی انکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہے

کردیا ہی عشق کی غم نی تو بیطاقت تجھی — اس مرض کے بیطرح لپٹی ہی اب آفت تجھی
بس یہہ کہتا ہی نظیر اب نکتۂ حکمت تجھی — گر نہ بخشی شافع محشر شفا قدرت ہے تجھے

عارضہ سی تیری تو حیران جالینوس ہے

شہر آشوب

[illegible] کا ہے کاروبار بند
[illegible] لعل و گہر بند
[illegible] فکر کا ہی موجدار بند
[illegible] زبان بار بار بند
جب [illegible] خلق کا ہو روزگار بند
[illegible] دکھائی ہے [illegible]

[illegible]

دنیا مین اب قدیم سی ہی زر کا بند و بست — اور بی نہ رہا کہین گھر کا نہ باہر کا بند و بست
آقا کا انتظام نہ نوکر کا بند و بست — مفلس جو مفلسی مین کری گھر کا بند و بست
مکڑی کے تار کا ہی وہ نا استوار بند

کپڑا نہ گٹھڑی بیچ نہ تھیلی مین زر رہا — خطرا نہ چور کا نہ اوچکی کا ڈر رہا
رہنی کو بن کو اڑکا پھوٹا کھنڈر رہا — کنگھار جا لگتی کا نہ مطلق اثر رہا
آتی سی ہی جو ہو گئی چور و چکار بند

اب آگرہ مین جتنی ہین سب لوگ ہین تباہ — آتا نظر کسیکا نہین ایکدم نباہ
مانگو عزیزو ایسی برے وقت سی پناہ — وہ لوگ ایک کوڑی کی محتاج اب ہین آہ
کسب و ہنر کے یاد ہین جسکو ہزار بند

صراف بنئی جوہری اور سیٹھ ساہوکار — دیتی تھی سبکو نقد سو کھاتی ہین اب ادہار
بازار مین اوڑے ہی پڑی خاک بیشمار — بیٹھی ہین یون دوکانون پہ اپنی دوکاندار
جیسے کہ چور بیٹھی ہون قیدی قطار بند

سوداگرون کو سود نہ بیوپاریکو فلاح — بزاز کو ہی نفع نہ پنساری کو فلاح
دلال کو ہی بافت نہ بازاریکو فلاح — دکھیا کو فایدہ نہ پنہاریکو فلاح
یان تک ہوا ہی انکی لوگو لگا کار بند

مارین ہین یا ہاتھ ہاتھ پہ سب یان کی دستکار — اور جتنی پیشہ دار ہین روتے ہین زار زار
کوٹی ہی تن لوہار تو پیٹی ہی سر سنار — کچھ ایکدو کی کام کا رونا نہین ہی یار
چھتیس پیشہ والون کا ہی کاروبار بند

زر کے بھی جتنی کام تھی وہ سب بگڑ گئی — اور ریشمی قوام بھی بکھر چٹک گئے
زر دار اوٹھ گئی تو بٹیے سرک گئے — چلتی سی کام تار کشونکی بھی تھک گئی
کیا بال تیلی کھینچی جو ہو جاوے تار بند

بٹّے باٹی راہ بین تنگی سی جتنی ہین — جلتی ہین نان بائی تو بھبھوجی بھنتی ہین
دہنئی بھی ہاتھ ملتی ہین اور سر کو دہنتی ہین — روتی ہین وہ جو شروع وداری بنتی ہین
اور وہ جو مر گئی جو بنتی تھے ازار بند

ردی قلم دکانین نہ بگڑی ہین ٹاٹ لے — یہان تک کہ اپنی چیتھی کی لکھی کیو اسطی

سو خر

مغزم

کر کاغذ کی بھی حال کہ کاغذ کو دستے ابتر
صحاف اور سی جو نہین کاغذی کے بیوپار
کاغذ کا اسلتا ہی کا آہ آراک سے اور دلدار ہم
دھوبی ہین یان گر دی شر بو قزاق راہ مار
بیپار اک لطافت نہین نہ وہ رسی نہ بیمار
ستوال اور بھی خاک اور دلالی ہین جو بیمار
ملاحون بالکی کام نہیں چلتا ہے یار
ناو مین ہین گھاٹ گھاٹ کی سب واربار بند

١٦٥

بازار مین کمان گردن کے ادہر بیچ و تاب ہین
صحاف اپنی حال مین غم کی کتاب ہین
تحریر مین سینہ زار مصور کباب ہین
نقاش ان سے ہو نئی زیادہ خراب ہین
رنگ و قلم کی ہو گئی نقش و نگار بند

حجام پر بھی یہان تین ہی مفلسی کا زور
بیٹھی کہان جو سان پہ ہو استرہ لگا تو ور
کھائی تنہا سر ہی کوئی ہو گئی اور [illegible]
کیا بات ایک بال کی [illegible] یا استری

دیکھی کوئی چمن تو پڑا ہی اوجاڑ سا
آواز قمریوں کے نہ بلبل کے ہی صدا
غنچہ نہ پہول نہ پہول نہ سبزا ہرا بھرا
نی حوض مین ہی اب نہ پانی ہی نہر کا

چادر پڑی ہے خشک تو ہی آبشار بند

بی وارقی سی اگرہ ایسا ہوا تباہ
ہوتا ہی باغبان سی ہر اک باغ کا نباہ
لوٹی حویلیان ہین تو ٹوٹی شہر پناہ
وہ باغ کسطرح نہ لٹی اور اوجڑی آہ

جسکا نہ باغبان ہو نہ مالک نہ خار بند

کیون یارو اس مکان مین یہہ کیسی چلی ہوا
جو ہی سو اس ہوا مین دوانہ سا ہو رہا
جو مفلسی سے ہوش کسیکا نہین بجا
سودا ہوا مزاج زمانے کو یا خدا

تو ہی حکیم کہولدی اب اسکی چار بند

ہی سیر سخت سی اب یہہ عاشام اور سحر
سب کہا رہے ہین پہرین یاد رکہین اپنی اپنی گہر
ہوا گرہی کی خلق پہ اب مہر کی نظر
اس ٹوٹی شہر پر بہی الہی تو فضل کر

کہل جاوین ایکبار تو سب کاروبار بند

عاشق کہو اسیر کہو اگرے کا ہے
مفلس کہو فقیر کہو اگرے کا ہے
ملا کہو دبیر کہو اگرے کا ہے
شاعر کہو نظیر کہو اگرے کا ہے

اسواسطی یہہ اوسنی لکہی پانچ چار بند

شہر اکبر آباد کی تعریف مین

شہر مکان مین اب جو بلا ہی مجہی سکان
دیکہی ہین اگرہ مین بہت ہمنی خوبیان
کیونکر نہ اپنی شہر کی خوبی کرون بیان
ہر وقت اسمین شاد رہی ہی جہان تہان

رکہیو الہی اسکو تو آباد جاودان

ہر صبح اسکی رکہتی ہے وہ نور گسترے
ہر شام بہی وہ مشک ملاحت سی ہی بہرے
شرمندہ جسکو دیکہکے ہو عارض پرے
لیلےٰ کی بعد کر نہ سکی جسکی ہمسرے

دن روے مہر طلعت و شب زلف مہوشان

باغات سیر بہار عمارات پر نگار
محبوب بالفریب گل اندام وگلعذار
بازار وہ کہ جسپہ چمن دلسی ہو نثار
گلبن کہین ہین آپ کو گلزار پر بہار

دو چند کہین ہین آنکی زینت صحن گلستان

اب ہواکی لطف کوئی کیا کیا اب کہی
دیکہو صبح اور دوپہر گل عشرت مین کہل
ایسی ہم کو ہوتی ہین تو دوپہر
انجام [illegible] ذرہ سر سبز [illegible]

سبزہ کو جنگل دیکہکے حیران ہو رہا ہان

ہر فصل مین وہ میوہ ہین پاکیزہ میوہ جات
دیکہی تو بہر نبات سی لہجہ مین شادی بات
[illegible]
[illegible]

بیری ہین اس روش کی بہار دن سے بہم
سوسو چمن ابہر ہوئی شبنم کی دمبدم
اجاتی ہین نظر وہین دریا کی درمیان

اہل شنا جو کرتی ہین سوسو طرح شنا
لہرین نشاط و عیش کی اوٹہتی ہین دلین آ
ملتا نہین کنار کچہ عشرت کی بحر کا
ساحل پہ جوش خلق سی ملتی نہین ہی جا
ہوتا ہی وہ ہجوم ہی اک بحر بیکران

بارو عجب طرح کا یہہ دلچسپ ہے مقام
ہوتی ہین ایسی کتنی ہی خوبیکی ازدحام
ہر طور دل ہی ہی خوش اور طبع شادکام
میری نظیر دلسی یہی ہی دعا مدام
بستا رہی یہہ شہر بصد امن اور امان

کنکوی اور پتنگ کی تعریف مین

یہان چند نون مین ہوتا ہی آنا پتنگ کا
گہری ہر مکان مین نیا نا پتنگ کا
ہوتا ہی کشتون سی سکانا پتنگ کا
کرتا ہی شاد دلکو اوڑانا پتنگ کا
کیا کیا کہون مین شور مچانا پتنگ کا

اوڑنا دو باز کا ہی وہ شوخی کی دستگاہ
دیکہی تو باز مجری کو ہو اوسکی دلسی چاہ
شکری کے باز آوی نہ اوسجا کبہی نگاہ
مجری کہی ہی دیکہہ یہہ کہتی ہین واہ واہ
ایسا ہی ناز و حسن دکہانا پتنگ کا

ہر لحظہ اس بہار سے اوڑتا ہی لل پرا
بلبل سمجہہ کی گل جسے ہوجاوی مبتلا
کہایل کی اوڑتی کی ہی صفت ابکہون کیا
کہایل جو عشق کی ہین یہہ کہتی ہین برملا
ہی دل مین خوب شوق بڑہانا پتنگ کا

اوڑنا لنگوٹی کا ہی ایسا کچہ ارجمند
گوشہ سی جسکو دیکہتی آوین لنگوٹ بند
اور چاند تاری کی ہی چمک چاند سی دو چند
اوڑتا پہاڑی کا ہی ہی اسقدر بلند
اوکہڑی تو پہر فلک پہ ہو پانا پتنگ کا

سبکے کی اوڑنین ہے وہ خوبی ہی آشکار
پچہلے جگہہ سے دیکہہ کے ہو جسکو بیقرار
پنی کی سول کا ہی دوپنا ہی خوش نگار
دو ہیڑ ہی ابلقی کو چراتا ہی بار بار
چنچل پتا اسقدر ہی جتانا پتنگ کا

اڑتا گلہر کا ہی مین کیا کیا کرون بیان
دیکہین درخت پر جسی چڑہکر گلہریان

اوری ہی دو دو ہار سی کہی کہیر اور آن تان
حیران ہو حسن سی نگاہ پیر ابران...
...اوڑانا پتنگ کا

اسطرح دل ہو دوانا پتنگ کا
اوڑتا ہی اسطرح سی وہ پری جو ہمکنار
پھاڑ جسکو ہو ادل دیکہہ کر نثار
خوبی ہی کیا کہون کہ جگہ ادل ...
اور بیندی کی بیان کی ہی ...
... اوڑانا پتنگ کا
کیا ہوا مین کل ہی کہی اوڑانا پتنگ کا

١٦٩

بناتا ہی انکی دیتا ہی جوت تجی کہول
ہرنکلتا ہین واہ واہ کی ہر ایک کی زبان سی بول
اور ہی دو کوں کی ایک اک ادا انمول
اوڑتا ہی کلس مین ہی سر ازرہ نکا مول
جو ہی نوکی جہوک نکلتا پتنگ کا

چپ کی تا ہی وصف کرین چپکا رہون کیا
ترشنده ہو کیوں جب ... دانا
غالیس ہی گلہری اور ٹی پہ لگری کہو
چپکی چپکلین ہون اور ... جو ...

اس زور سی ہوا پہ ہی جانا پتنگ کا

اوڑتی ہین اس ہجوم سی لنکوی پہ چہکی — گوا پکڑنی سی گویا کوہی ہین اوڑ رہی
چہوٹی بہی شکل ایسی کہ تنخ سی فقط اوڑی — جہجادی منڈہا وین کچہ اسقدر بڑی
لازم ہی گر کہین او نہین تانا پتنگ کا

ہنگی کمر کو موڑہی ہین جسوقت کجکلاہ — باہین دراز کرتی ہین لپ جہپ سے خوامخواہ
یہہ شکل دیکہکر کوئی کہتاہی واہ واہ — اب اسطرف اڑیگی بہلا کاہیکو نگاہ
دل مین تو کہب رہاہی اڑانا پتنگ کا

لاناہی پہیر پہار کی شکل جواپنی وہان — کہتاہی کوئی اون سے خبردار ہو میان
اب پیچ پڑنیکو ہین ندی اپنی ٹہمکیان — گہبرا کی کنی اسکی نہ پہنسو دو میری جان
اچہا نہین ہی مفت کہانا پتنگ کا

گر پیچ پڑگئی تو یہہ کہتے ہین دیکہیو — رہ رہ اسطرحسی نہ اب دیجی ڈہیل کو
پہلے تو اون قدم کی تیئن ادمیان رکہو — پہر ایکبار رگڑا دیکی ابہی اسکو کاٹ دو
ہیگا اسمین فتح کا پانا پتنگ کا

لٹتاہی جو پتنگ تو پہر لوٹنی او سے — دو دو ہزار دوڑتی ہین چہوٹی اور بڑے
کاغذ ذرا سا ملتاہی یا ٹکڑا کانپ کا — جب اسطرح کی سیر بہلا آنکہ پڑی
پہر سوچئی تو کیاہی ٹہکانا پتنگ کا

اس اگر مین یہہ بہی تماشا ہی دلپذیر — ہوتی ہین دیکہہ شاد جسی خورد اور کبیر
کیونکر نہ دل پتنگ کی ہو ڈور مین اسیر — خوبان کے دیکہتے کی لئی کیا میان نظیر
ہے پہر بہی ایک طرفہ بہانا پتنگ کا

آچار چہوہون کا

پہر گرم ہوا اگلی بازار چہوہون کا — ہمنے بہی کیا خوانچا تیار چہوہون کا
سر پاؤن اگر کہل کوٹ کی دو چار چہوہون کا — جلدی سی کچہ مرسا کیا مار چہوہون کا
کیا زور مزیدار ہے آچار چہوہون کا

اگی تہی کبہی اتنی تو ہمین آک ہین جو ہی مار — مدت سی ہمارا ہی اس آچار کا بیوپار
گلیہ ٹیلون ہمین ڈہونڈتے پہرتے ہین خریدار — برسی ہی ابر ... کوٹہری ردے پہنسونکی بوچہاڑ

کیا زور مزیدار ہی آچار چہوہون کا

[illegible] ترکار کسی کی نمی سے ... ہین کئی بار
... سولی ہی ... پانی کی کچہ چٹنی سے دیدار
اسطرح کی لذت ہی ... یار

کیا زور مزیدار ہے آچار چہوہون کا

دیکہو کسی مرچ لال سے لیکون کسی رائی
دم نانگ تلی اور کسی نس نس سے [illegible]

اور جب ... زور مزیدار ... کہتا
جب ... آچار چہوہون کا
کیا زور مزیدار ... ہین
... چہوہون ... جا
... اور ... آچار چہوہون کا

کیا زور مزیدار ہے آچار چہوہون کا

کچھ اسمین اکیلی نہ چوہی سیر پڑے ہین
گہونس اور چہچوندر کی کئی ڈہیر پڑے ہین
جون لسو مچہر اور کئی سیر پڑے ہین
اور کہاٹ کی کہٹمل بہی سوا سیر پڑے ہین

کیا زور مزیدار ہی آچار چوہون کا

اول تو چوہی چہانٹی ہوئی قدکی بڑے ہین
اور سیر سوا سیر کے مینڈک بہی پڑے ہین
چکہہ دیکہہ مزی یار یہہ اب کیسی کڑے ہین
چالیس برس گذری ہین جب ایسی اسیر ہائے ہین

کیا زور مزیدار ہے آچار چوہون کا

چمگادڑ ابابیل کی ذاتین بہی پڑے ہین
الو کی پر اور گدکی چہانٹین بہی پڑے ہین
گوبر کی ڈلی بیٹہہ کی کانٹین بہی پڑے ہین
سر کوے اور چیل کی آنتین بہی پڑے ہین

کیا زور مزیدار ہی آچار چوہون کا

چوہون کا جدا چوہون کی مونچہون کا جدا ہے
دم کا وہ جدا کان کا انکہون کا جدا ہی
لوٹی ہین سر کہال کا بالون کا جدا ہے
پیالی ہین نرسون سے آنتون کا جدا ہی

کیا زور مزیدار ہی آچار چوہون کا

گر پانچ روپیہ ہو دین تو اک چہیکلے لیلو
اور ایک اشرفی کو چہچوندر سڑی لیلو
مت گہونس کے تئین دیکہکی ترساوجی لیلو
لیلو اجی لیلو اجی لیلو اجی لیلو

کیا زور مزیدار ہے اچار چوہون کا

کہاو جو اس اچار کی اک ریچہہ کے جہنڈے
کہل جاوے سب اوسکی وہ دل و جان کے کہنڈے
آتی ہی چلی ملکون سے ہنڈی پہ جو ہنڈی
جو سڑی چوہی کا سو مزہ بین ہی وہ منڈے

کیا زور مزیدار ہے آچار چوہون کا

جب دانت تلی کہوسڑی تہے ہی چڑا کے
کہل جاتی ہین لذت کی دلون بیچ بہیا کے
چکہنے ہی زبان تہے ہی سڑ ہب کے تڑا کے
تیراتی ہین جس طرح سی چہٹی ہین ٹنا کے

کیا زور مزیدار ہی آچار چوہون کا

لاتا ہی کوئی چکنی گہڑی اور کوئی کوری
پیالا کوئی تہالی کوئی پیتل کے کٹوری
کہالینگے اب اسکو کہ جو مفلس ہین چہچہوڑے
کہاوینگی وہی جو کہ ہین دولت کی چٹورے

کیا زور مزیدار ہے آچار چوہون کا

پاچہن کے اوپر اتو یہہ چوہون کا چہچاری
جو کہاوے تو پہر پیٹ کا پتہر بہی بچاہے

[illegible] شین بین پسالی مین بہرا [illegible]
[illegible] کیا زور مزیدار ہے آچار چوہون کا
[illegible]
کیا زور مزیدار ہی آچار چوہون کا

۱۷۱

[illegible]
لذت کو نظر اسکی جو کہاوی سو جانی
کیا زور مزیدار ہی آچار چوہون کا

کبوتر بازی

ہین عالم بازی مین جو ممتاز کبوتر
اور شوق کی طائری کا ہین انباز کبوتر

دہشت سی دور بہاگتی ہون جب بہاریں ہولیکی

شہو در کمان ہو شہوت کی اور تیر کہڑا ہو لاڈ سے ہر آن اوچہل کر لگتا ہو اوس لونڈیا اوس تو دی سے
کوئی بہاگی ہاتہہ کو پیچہی رکہہ کوئی بہاگا ہاتہہ کو آگی کر غنچ چنچل شوخ نشانو نکی اوس تیر کڑی سی ڈر کر

سب آگا پیچہا ڈہکتی ہون جب دیکہہ بہاریں ہولیکی

غنچ چنچل شوخ چہپا تو نین اوس تیر کی آگی انچل ہو کوئی انگیا ڈہکی تہر تہر سی کوئی لیتی منہ پر انچل ہو
کوئی ہاتہہ رکہی ہو سینہ پر اور پیٹ کسیکا گو تہل سینہ سی سینہ لگ لگ کر سو مرے کی ہو دلدل

شہوتکی جوش بہر کتی ہون جب دیکہہ بہاریں ہولیکی

اوس جوش اور بلتی شہوت مین بہر آکر دہنگا مشتی ہو وہ ملا کرکی ان تیر بڑے اور یان شہوتکی بستی ہو
کچہ ہاتہہ پکڑ کچہ چہاتی مل کچہ سینہ مین پشتا پشتی ہو بن جاکی اکہاڑا عشرت کا اور عیش و طرب کی کشتی ہو

سب تن کی ہار کہڑ کتی ہون جب دیکہہ بہاریں ہولیکی

کوئی پیچی دیکہہ کہتی ہو چلا کر ہاں کچہل ڈالا چہاتی پر مار کی ہاتہون کو پیڑو بہی صاف مسل ڈالا
کوئی پیٹ پکڑ کر بہاگی ہو یون کہتی ہی پل ڈالا کوئی دہوم مچا کر کہتی ہو کم بخت نی سینہ دل ڈالا

تب ایسی عمل شور کہڑکتی ہون جب دیکہہ بہاریں ہولیکی

یہہ دہوم مچی ہو ہولیکی اور عیش مزیکا جہکڑ ہو اوس کہینچا کہینچ کہسیٹے اور پر بہر وے خندلیکا بہکڑ ہو
معجون شرابین ناچ مزا اور ٹکیا سلفا ککڑ ہو لڑ بہڑ کی نظیر بہر نکلا ہو کیچڑ مین کتہڑ پتہڑ ہو

جب ایسی عیش مہکتی ہون جب دیکہہ بہاریں ہولیکی

در مذمت دنیای دون

یہہ بلیہہ عجب ہی دنیا کی اور کیا کیا جنس اکہٹی ہے یان مال کسیکا مٹتا ہی اور چیز کسیکی گہٹتی ہے
کچہ پکتا ہی کچہ بہنتا ہی پکوان مٹہائی بٹتی ہے جب دیکہا خوب تو آخر کو نہ چولہا بہاڑ نہ بہٹی ہی

غل شور ہولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکہہ چکی اس دنیا کو یہہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

کوئی تاج خرید سنہاسن کر کوئی تخت کہڑا ہو تا ہے کوئی کپڑی رنگی پہنی ہی کوئی گدڑی اوڑہی جاتا ہے
کوئی بہائی باپ چچا نانا کوئی ناتی پوت کہاتا ہے جب دیکہا خوب تو آخر کو نی رشتہ ہی نے ناتا ہے

غل شور ہولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکہہ چکی اس دنیا کو یہہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

کوئی ہم ہو لکہی پتی ممبر کوئی اروسکی اپنی دولت
کوئی بولی اپنا مجہی نور میرا ہو سو مجہکو دو
کوئی لڑتی ہی کوئی مرتا ہی کوئی جہگڑی کی ہی پرچہ
جب دیکہا خوب تو آخر کو کچہہ لینا ایک نہ دینا دو

غل شور ہولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکہہ چکی اس دنیا کو یہہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

کوئی حاکم ہی کوئی عامل ہی اور فاضل کہلاتا ہے
کوئی عاقل کامل دانا ہی کوئی بہت مراد ہو جاتا ہی
تعویذ فلیتا فال فسون اور جادو منتر لاتا ہی
جب دیکہا خوب تو آخر کو سب حیلہ کر فتنا ہی

غل شور ہولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکہہ چکی اس دنیا کو یہہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
جب دیکہا خوب تو آخر کو [illegible]

غل شور ہولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکہہ چکی اس دنیا کو یہہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

[illegible]

اسکے بیچ جب وہ پریزاد لگ چلا | پھر وہین کوڑیون کا دیا جھاڑ اوسی دکھا
بوسی خوب لی لئی مطلب بہی کر لیا | اور یون کہا کہ جان نہ تم ماننا برا
میرے خطا نہین یہہ گنہگار ہے بیا

یہہ سنکی مجہسی کہتا ہی جب ہو کی وہ خفا | لو اب بیا تو دو مجہی ہونا تہا سو ہوا
جب ہاتہہ جوڑ اوسکو یہہ دیتا ہون مین سنا | تم کو لاکہہ ملین گے ای دلربا
مجہکو تو ملنا پہر کہین دشوار ہے بیا

ایسی ہی جی تو لاکہون کرون تمپہ مین نثار | لیجاکی اسکو تم کہین ڈالو گی مفت مار
اور مجہہ غریب کا تو اسی پر ہے روزگار | ہر دم اسیکا اس سے ہی چلتا ہی کاروبار
سچ پوچہی تو میرا تو بیوپار ہے بیا

ایسا بیاہی اتنو ستراوار دلپذیر | لڑکی جہان تلک ہین پریزاد بی نظیر
کیا شوخ کیا شریر غریب اور کیا امیر | سب ملتون سی کہتی ہین آکر میان نظیر
اک دو گہڑے تو ہمکو یہہ درکار ہی بیا

نارنگی کی تعریف مین

اتنو ہر باغ مین آئے ہی سہلے نارنگے | ہے ہر ایک پر یہہ مصریکی ڈلی نارنگی
حسن والونکی بہی سینہ کی پہلی نارنگی | دیکہکر اوسکی وہ انگیا کی سہلے نارنگی
ہمنے تو آج یہہ جانا کہ سہلے نارنگے

سیر کو باغ کی جاتی ہی وہ چنچل جو ذرا | کہا کی نارنگیان پہلنکے سے ہے وہ ہمیر چہلکا
سامنی اپنی وہ بازار سا کولون کا لگا | دمبدم چہیڑ سی کہتی ہی یہہ انگیا کو دکہا
تمنے پیسے کی کبہی ہم سی نہ لی نارنگی

جب نظر آئی مجہی شوخکی سینیکی بہار | کہٹا میٹہا سا لگا ہونی میرا دل یکبار
جا پڑا ہاتہہ جو سینہ کیطرف کہو کی قرار | اسقدر تہین وہ چہین شوخ ستمگر کی تیار
جسقدر سیب ہو یا جیسے سہلے نارنگی

لگ گیا ہمکو جو کل ایک مکان خلوت کا | باغبان کی نہ اٹک اور نہ کسیکا خطرا
کیا کہین شب تو عجب عیش کا لوٹا وہ مزا | ہر گہڑی اوس شجر حسن کو چہاتی سی لگا
کیا ہی لوہی لئی اور کیا ہی سہلے نارنگی

جن دنون تہو خضی عالم کا یہا موسم تہا
جب ہی مل لیتی تو دل کیا ہی مزا لیکین پاتا
ابجو وہ وقت گیا تو ہی یہی حیف آتا
آدمی [illegible] اور جسم کی ڈالی کو جہکا
[illegible] جسمی تو رطب سے نارنگے
جسمی آئی ہی نظر شوخ کی جوبن کی تصویر
جسمی [illegible] مین وہ گولون کی جگہہ مین سو تر
دل ہی سینی مین [illegible] نظر [illegible] اسیر
[illegible] نہی کو وہ نئی نظر

اتنو سینے ہاہین لگی ہی سہلی نارنگی

خوشامد کی بیان مین

دل سے خوشامدی کا ہر ایک شخص کا کیا راضی ہے
آدمی جن [illegible] سے بہوت بلا راضی ہے
بہالی فرزند [illegible] اب پچار راضی ہے
شاہ و سرور [illegible] شاہ و گدا راضی ہے
خوشامد کرے خلق ادمی [illegible] راضی ہے
حد تو یہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

اپنا مطلب ہو تو مطلب کے خوشامد کیجی اولیا ابنیا اور رب کی خوشامد کیجے	اور نہو کام تو اوس رب کی خوشامد کیجی اپنی مقصد و غرض سب کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی ہے
حد تو یہہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

پیار دن جسکو خوشامد سی کیا جہک کی سلام بڑی عاقل بڑے دانائی نکالا ہی یہہ دام	وہ ہی خوش ہوگیا اپنا ہی ہوا کام مین کام خوب دیکہا تو خوشامد ہی کی آمد ہی تمام

جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی رہے
حد تو یہہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی رہے

پیار سی جوڑ دی جسکی طرف ہاتہہ جو آہ غور سی ہمنی جو سب بات کو دیکہا واللہ	وہین خوش ہوگیا کرتی ہی وہ ہاتون پہ نگاہ کچہ خوشامد ہی بڑی چیز ہے اللہ اللہ

جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی ہے
حد تو یہہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

عیش کرتی ہین وہی جنکا خوشامد کا مزاج ہاتہہ آتا ہی خوشامد سی مکان ملک اور راج	جو نہین کرتی وہ رہتی ہین ہمیشہ محتاج کیا ہی تاثیر کی اس نسخہ نی پائی ہی رواج

جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی ہے
حد تو یہہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

خود دیکہا تو خوشامد کی بڑی کہیتی ہے مان خوشامد کی سبب چہاتی لگا لیتی ہے	غیر کیا اپنی ہی گہر سچ یہہ سکہہ دیتی ہے نانی دادی بہی خوشامد سی دعا دیتی ہے

جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی ہے
حد تو یہہ ہے کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

بی بی کہتی ہی میان تیرے مین صدقے جاؤن خالا کہتی ہی کہ کچہ کہا تیری صدقے جاؤن	ساس کہتی ہین مت جا تیرے صدقے جاؤن سالے کہتی ہی کہ بہیا تیری صدقے جاؤن

جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی ہے
حد تو یہہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہی

آشنا ہی جو خوشامد سی سرو کار اوسے	ڈہونڈہتی پہرتے ہین الفت کی خریدار اوسے

اپنا مطلب ہی ارن او رچاہین [illegible]
اپنی مطلب کی غرض کرلی ہین [illegible]
جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی ہے
حد تو یہہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے
روکہی اور [illegible]
نان پائی [illegible]
ساقی و [illegible]
یار سا رند [illegible]
جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی ہے
حد تو یہہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

مرد و زن طفل و جوان خرد و کلان [illegible]
حضرت عالم مین ہین محتاج و گدا شاہ و وزیر
[illegible]
جو خوشامد کری خلق اوس سے سدا راضی ہے
حد تو یہہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

تاج گنج کی رونق کی تعریف مین

یارو یہہ تاج گنج جو یہان آشکار ہے
مشہور اسکا نام [illegible] دیار ہے

ہیں جتنی جہان کے ذہن و فہیم

زمین پر سموات گرد ان کے	نجوم اور زمین کیا کیا درختان کئے
نباتات بے حد نمایان کئے	عیان بحر سے در و مرجان کئے

حجر سے جواہر ہے اور زر و سیم

شگفتہ کئے گل بفضل بہار	عنادل ہے اور قمری و کبک سار
بروبرگ و نخل و شجر شاخسار	طراوت سے خوشبو سے ہنگام کار

دیا ان کے صبا ہر طرف اور نسیم

بیان کب ہو خلقت کی انواع کا	جو کچھ حصر ہووے تو حماد نے کہا
خصوصا بنی آدم خوش لقا	شرف اون سبھون مین انہین کو دیا ہے

بہ اسلام و ایمان و دین قدیم

عطا کی انہین دولت معرفت	عبادت اطاعت نکو منزلت
حیا حسن و الفت ادب مصلحت	تمیز و سخن خلق خوش مکرمت

فراوان دئے اور ناز و نعیم

ترا شکر احسان ہو کس سے ادا	ہمین مہر سے تو نے پیدا کیا
کئے اور الطاف بے انتہا	نظر اس سوا کیا ہے کہ سر جھکا ہے

یہہ سب تیرے اکرام ہیں یا کریم

منقبت جناب سرور کائنات

تم شہ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفےٰ	سر گروہ مرسلین ہو یا محمد مصطفےٰ
حاکم دین متین ہو یا محمد مصطفےٰ	قبلہ اہل یقین ہو یا محمد مصطفےٰ

رحمۃ للعالمین ہو یا محمد مصطفےٰ

آسمان تمنے شب معراج کو روشن کیا	عرش و کرسی کو قدم اپنے دی نور و ضیا
رنگ و بو گلشن کے جنت کی پڑھا کی پر لا	جس جگہہ ہم ملائک کو نہیں ملتی ہے جا

وہان کی تم مسند نشین ہو یا محمد مصطفےٰ

ہی تمہاری نسبت پر مہر نبوت کا نشان	اور تمہارا وصف ہی طہ و یسین ہیں علان
معجزے جو ہیں تمہارے ہوئے کب اونکا بیان	کشور اعجاز جو ہی اوسکی تم بادشاہ

صاحب تاج و نگین ہو یا محمد مصطفےٰ

تم کو ختم الانبیا حق [illegible]

[illegible]

[illegible]

مصطفےٰ [illegible] ہو یا محمد

[illegible]

[illegible]

[illegible] خلق [illegible] ہو تم یا حبیب ذو المنن

اور [illegible] ہوت میں [illegible] سخن

سو سعادت کی قرین ہو یا محمد مصطفےٰ

تم ظہور اولین ہو یا محمد مصطفےٰ

تم جان آفرین ہو یا محمد مصطفےٰ

[illegible] قرآن مبین ہو یا محمد مصطفےٰ

زینت بستان دین ہو یا محمد مصطفےٰ

زینت خلد برین ہو یا محمد مصطفےٰ

احد مختار ہو تم پاشہ ہر دو سرا
ہی تمہاری حکم کی تابع قدر ہے اور قضا
خلق مین خواہش سی تم جب امر کی رکھو بنا
دیر اک پل درمیان آوے تو یہہ امکان کیا
جب گھڑی چاہو وہین ہو یا محمد مصطفےٰ

آنکی نقش قدم سی جو شرف ہو زمین
دیکھتا ہی اوسکی رفعت رات دن عرش برین
راز تو خلقت کی تمکو ہی کہلین ہین شاہ دین
اور جو کچھ کہ ہین اسرار رب العالمین
سبکے تم بر حق امین ہو یا محمد مصطفےٰ

آپکا فضل و کرم کونین مین مشہور ہے
اور تمہین ہر طور سے لطف و کرم منظور ہے
حشر مین گرچہ سزا ملنی کلی دستور ہے
کیا ہوا لیکن دل اس امید سی مسرور ہے
تم شفیع المذنبین ہو یا محمد مصطفےٰ

مخبر صادق ہو تم اور حضرت خیر الورا
سرور ہر دو سرا اور شافع روز جزا
ہے تمہاری ذات والا منبع لطف و عطا
کیا نظیر اک اور ہی سبکی مددگار اسرا
ہان سی تم وان ہی تمہین ہو یا محمد مصطفےٰ

خمسہ بر غزل حافظ رحمۃ اللہ علیہ

کہان وہ کیقباد سے کارخانہ
کہان وہ می وہ جام خسروانہ
کہون کیا تجہہ سے ای یار یگانہ
سحرگاہان مخمور شبانہ
گرفتم بادہ با چنگ و چغانہ

پڑا جب گوش مین وہ نالہ نے
تو سوجھی اور ہی عالم کے اک شے
ہوی مستی وہ مدہوشی جو درپے
نہادم عقل را رہ توشہ از مے
بملک عاقبت کردم روانہ +

کیا پہلے ہے ساغر نے بہت شاد
کہ سر اپنا رہا مجھکو نہ یاد
تو مجھکو کر کے اور اک جام امداد
نگاری میفروشم عشوہ داد
کہ ایمن گشتم از مکر زمانہ

ہوا جب مین نہایت شاد و خرم
تو رکھکر سر قدم پر اوسکی ہر دم
کہا مینے اوسی اے ساقی جم
بدہ کشتی می تا خوش برانم
ازین دریاے ناپید اکرانہ

کیا ای گر [illegible] منزل سے محرم
تو مستی مین [illegible] اسا تفرقہ عالم
کہا جب [illegible] تو او سلام
ز ساقی کمان ابرو شنیدم
کہ ای تیر ملامت را نشانہ

پھر رہ بار [illegible] اور تو [illegible]
[illegible] اس اسم عزم [illegible] جا [illegible]
[illegible] گمان و وہم [illegible]
برو این دام بر مرغی دگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

[illegible] را بلند است آشیانہ
اگر [illegible] اسم [illegible] سے [illegible]
تو ہو [illegible] خودی کی [illegible]
نہ کہیو [illegible] انسان طوق [illegible]
نبندی زان میان طرفی کمروار
اگر خود را ببینی در میانہ

وہی عاشق وہی معشوق [illegible]
وہی جو اور وہی [illegible] اور وہی [illegible]

وہی حامی وہی دشمن وہی دوست
شراب و ساقی و شاہد ہمہ اوست

خیال و آب و گل در رہ بہانہ

نظیر اب چون تو شیدا ئیست حافظ
تن خاکی عجب جائیست حافظ

نہ دریا و نہ صحرائیست حافظ
وجود ما معمائیست حافظ

کہ تحقیقش فسون است و فسانہ

خمسہ ثانی ولہ

تہا جو از بسکہ مین عصیان مین خراب آلودہ
طاعت کرنے سے رہتا تہا حجاب آلودہ

اہل تقوی کا سمجہ وا ز و آپ آلودہ
دوشش رفتم بدر میکدہ خواب آلودہ

خرقہ تر دامن و سجادہ شراب آلودہ

لیگیا شوق جو وہان مجہکو اوٹہا دوش بدوش
جاتی ہی در پہ گرا پیر مغان کے مدہوش

دیکہکر مجہکو پڑا خواب مین غفلت کی خموش
آمد افسوس کنان مغبچہ بادہ فروش

گفت بیدار شو ای رہرو خواب آلودہ

جب مین جاگا تو کہا اوس نے بشیرین سخنی
یعنے جی جان تری عشق مجازی کے ہے

دور کر دلسی یہہ غفلت جو ہی خوبان کے پہنی
در ہوای لب شیرین دہنان چند کنی

جوہر روح بیاقوت مذاب آلودہ

ای ہوسناک یہہ ہے میکدہ قدس مقام
بیٹہی مستان ازل کرتی ہین یہان شرب مدام

تو بہی وہ مے جو پیا چاہی تو ای نیک انجام
شست و شوئے کن و آنگہ بخرابات خرام

تا نگردد ز تو این دیر خراب آلودہ

گر تجہی عشق حقیقی نے ہی کچہ دی توفیق
تو تو سیکہہ آنکی یہان اہل طریقت کا طریق

ایک ادنی سا یہہ اوس عشق کا نکتہ ہی دقیق
آشنایان رہ عشق درین بحر عمیق

غرق گشتند و نگشتند باب آلودہ

یہہ وہ دریا نہین تو جسمین کری آگی شنا
یہہ تو ہی معدن انوار و یقین صدق و صفا

گر تو چاہی کہ یہان آوے تو ای غرق ریا
پاک صافی شو و از چاہ طبیعت بدر آ

کہ صفائی ندہد آب تر آب آلودہ

سمجہو تو نے یہہ نظیر عشق مین اب نخانہ بدوش
کل عجب طرح کا نکتہ ہوا اک گوہر گوش

خمسہ برغزل خود

جیتا ہی خدا جانی وہ یا مر گیا رورو — کیا جانئی کسحال مین ہو ولگا عزیزو

دل آج میرا اسلمہ اللہ تعالے

ہی گر چہ لڑکپن مین ابہی شوخ وہ مشہور — ہر دم مین کسیکی نہین آتا ہی بمقدور

کیا کیا مین کرون اوسکی ہی عیار ی کا مذکور — بوسہ کی طلب کی تو کہا ناز سے چل دور

اور دلکو کہالی تو وہین ہنسکی کہا لا

دل سب سے اوٹھا جان بہی بیٹھی جو جانا — جو ظلم و ستم تو نی کیا سب وہ اوٹھایا

اب نزع مین ہون تیری تغافل سے اہاہا — رگ رگ مین ہی تیری ہجر مین ای رشک مسیحا

مرتا ہون کوئی اب مجھے جینے کی دوا لا

اوس شوخکو یارو پہر کوئی جا کی سناؤ — یعنے مجھی اس ہجر کی زندان سے چہڑاؤ

کچہ باقی نہین مجھہ سی ستم اب ہاتھہ اوٹھاؤ — مجھہ خستہ کی یاری کو نہ زنجیر پنہاؤ

کافی ہے میری قید کو ایک کمر کا جالا

کل ہوجو گیا اوس صف مژگان کے مقابل — بسمل سا تڑپتا تہا سر شام سے ہو گھایل

جب ہوئی سی اب مجھکو یقین ہوگیا کامل — شاید کہ حرارت کو سینہ مین میرا دل

نی آہ کی زاری نہ دم سرد نہ نالا

نی زر ہی میرے پاس جو اوس شوخکو دیکہون — نی زور کہ دہمکا کی اوسی پاس بلاون

کچہ بن نہین آتا ہی کسی جا کی سناون — گر بس ہو میرا تو مین کسی جور سی کہدون

جا آج پلنگ اوسکی تو سوتیکا اوٹھا لا

دنیا مین جو کرتا ہی کسیکی کوئی اب چاہ — سب ناز اوٹھاتا ہی وہ اوس شوخکی دلخواہ

خوبانکی مزاجون سے ابہی تو نہین آگاہ — وہ آپ ہی روٹھا نہین ملنی کا نظر آہ

کیا دیکہتا ہی چل پاؤن پڑ اور اوسکو منالا

دربیان فنا

پڑہ علم کئی اس دنیا مین کر ہم کامل ادراک ہوئی — اور لاد کتابین ہم اونٹون پر پہنچی کی ادراک ہوئی

معقول پڑھی منقول پڑھی منطق مین چالاک ہوئی — باعث علم کی دریا مین ان دریا پیراک ہوئی

سب جیتے جیکی جہگڑی ہین سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئی

جب موت سی آکر کام پڑا سب قصی قضی پاک ہوئی

[illegible]

منہ دیکھہ اجل کے تن کو کاٹ لیگا پھر گھر کی راہ چلے | نی ہاتھی گھوڑے سنگ گئے نی تخت چھتر ہمراہ چلے

سب جیتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

یا حاکم یا محکوم ہوئے یا احمق یا معقول ہوئے
زردار ہوئے سردار ہوئے مردود ہوئے مقبول ہوئے

یا خادم یا مخدوم ہوئے یا جاہل یا مجہول ہوئے
کچھ اور نہ دیکھا آخر کو سب انت سمیں دھول ہوئے

سب جیتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

گر بے مخیلی ظاہر ہوئے یا بخشش میں تریاک ہوئے
یا عمر گذار عشرت میں یا سو غم سے غمناک ہوئے

یا بخل ہوئے پر سیر ہوئے یا خالی ہاتھوں ڈھاک ہوئے
پھل پھول یہہ آج کھائی گاتس کے یا گلیوں کی خاشاک ہوئے

سب جیتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

در بیان موت

دنیا کی بیچ یارو سب زیست کا مزا ہی
جب مر گئے تو آخر پھر عمر خاک پا ہے

جیتوں کے واسطے ہی یہہ ٹھاٹھ سب بنا ہے
نی باپ ہی نہ بیٹا نے یار آشنا ہی

ڈرتی ہے روح یارو اور جی بہی کانپتا ہی
مرنیکا نام مت لو مرنا برے بلا ہے

جیتے تلک دلکو ہر دم کیا عیش سے پی ہی
جب مر گئے تو ہرگز می ہی نہ کوئی شی ہے

گلزار باغ سیرین ساقی صراحی می ہے
اس مرگ کی ستم کو کیا کیا کہوں ای ہے

ڈرتی ہی روح یارو اور جی بہی کانپتا ہے
مرنیکا نام مت لو مرنا برے بلا ہے

ہے جسم کی باتا جب تہی مالک یہہ اپنی گھر کے
یوں مٹ گئی کہ گویا تہی نقش رہگذر کے

جب مر گئی تو ہرگز گھر کی رہی نہ در کی
پوچھا نہ پھر کسی نے یہہ تہی میاں کدھر کے

ڈرتی ہی روح یارو اور جی بہی کانپتا ہے
مرنیکا نام مت لو مرنا بری بلا ہے

مرنیکی بعد کوئی الفت نہ پھر جتاوے | نی بیٹا پاس آوے نی بہائی منہ لگاوے

ڈرتی ہی روح یارو اور جی بہی کانپتا ہی
مرنیکا نام مت لو مرنا برے بلا ہے

جب روح تن سے نکلی ا ما نہیں یہاں پر
[illegible] دیکھنے میں بہی باغ و بوستان پر
[illegible]

ڈرتی ہی روح یارو اور جی بہی کانپتا ہی
مرنیکا نام مت لو مرنا برے بلا ہے

[illegible] محبوب خوبصورت
[illegible]

ڈرتی ہی روح یار داور جی بہی کانپتا ہی
مرنیکا نام مت لو مرنا بری بلا ہے

کہا تنکو اونکی نعمت سو سو طرح کی آتے
کوڑی کی جھونپڑی بہی چھوڑے نہین ہین جاتے
اور وہ نیا دین ٹکڑا دیکھ چمک اونکی جہاتی
لیکن نظیر سب کچھ یہہ موت ہی چھڑاتی

ڈرتی ہی روح یار و اور دل بہی کانپتا ہی
مرنی کا نام مت لو مرنا بری بلا ہے

درازداری محبوب +

سن ای شوخ گلبدن نادان
اسطرح پہر کے سنہ چہپا کر ہان +
سچے کہہ کے ہم ہوئے حیران
غیر سے تو ہنسا نہ کر ہر آن

اسمین ہوگا ہماری جی کا زیان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

گلبدن تالیان بجا وینگے
کتنے انکہون مین مسکرا وینگے
غنچہ لب ستر بنا چڑا وینگے
کتنے آئینہ لا دکہا دینگے

کہا چہیڑین گی ہر گہڑے ایجان
اب بہی ظالم ہمارے بات کو مان

توجو خوبان مین خوار ہووی گا
ہاتھ پہر سر پہ رکھ کے رویگا
اپنی سب دلبرے ڈبووی گا
بات سب مفت اپنی کھووی گا

کچھ نہ پہر بن سکی گا اے نادان
اب بہی ظالم ہمارے بات کو مان

کل تو وان اک گورا سا لڑکا
ہم تو جانین وہ صاف تہا جہوٹا
اپنی یار دن مین کچھ وہ کہتا تہا
یا خدا جانے تہا وہی سچا

تو تو اسطور کا نہین انسان +
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

ہمنے پوچھا کہ کیا لیا بوسا
ہنس کہا ہاتھ سینہ پر پہیرا
وہ تو کچھ اور اور ہی جہڑ گا
اور سبھی سودا سے یار لاڈلا

جانی اب ہو لیگا دین اور ایمان
اب بہی ظالم ہمارے بات کو مان
لگے اوس کے کہا تو ہم [illegible]
میں وہ اب خراب و رسوا ہے
بولا صاحب ہین تو سودا ہے
وہان تو جھگڑا ہی سارا ہمارے
کیا ہمارے ہین بند ابک کان
اب بہی ظالم ہمارے بات کو مان
[illegible] بات کہو د [illegible]
کیا کیتی [illegible]

بولا وہ تم تو سنتے ہو کم [illegible]
اجی ہم کل [illegible] تمام [illegible]
جب [illegible] ہم ہی ہو گئی حیران
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان
اور [illegible] ہوتے [illegible]
[illegible]
[illegible] یار و روتی [illegible]
آخر [illegible] سے طوفان
اب بہی ظالم ہمارے بات کو مان

کہہ بہلا وہ جو کچہ کہے تہا جب ✣
آہ اب ہمکو اس سے کیا مطلب ✣

کچہ ہی سچ یا کہ جہوٹہ ہی یہہ سب
سچ بہی ہوگا تو تو کہیگا کب

شرم کا ہمکو کہلنے دیگے زبان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان ✣

تو جو راتوں کو اون مین جاتا ہے
قہقہے مار کہل کہلاتا ہے

جی مین بہولا نہین سماتا ہے
ہم کو اب پہر یہہ ہول آتا ہے

کہین ویسی ہی پہر نہو بہتان
اب بہی ظالم ہمارے بات کو مان

آج جانا کہین جو ہے ٹہانا
آفت اس حسن پر تو مت لانا

دیکہیو اونکی ساتہہ مت جانا
اونکے زنہار دم مین مت آنا

اونسی ڈرتا ہی ہر گہڑے شیطان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

تو بہلا گو کہ ہوشیار رہا
تجہے غافل نشہ مین جب پایا

پر دیا جب نشا دغا سے بلا
پہر اچہوتا کسی نی کب چہوڑا

رحم کر اپنی حال پر اے جان
اب بہی ظالم ہمارے بات کو مان

اگی وہ بات یاد ہے پیارے
پر وہ طوفان تو سہتے اوسکے

گرچہ سچ کچہ نتہے خدا نکرے
ہم تو اتنیک ہین اوس سی شرمندے

بلکہ تجہکو بہی خوب ہوتگے دہیان
اب بہی ظالم ہمارے بات کو مان

کیون ستمگر یہہ کیسی بات ہوئے
نوبت اب یہان تلک تو آپہونچے

اوستی جو کچہ کہے سو تو نی سہے
اب نقاری ہی بجتی ہین باستے

دیکہہ عاشق نظیر کو پہچان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

در تعریف پنجتن پاک

ہے ولی بن گئی ہیں باز و جو بارہ امام
اور ہر آرزو دی ہای ساقی کوثر کے جام سے
پہر بیت پاک کو دردی ای الہی صبح و شام سے
پنج یار وار دانہ ای اور اونکی نام سے
ہر ان مجہی بہلی ہای یہہ پنجتن کے نام سے
اول تو دل ہو صاف دوم جسم پاک
سوم کہا اون دونون جہانمین سب بہولاے
چوتہی عدو کا عیب سب ہو جاو سب خاک
اور پانچوان یہیں الوان مخالف کی سر پہ خاک

۱۸۵

ہر ان مجہی بہلی ہای یہہ پنجتن کے نام سے
تن ہای سو کہ صاف معطر ہو مشک بہول
ہا مور دم شاد دل پر نور دیکہو بہل
دونون جہانمین جوش رہون در حضرت رسول
روزہ نماز درود وظائف ہون سب قبول
ہر ان مجہی بہلی ہای یہہ پنجتن کے نام سے
بہائی جبرئیل کا زیب وہی ہوت ادب
تن جاو [illegible] ہین منکر نشہ پر

جتنا وپر ہوں والسی ہیرے آنکر مرید
جیتا رہون تو شاہ جو مر جاون تو شہید

سمرن مجھی بہلی ہی یہہ پنجتن کے نام کے

نعرہ کرون جو حیدر الجاوین سیہپاڑ
کر خارجی ہوا وسے ہیرے آگی مثل تاڑ
تہراوین حشمیہ سار ہلین ڈرسی بوٹی جہاڑ
پکڑ ڈالی کو اوسکی ہہنک کی ڈاڑہی نوچون اوکہاڑ

سمرن مجھی بہلی ہی یہہ پنجتن کے نام کی

اے دوستو عجیب ہی نیا پنجتن کا نام
جو ہین سو ہین یہی ختم الخیر و سلام
جنکے طفیل اتنی برآتے ہین سب کے کام
اودہر جہون نظیر تو کہتا ہون صبح و شام

سمرن مجھی بہلی ہی یہہ پنجتن کی نام کی

در اظہار نعمتہای خدا

یہہ نعمتین عیان ہین جو عالم کیواسطے
لحم تن کیواسطی ہین لجہ شکم کیواسطی
ہین کی یہہ سب میان سے آدم کیواسطی
ہین ہیش ہیش کے لئی اور کرم کیواسطی

سب خوبیان بنی ہین یہہ آدم کیواسطی
اور دم بنا ہے آہ فقط غم کے واسطی

محبوب گلعذار پری زاد سرخ فام
نازو ادا وچو چلی دولت کی دہوم دہام
مطرب شراب ساقی و مینا صراحی جام
مستی نشاط و عشرت و عیش و طرب مدام

سب خوبیان بنی ہین یہہ آدم کیواسطی
اور دم بنا ہی آہ فقط غم کے واسطی

اسباب عشرت و تونگی ہین جتنی جہان ہین
حقے بہری چلکتی ہین اور نیچی پیچوان
گلدان پاندان عطردان زرفشان
مشک و گلاب و عطر و چمن باغ و بوستان

سب خوبیان بنی ہین یہہ آدم کیواسطی
اور دم بنا ہی آہ فقط غم کے واسطے

جتنی جواہرات ہین سرخ و سفید و لال
فیروزہ مونگا موتی و پکہراج خوش خصال
یاقوت لعل یمنی و نیلم فلک مثال
زر سیم فوج حشمت و املاک گنج و مال

سب خوبیان بنی ہین یہہ آدم کیواسطی
اور دم بنا ہی آہ فقط غم کیواسطے

در بیان تلاش زر

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا ابتلای زر
ہر اک یہی پکاری ہی دنزات ہای زر

ہوتی ہین کسیو اسطی ہر جا چڑہائیان
بندوقین اور ہین کہین توپین لگائیان
کٹتی ہین ہاتہ پاؤن گلی اور کلائیان
کل زر کی ہو رہی ہین جہان مین لڑائیان

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا ابتلای زر
ہر اک یہی پکاری ہی دنزات ہای زر

جتنے جہان مین خلق ہی کیا شاہ کیا وزیر
سب ہین بنے زر کی جالبین جی جان سے اسیر
پیر و مرید و مفلس و محتاج اور فقیر
کیا کیا کہون مین خوبیان زر کی بیان نظیر

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا ابتلای زر
ہر اک یہی پکاری ہی دنزات ہای زر

دربیان شکوہ گذاری محبوب

اوس شوخ کی ستم کا گلا آہ کیا کرون
بہرتی ہین اشک شام و سحر گاہ کیا کرون
تن سو کہکر ہوا ہی میرا کاہ کیا کرون
ملتا نہین ہی تو بہی وہ گمراہ کیا کرون

فرصت تو سانس کے بہی نہین آہ کیا کرون
کیا بی بسی ہی ای میری اللہ کیا کرون

حسد نسی اوس سے ملکی ہوا میرا نصیب
ہون جانکنی مین تو بہی نہین جاگتا نصیب
دل بہر کی ایکدن نہوا دیکہنا نصیب
کن سختیون مین آن پڑا ہی مین بانصیب

فرصت تو سانس کے بہی نہین آہ کیا کرون
کیا بی بسی ہی ای میری اللہ کیا کرون

ایدہر تو مجہکو قتل کری ہے وہ نیک نام
اب یار کو سناؤن کہ رکہون اجل کو تہام
ایدہر کو آرہی ہین اجل کے مجہی پیام
اس کشمکش مین اب کہو کیا کیا کرون مین کام

فرصت تو سانس کے بہی نہین آہ کیا کرون
کیا بی بسی ہی ای میری اللہ کیا کرون

گر یار کی خوشی نکرون تو وہ ہو خفا
عرصہ تہا زندگی کا سو کہر پہ آ لگا
اور جو اجل کو روکون تو مانی ہی وہ برا
اس دو گہڑی مین آہ مین کیا کیا کرون بہلا

فرصت تو سانس کے بہی نہین آہ کیا کرون
کیا بی بسی ہی ای میری اللہ کیا کرون

[illegible]

فرصت تو سانس کے بہی نہین آہ کیا کرون
کیا بی بسی ہی ای میری اللہ کیا کرون

جو جی چہپا کی ان سے ہون یار کی جفا
تو عاشقون سے بیچ کہا نا ہون بیوفا

[illegible]

فرصت تو سانس کے بہی نہین آہ کیا کرون
کیا بی بسی ہی ای میری اللہ کیا کرون

تارے تو جون ستارے ہین اوس کفش پا اوپر ۔ اور قطب ہے تو اوس سے ہی قایم ہی بجیظر

حیرت مین ہون کہ حیدر صفدر کو کیا لکہون

گر فی المثل مین اوسکو کہون روضۂ جنان ۔ جہکتے ہین یار عجز سی جنت کی ڈالیان

اور جو بہلا مین خوبی روضہ سی دون نشان ۔ سو وہ بہی اوسکی باغکا ادنی ہی باغبان

حیرت مین ہون کہ حیدر صفدر کو کیا لکہون

اور جو کہون کہ چشمۂ الحیات ہے ۔ یا خضر ہی تو یہہ کوئی کہنی کی بات ہے

اوسکی عرق سی جسم کی یہہ قطرہ جات ہے ۔ اور اوسکی اہلی فضل سے بار ونجات ہے

حیرت مین ہون کہ حیدر صفدر کو کیا لکہون

اوس شاہ کی اگر لب و دندان سے کے صفا ۔ کہوی کوئی کہ لعل و گہر ہین یہہ بے بہا

سو وہ تو صدقی ہو کی رہا خاک مین گڑا ۔ اور یہہ بہی ہو نثار سدا آب مین رہا

حیرت مین ہون کہ حیدر صفدر کو کیا لکہون

شاہا تیری جو مدح بناتا ہی اب نظیر ۔ تیری سوا کسیکا کہاتا ہی کب نظیر

لیکن قلم کو ہاتہہ لگاتا ہی جب نظیر ۔ صلواۃ پڑہ کی یہہ ہے سناتا ہی جب نظیر

حیرت مین ہون کہ حیدر صفدر کو کیا لکہون

درمدح حضرت سلیم چشتی ولی خدا قدس اللہ سرہ

ہین دو جہانکی سلطان حضرت سلیم چشتی ۔ عالم کی دین و ایمان حضرت سلیم چشتی

سر دفتر مسلمان حضرت سلیم چشتی ۔ مقبول خاص یزدان حضرت سلیم چشتی

سردار ملک عرفان حضرت سلیم چشتی

برج اسد کی رونق عرش برین کے تارے ۔ گلزار دین کے گلبن اللہ کے سنواری

یہہ بات جان و دلسی کہتی ہین سب پکاری ۔ تم وہ ولی ہو برحق جو فیض سے تمہاری

عالم ہے باغ و بستان حضرت سلیم چشتی

شاہونکی پادشاہ ہو با تاج بالوا ہو ۔ اور قبلۂ صفا ہو اور کعبۂ صفیا ہو

خلقت کی رہنما ہو دنیا کی مقتدا ہو ۔ تم صاحب سخا ہو محبوب کبریا ہو

ہے تم ہسی زیب امکان حضرت سلیم چشتی

شاہ و گدا ہین تابع سب تیرے مملکت کی ۔ لایق ہمیشہ تہا شاہا اسقدر و منزلت سے

پروردہ ہین تمہارے سب خوان مکرمت کے ۔ شاہا شرف تو بخشے خالق نے سلطنت کے

اور تم ہو میر سامان حضرت سلیم چشتی

ہے نام پاک تیرا مشہور شہر دین مین ۔ کرتے ہین یاد تمکو یہہ ماہتاب ہین جو تن مین

ہین خلق کی تمہارے خوشبو گل و سمن مین ۔ حضرت مین ہین تمہارے فردوس کی چمن مین

جنت کی حور و غلمان حضرت سلیم چشتی

کعبہ سمجہکے اپنا استانہ [illegible] ۔ [illegible] زیارت وسی [illegible]

کہدل مین ارمان [illegible] ۔ اوصاف تیری [illegible]

[illegible] حضرت سلیم چشتی

ہاں بلبل خوش الحان حضرت [illegible]

[illegible] سلطنت جہانکی [illegible]

[illegible] خلق مہمان

قرآن [illegible] ۔ ہین [illegible] تمہاری [illegible]

ہو وقت کی سلیمان حضرت سلیم چشتی

تم سب سے ہو معظم اور سب سی ہو مکرم | خلقت ہوئی تمہاری سب نور سی مجسم
اور خوبیاں جہاں کی تم پر ہوئیں مسلم | ابر کرم سی تیری دایم ہی سبز و خرم
عالم کا سب گلستان حضرت سلیم چشتی

پشت و پناہ ہو تم ہر ایک گدا و شہ کی | محتاج ہیں تمہاری اک لطف کی نگہ کے
منزل پہ اپنی پہونچی سالک تمہاری رہ کے | خاک قدم تمہاری اور چشم مہر و مہ کے
ہو روشنی کی سامان حضرت سلیم چشتی

چشم و چراغ ہو تم اب جملہ مومنین کے | روشن ہیں ہستی پر سب آسمان زمین کے
بیشک انبیا کے دل ہو ہر صاحب یقین کے | ذرہ نہیں تفاوت تم آسمان ہو دین کے
ہو آفتاب رخشان حضرت سلیم چشتی

عالم ہی سب معطر تیری کرم کی بو سے | حسرت ہی دوستوں کو حضرت تمہاری رو سے
یہ ہر پیار ستا ہوں اب میں سو دل کی آرزو سے | رکھیو نظر کو تم دو جگ میں آبرو سے
ای موجد ہر احسان حضرت سلیم چشتی

در بیان عرس حضرت سلیم چشتی

ہے یہہ مجمع نکو سرشتی کا | ذکر بیان کتھہ کے زرشتی کا
بحر ہے تمار فنون کے کشتی کا | فخر ہے حرف سرنوشتی کا
رشک ہی گلشن بہشتی کا
عرس حضرت سلیم چشتی کا

باغ جنت ہی آج یہہ درگاہ | پھول پھولی ہیں فیض سے دلخواہ
دیکھہ رضوان بہار یاں کی واہ | دلمیں کہتا ہے دمبدم واللہ
رشک ہی گلشن بہشتی کا
عرس حضرت سلیم چشتی کا

یہہ تجلے نہ سیم و زر سے ہے | ابر رحمت کا نور برسی ہے
حور و غلمان کی روح ترسی ہے | اور اشارہ یہی نظر سے ہے
رشک ہے گلشن بہشتی کا

عرس حضرت سلیم چشتی کا
صحن درگاہ کی باغ اور بستان
اور ہیں زوار سب گل و ریحان
ہیں جو بین سب پہول پہول بہو تا دان
[illegible]
عرس حضرت سلیم چشتی کا
[illegible]

حسن راگی اور سازندوں کی حال
پہر غل شور اور یہہ قال و مقال
رشک ہی گلشن بہشتی کا
عرس حضرت سلیم چشتی کا
کہیل رہا ہی چمن جو فیض کا ہرا
پہرنا گویا ہی حوض جنت سرا
قدسیاں دیکھہ وہ تماشہ سرا
سب پکارتے ہیں یوں اہاہاہا
رشک ہی گلشن بہشتی کا
عرس حضرت سلیم چشتی کا

کتنے درگہہ مین فیض اوٹھاتی ہین کتنے نذر و نیاز لاتے ہین	کتنے جھرنی مین جا نہاتی ہین کتنے خوش ہو یہی سناتی ہین
رشک ہی گلشن بہشتے کا عرس حضرت سلیم چشتے کا	
گرد درگاہ کے جو دیکھا واہ بلبلون کی طرح سے جہک کر آہ	اور ہی گل کہلے ہین خاطر خواہ سب یہی کہہ رہی ہین کر کی نگاہ
رشک ہی گلشن بہشتے کا عرس حضرت سلیم چشتے کا	
ہے بہم دور دور کا عالم سب خوشی ہو کی جون گل شبنم	سبز و سرخ و سفید و زرد بہم دیکہہ شیمین یہہ کہتی ہین ہردم
رشک ہی گلشن بہشتی کا عرس حضرت سلیم چشتی کا	
بہیڑ انبوہ خلق کے تکثیر طفل و پیر و جوان غریب و فقیر	بادشاہ و گدا دبیر و وزیر پر سبہون کی زبان پہ یہہ تقریر
رشک ہی گلشن بہشتے کا عرس حضرت سلیم چشتی کا	
کتنے وہان سیم تن ہی پہرتے ہین شوخ گل پیرہن بہی پہرتے ہین	غنچہ لب گلبدن بہی پہرتے ہین دلبر بادل شکن سے پہرتے ہین
رشک ہی گلشن بہشتے کا عرس حضرت سلیم چشتے کا	
کتنے نظرون سے زخمی ہوتی ہین کتنے الفت کے تخم بوتے ہین	کتنے دل اپنا مفت کہوتی ہین کتنے موتی کہڑی پروتی ہین
رشک ہی گلشن بہشتے کا عرس حضرت سلیم چشتے کا	
جانشین ہین جو صاحب مسند	عارف الحق میان علی احمد

اوس تک خوب سے نظر سے بجد
سب پکارتی ہین خلق بجد و علا
رشک ہی گلشن بہشتی کا
عرس حضرت سلیم چشتی کا

در بیان کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسی کلمہ کے باعث دین و دنیا مین ثنا خوانے
اسی کلمہ کو پڑہتی ہین فلک اعلیٰ و بون پانے

پڑہا کر صدق دل سے راتدن کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ سی ہین ایل زمین و آسمان روشن
یہ و خورشید تارہ عرش و کرسی لامکان روشن
اسی کلمہ سی ہین جنت کی باغ اور باغبان روشن
غرض جنت تو کیا اس سے تو ہین دونو جہان روشن

پڑہا کر صدق دل سی رات دن کلمہ محمد کا

چلے گا چھوڑ کر تو جگہ ہی یہہ عالم فانے
پڑیگا قبر کے اندہیرے مین جاکر ہو زندانے
نکیر و منکر آکر جب کرینگی تجہہ طغیانے
یہی کلمہ کریگا وان تیری مشکل کی آسانے

پڑہا کر صدق دلسی رات دن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ نے عزرائیل کے ہیبت کو ٹالا ہی
اسی کلمہ نے تنگی کو لحد کی کہول ڈالا ہی
پڑیگا قبر کا تجہہ میان وہ دن جو کالا ہی
یہی کلمہ ترا وان بہی اندہیر یکا اجالا ہی

پڑہا کر صدق دلسی رات دن کلمہ محمد کا

صف محشر مین جب دہشت کا تجہہ پر وار اوتریگا
یہی کلمہ ترا اوسجا رفیق اور یار اوتریگا
گناہو نکا ترا جتنا ہی بوجہہ اور بہار اوتریگا
اسی کلمہ کے دولت سے یہان تو پار اوتریگا

پڑہا کر صدق دل سی راتدن کلمہ محمد کا

میان جب پلصراط اوپر تو اپنا پاؤن ڈالیگا
تو وہ تلوار کی مو دہار ترا پاؤن کہالیگا
لگے کا جب تو وان گرنی تو یہہ کلمہ بچالیگا
یہی بازو پکڑ لیگا یہی تجہکو سنبہالیگا

پڑہا کر صدق دل سے راتدن کلمہ محمد کا

سوا نیزہ کی اوپر جسکہ ہوگا آفتاب آہا
ہر اک گرمی کی تابش سے پہر یگا سخت گہبرایا
پڑیگا جب ترے تن پر یہی شعلہ اوسکا گر مایا
یہی کلمہ چہتر بنکر کریگا تجہہ پہ وان سایا

پڑہا کر صدق دلسی راتدن کلمہ محمدؐ کا

تلین کے جب ہان سبکی عمل میزان کے پلی پر
جو ہلکی ہیں بڑہ ینگی آتشین گنہ انکی کلی پر
تجہے تو لین گے جب دم اوس ترازو کی محلی پر
یہی کلمہ میان وان بہی تیری ہو دیگا پلی پر

پہر پڑہا کر صدق دلسی رات دن کلمہ محمد کا

جو بہو کے ہین میان انکی تو ہوگی گرم بازارے
بکی ہی جنس جنکی انکی وان ہو گی برے خوارے
ترا پلا بہی جب کرنی لگا اوسجا سبکبارے
یہی کلمہ بنا دیگا ترے پلہ کو وان بہارے

پڑہا کر صدق دلسی راتدن کلمہ محمدؐ کا

ہی آیا حشر کا اور طوفان بہی ... جب اجا ...
... پانی پانی ... کا ... نور کا ...
... جب یہی ... کوتی ... نالون پانی
یہی کلمہ تجہی پانی پلا دیگا میان ...

پڑہا کر صدق دلسی راتدن کلمہ محمد کا

یہی کلمہ تجہی ... کا ... ہی دکہا دیگا
شفاعت سی ... تجہکو ... دیگا

... کی ... تجہکو پہنا دیگا
بہشت ... جنت ... تجہکو ... جنت مین بٹہا دیگا

پڑہا کر صدق دل سی راتدن کلمہ محمد کا

یہی کلمہ تجہی وان جام کوثر کا پلا دیگا
یہی کلمہ تجہی گلزار جنت کی دکہا دیگا
یہی کلمہ ترا سب جلد ہی روشن بنا دیگا
یہی کلمہ تری ہر وقت پروان کا ماوا دیگا

پڑہا کر صدق دل سی راتدن کلمہ محمد کا

ارباب بزم پھر تو وہ شاہ اپنی لیکر ۔ چالاک چست کافر گمراہ اپنی لیکر
سب ہمنشین حسب دلخواہ اپنی لیکر ۔ دس بیس گلرخون کو ہمراہ اپنی لیکر
یون ہیں پہگوا(؟) مجھکو وہ غوش جمال آیا

عشرت کا اوسگہڑی تہا اسباب سب مہیا ۔ بہتا تہا حسن کا اوسجا پہ ایک دریا
ہاتہون مین دلبرونکی ساغر کسیکی شیشا ۔ کمرو مین جہولیون مین سیرون گلال باندہا
اور رنگ کے بہی بہر کر مشک دیکہال لایا

عیار گے سبی پہلی اپنی تیکن چہٹا کر ۔ چاہا کہ مین بہی نکلون اونمین سے چہپ چہپا کر
دور گئی پہر کہکر جاتا ہی دم چرا کر ۔ اتنی مین کہیر مجھکو اور شور غل مچا کر
اوسدم کمر تک رنگ و گلال آیا

پہر پہول تو کچہ اپنی قسمت سے مچ رہی تہے ۔ پہر آبرو کی پردہ حرمت سے بچ رہی تہے
کیسا سمان تہا کیسی شادی سے رچ رہی تہے ۔ اوسوقت میرے سر پر اک دہوم مچ رہی تہے
اوس دہوم مین بہی مجھکو جو کچہ خیال آیا

لازم نتہی یہ حرکت انکو ش صفیر تجھکو ۔ اٹھہ سے سب کہی ہین ملکر شریر تجھکو
کرتی ہین اب ملامت خورد و کبیر تجھکو ۔ لاحول پڑہ کی شیطان بولا نظیر تجھکو
اب ہولی کہیلنی کا پورا کمال آیا

مخمس

چمن مین آج نسیم بہار آ پہنچے ۔ نوید نکہت گل بےشمار آ پہنچے
صدای قمری و صوت ہزار آ پہنچے ۔ جنون کی فوج کی دلپر پکار آ پہنچے
ہزار شکر کہ فصل بہار آ پہنچے

گئی نسیم کی ہاتہون نکل کے باد سموم ۔ گہٹا مین ابر بہار کے تل رہی ہین جہوم
تمام صحن چمن مین عجب مچی ہے دہوم ۔ ادہر گلون کی اودہر بلبلین کرین ہین ہجوم
اودہر سبی مست صفت گلعذار آ پہنچے

چمن کی سیر کو آئی ہین ملکی بادہ کشان ۔ ہوا ہی بادہ کشی کا بہی خوب سا سامان
نکالتی ہین نشی می کی دلکا سب ارمان ۔ ہوئی ہی گرم چمن بیچ مغبچونکی دکان
شراب و شیشہ و ساغر کے بار آ پہنچے

خوشی ہی اب کہ حد انتظار آ پہنچی

مخمس بر غزل خود

کهلی نقاب رهی جب تلک نه دیکهه سکا

تری الم مین نهو دخل سو مهورت کو ملاپ تجهسی کهان آپ کل کی مورت کو	نه ٹهہرے هو کبهی صاف سی کدورت کو تو وه هی نور سراپا که تری صورت کو

بشر تو کیا هی میری جان ملک نه دیکهه سکا

غم فراق مین جینی سی هم جو اوکتا ئے تو وان بهی ضعف سی هماری هوائی اور دوا ئے	نه دان یار کی کوچی مین جا کی کام آ ئے گلی کی خاک بهی هو کر نه ٹهرنی پا ئے

همین تو آه فلک یهان تلک نه دیکهه سکا

هوا هون سوکهه کے کانٹا مین هجر مین ورد کمال ضعف کا اپنی کهون مین کیا یارو	نه بال اور نه کمر اب میرے مقابل هو یهه ناتوان هون که آیا جو یار ملنے کو

تو صورت اوسکی اوٹها کر پلک نه دیکهه سکا

پڑا هی آه مجهی جیسی شوخ سی پالا لگا لگا کی نگاهون کا تیر اور بهالا	نه جی کو چین هوا اور نه دل نے سکهه پایا گهڑی تو دلکو پرو دیا گهڑی جگر چهیدا

کبهی خوشی مجهی وه اک پلک نه دیکهه سکا

ابهی تو آه خمون مین شراب هی باقی هماری یار کو ظالم یه جبن مشتاقی	سبهو نکی عیش کے یان هو رهی هی بیباقی لگا کهٹا تی جواب هی کو دمیدم ساقی

هماری جام کی شاید جهلک نه دیکهه سکا

کبهی اودهر کو جو قاصد ترا گذر هووی تو آه بهر کی یهه کهیو اوس پریرو سے	دیا کر راه مین جاتی کهین وه تجهه سی ملے نظیر تجهه سی نهوتا کبهی جدا پیارے

پر کیا کری که یهه کافر فلک نه دیکهه سکا

در بیان بی ثباتی مراتب دنیا

گر بادشاه هو کر عمل ملکون هوا تو کیا هوا عمل شور ملک و مال کا کوسون هوا تو کیا هوا	دو دن کا نه سنگا بجا هون یهان هوا تو کیا هوا یا هو فقیر آزاد کی رنگون هوا تو کیا هوا

گر یون هوا تو کیا هوا اور وه ون هوا تو کیا هوا

دو دن تو یهه چرچا هوا هاتهی ملا هاتهی ملا آگی نقارا اور نشان پیچهی کو فوجون کا پرا	بیٹها اگر هووی اوپر یا پالکی مین جا چڑها دیکها تو پهر اک آن مین هاتهی نه گهوڑا نی گدها

گر یون هوا تو کیا هوا اور وه ون هوا تو کیا هوا

یا عشرتون کے ٹهاٹهه هی اور عیش کی بهار هی
ساقی صراحی گلبدن جام شراب ناب هی
یا بیکسی کے درد سی بیحال هی بیتاب هی
آخر جو دیکها تو سب کچهه خیال و خواب هی

گر یون هوا تو کیا هوا اور وه ون هوا تو کیا هوا

[illegible]

[illegible]

گر یون هوا تو کیا هوا اور وه ون هوا تو کیا هوا

گر ایک مصیبت مین رہا اور دوسرا دل شاد رہے
یا لذت مین یار اچتین یا ظلم یا بیداد رہے
وان عیش و عشرت کی مرسی یان نالہ و فریاد
کچہ رہ نہین جاتا یہان آخر کو سب برباد رہے

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

جو عشرتین اگر ملین تو بہی وہ گرجانا میان
یا سکہہ مین یا دکہہ مین غرض یہ ہانسی گذر جانا میان
جو درد دکہہ اگر پڑین تو بہی وہ بہر جانا میان
یا چار دنکی زندگی آخر کو مرجانا میان

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

اب دیکہہ اسکو شاد ہو اور گسترا ہین تم کرے
یا دل کو رو بیٹہہ کر یا درد دکہہ مین گم کرے
یہہ دل بچلا ایک ہی کہ کلا اب ماتم کرے
یان کا یہی طوفان ہی اب کیوں جوتی غم کری

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

گر تو نظیر اب مرد ہے تو جال مین بہی شاد ہو
آزادگی بہی دیکہہ لی جنجال مین بہی شاد ہو
دستار مین بہی ہو خوشی رومال مین بہی شاد ہو
اسحال مین بہی شاد ہو اسحال مین بہی شاد ہو

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

دربیان ہولی

صبا نہ ہنسی ہوا بخوش جمال ہولیمین
ہر اک عیش سی ہیگا بحال ہولیمین
کہ یار پہرتی ہین یار دنکی تال ہولیمین
بہار کچہ انکی ہی سال ہولی مین

مزا ہی سیر ہی ہر سو کمال ہولیمین

سہاگ عیش کو سہاگن کا یہہ مہینا ہی
طلا کا زرد کنی سر بسر خزینا ہے
سفید و زرد مین لیکن کمال کینہ ہے
سفید یاس فقط سیم کا دفینا ہے

ہر ایک دل مین ہے رستم وزال ہولیمین

کہا سفید سی آخر کو زرد نی یہہ پیام
مین آیا ہون اب تو میرا بندوبست ہوگا تمام
کر ای سفید تو اب چہوڑ دی جہان کا مقام
تو مجہسی آنکی مل یہ چہوڑ اپنی صد کا کلام

دگر نہ کہینچے کا تو انفعال ہولی مین

ملیگا مجہسی تو مین تجہکو پہر بڑہاؤن گا
کہا سفید نی مین مطلقا نہ آونگا
بنا کی آپ سا پاس اپنی لی بٹہاؤ نگا
تجہی کو بعد کئی دنکی بہت بہگاؤ نگا

تو اپنا دیکہو کیا ہو کا حال ہولیمین +

آواز مین سی زبان تک گلال ہولیمین

کہا کہ پوچہو تو کیا ہی یہہ حال ہولیمین

یہہ سنکی آپ وہ دونونکی اگیا درمیان ۔۔۔ ادہر سی تہا نباؤ اور اودہر سے اسکو کہان

تم اسقدر نکرو اختلال ہولی مین

کہو تمہارے حضوریت کا ماجرا ہے کیا ۔۔۔ کہا سفیدنی ناحق یہہ زرد ہے لڑتا
یہہ سنکی اوسنی وہین اپنا ایک منگا جوڑا ۔۔۔ پہر اپنی ہاتہہ سی جوڑیکو چیر کو ان رنگا

کہا کہ دونو رہو شاملحال ہر سے میت

پہر اپنی تن مین جو پہنا وہ خلعت رنگین ۔۔۔ سبہونکو حکم کیا تم بہی پہنو اب یوہین
ہزارون لڑکون نے پہنے وہ جوڑے پہر ہین ۔۔۔ پکارے خلق کہ انصاف چاہئی یوہین

ہوا پہر اور بہی حسن وجمال ہولیمین

میان مین کیا کہون پہر اس منڈیکی تہی بہار ۔۔۔ جدہر کو انکہہ اوٹہاکر نظر کرو یکبار
ہزارون باغ رواں ہین کہ ڈور تاہین گلزار ۔۔۔ چمن چمن سے پہرتی ہین سرو گلرخسار

عجب بہار کے ہین نونہال ہولیمین

جو بہر حسن کے ہی موج مار چلتی ہے ۔۔۔ علم لیے ہوئے آگی بہار چلتی ہے
اگاڑی مست صف گلعذار چلتی ہے ۔۔۔ پچہاڑی عاشقونکی سب قطار چلتی ہے

سبہونکی دلمین خوشیکا خیال ہولیمین

گلال عبیر سے کتنی بہرے ہین چوپائی ۔۔۔ تمام ہاتہون مین کرو بہی رنگ کی لائے
کوئی کہی ہے کسیکو کہ مل سجے آئی ۔۔۔ کہی وہ ہان تو کہین پکڑ و بیل کے کہائے

سنے خوشی کا ہی قال ومقال ہولیمین

اسی بہار سے گوگل پوری مین جا پہنچی ۔۔۔ اور منڈے نائی کی اور سید خان کے منڈیہی
سب عالم گنج مین شاہ گنج و تاجگنج پہرے ۔۔۔ ہین شہر مین ہین اور گرد شہر کی رہتے

ہوا ہجوم کا بجز کمال ہو لے مین

سبہونکو لیکی کناری بزار مین آگئے ۔۔۔ پہر موتی کٹرہ پہلٹی کی لوگ سب آئی
کہہ بیل منڈے و پنی گلی کے بہی آئے ۔۔۔ جہان تہان سے گہر گہر کے لوگ سب دہائی

کہ بنواؤن کی دیکہین جمال ہولیمین

ہوئے جو سب مین شریف وذلیل مین ہولے ۔۔۔ تو پہلی رنگ کی پچکاریونکی مار ہوئے
کسیکا پہر گیا جامہ کسیکی پگڑی پہرے ۔۔۔ کسیکے منہ پہ لگائی گلال کی مٹہی

تو رفتہ رفتہ ہوئی پہر یہہ جال ہولے مین

کہا مین منگ کہا لونکی ہجوم کرائین
سنہرے بجلیان پچکاریون کی چمکائین
صبا ان رنگ پہچاڑین انکی برسا ئین
گہٹا نی انکی سانونکی جہڑیان بنوائین

لگا برسنی کہ ٹ کر دیکہا ل ہولیمین

ادہر گلال کا بادل ہی چہا گیا گہنگور
صدا کے رعد ہوئی کہ پیکا غل وشور

[illegible]

تمام رنگ [illegible] ہولیمین

[illegible]

تمام رنگ کا بادل [illegible] گلال ہولیمین

[illegible] ہولیمین

نظیر ہو ای تو ہی ہر نگر مین اچہی خوب
کہان ہین ایسی صنم اور کہان ہین یہہ محبوب
ولی کہ ختم ہوا اگری پہ یہہ اسلوب
جنہون کے دیکہنے سی عاشق کا تازہ ہووے قلوب
تیرے نرالی ہے یہان چال وہاں ہوئین

دربیان عشرت ایام طفلی

کیا وقت تہا وہ ہم تہی جب دودہ کی چہوڑے
یا ڈبین کالی ٹکی ہاتہو بین پتلی ڈورے
ہر آن انکلیونکی معمور تہی کٹورے
یا چاند سی ہو صورت یا سانوری و گوری
کیا سیر دیکہتے ہین یہہ طفل شیر خورے

گل کیطرح سے ہر دم سینہ پہ پہولتے تہی
ماں باپ انکی خدمت سر پر قبولتے تہی
پی پی کے دودہ ماں کا خوشبو کی پہولتی تہی
ہاتہو مین کہیلتی تہی جہولو مین جہولتی تہی
کیا سیر دیکہتی ہین یہہ طفل شیر خورے

نی دوستی کسی سے ان کو نہ دلین کینا
سنے گر ہو یسی واقف نی جانتی پسینا
جا بین نزلی قرینا نی سمجہین کچہ قرینا
چہاتی سی مانکی لپٹی خوش انکو دودہ پینا
کیا سیر دیکہتے ہین یہہ طفل شیر خورے

جو دیکہی انکی صورت لی پیار سے کہلاوے
چومی کبہی دہن کو چہاتی کبہی لگاوے
ہاتہون اوپر اوچہالی اور چہیڑ کر ہنساوے
کوئی چوسنی منہ مین دیوی کوئی جہنجہنا بجاوے
کیا سیر دیکہتے ہین یہہ طفل شیر خورے

چہوٹا کوئی انکا کرتا سلاتا ہے
ماں دودہ ہی پلاتی اور باپ پیار کرتا ہی
یا چہوٹی چہوٹی توپی سر پر سنہا لتا ہے
نانا گلی لگاوی دادا اوچہالتا ہے
کیا سیر دیکہتے ہین یہہ طفل شیر خورے

کیا عمر ہی عزیزو اور کیا یہہ وقت ہیگا
پاؤن چلی تو وان سی پہرا و پیار ٹہرا
جب گہٹنیون پہ آکی پہرا اور کچہ تماشا
سب زندگی کا حظ ہی انکو نظیر اہاہا
کیا سیر دیکہتے ہین یہہ طفل شیر خورے

مخمس بر غزل مولانا سعدی رحمۃ اللہ علیہ

نمیدانم کہ این مردم کیانند
دلا بیتم آنکہ این عالم برآنند
کہ یاران رفتہ و خود بگذرانند
بگیگن خیمہ تا محمل برآنند

نہ یہاں کاہی کی کرتون اپنا فرزند
ہو دنیا کی رشتون مین تو اپنا پیوند
زن و فرزند و خویش و پیوند
برادر خواندان کان کاروانند
جہان تک یہہ تماشی ہین مقابل
ارے نادان یہہ سب ہین نقش باطل

اگر دانا ہی تو ای مرد عاقل
نپابند ہین ابذر صحبتے دل
کہ بی ایشان بجائی تا بمانند

تونگر کیا غنی کیا شاہ درویش سبہون ایکدن چلنا ہی در پیش		امیر وقت کیا محتاج دلریش پس آن بہتر کہ اول آخر خویش
	بیندیشند و قدر خود بدانند	
سرا سر کام مین دنیا کی گندی ذرا تو دیکہہ اے خالق کی بندی		غرور و کبر مین مت اپنا تن دے زمین خندی بخورد از خلق و خندی
	ہنوز ار کبر سر بر آسمانند	
گیا اکدن مین گورستان مین دل سرد جو دیکہا ہی تو با چشم و رخ زرد		پڑی اوڑتی تہی وان ہر قبر پر گرد ئیکے بر تربتے فریاد میکرد
	کہ اینہا پادشاہان جہانند	
یہہ وہ ہین جنکی تن تہی گوری گوری بڑی تہی سلطنت کی انکی توری		مرصع جام و زرین آنخورے بگفتم تختہ بر کن ز گورے
	ببین تا پادشہ یا پاسبانند	
کہان ہی انکی وہ شان و جلالت یہہ سنکر مجہہ سی وہ صاحب کرامت		کہان وہ تاج و تخت و ملک و دولت بگفتا تختہ بر کندن چہ حاجت
	کہ میدانم کہ مشت استخوانند	
گہڑی کی عمر ہو یا لاکہہ کا سن جو ہون بیمار ظاہر یا کہ باطن		نظیر اسس نرم سی چلنا ہی اکدن نصیحت داروی تلخ است و لیکن
	نہ دارو خانۂ سعدی ستانند	
	خمسہ بر غزل حافظ رحمۃ اللہ علیہ	
ای نگار دلبر شیرین کلام ما زد روزگار سکۂ دولت بنام ما		سرشک ارم ز بزم ہست او شد مشام ما ساقی بنور بادہ برافروز جام ما
	مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما	
زاہد تو کم خوری سی کرین تنگو اپنی سکاست حسبدم کہ آئی ہو ویگا دیوان حشر راست		ہم زہد بی خراب کرین عیش دلکی راست ترسم کہ صرفہ نبرد روز بازخواست
	نان حلال شیخ ز آب حرام ما	

ما می ز دست ساقی رنگین کشیدہ ایم
غم را بہ پشت پا زدہ عشرت خریدہ ایم
از ہر چہ غیر یار وز آن گل نچیدہ ایم
ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

چرخ و فلک جہان زمین خراشندہ شد بعشق
شمس و قمر بہی نور زمین تابندہ شد بعشق
قائم رہیگا جو پایندہ شد بعشق
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

کیا کیا کرین بیان ناز و ادا ... ہیمان
اور اسکی وہ شوخ ... نہان
دیکہا خوب ... پنہان
خندان ... فلان
... سرو و صنوبر خرام ما

زاہد ہمین حلال ...
مست است ...

دیکھی تو کسطرح کہ تیری ہی نگاہ مست	مستی بچشم شاہد دلبند ما خوش است

زاہد و سر پردہ اند بمستی قیام ما

جیسی جدا ہوا فلک جس کا وہ چاند	روتی ہی وہ آپ ہم کو گذرا تمام چاند
مثل نظیر ہجر کی سختی سے ہو کے ماند	حافظ ز دیدہ دانۂ اشکی ہمی فشاند

باشد کہ مرغ وصل کند قصد دام ما

خمسہ دیگر

کیست تا این ساقی گلفام را	از من بیدل دہد پیغام را
تشنہ لب مگذار این ناکام را	ساقیا برخیز و دردہ جام را

خاک بر سر کن غم ایام را

گو کہ ہم پینے میں ہیں بدنامیان	عزت و حرمت کا جاتا ہی نشان
ہم تو سمجھے ہیں یہ لا ساقی میان	گرچہ بدنامیست نزد عاقلان +

ما نمی خواہیم ننگ و نام را

دیکھ کر نالہ ہمارے شعلہ زن	عابد و زاہد کو بھولی مکر و فن +
کیوں نہ آپ جل جل کی ہوں دشمن کی تن	دود آہ سینۂ سوزان من +

سوخت این افسردگان خام را

پھر جو میں پہنا ہی جبہ سر بسر	ہی بھرا اسمین سراپا مکر و شر
دب خدا کی واسطے ای مغ پسر	ساغری بر کفم نہ تا ز سر

برکشم این دلق ازرق فام را

اشک دارم منزل و ماوای خود	کردہ ام کوی مغان را جای خود
عاشقم بر طرز بے پروای خود	محرم راز دل شیدای خود

کس نمی بینم ز خاص و عام را

پھر جو یہاں خوبان رکھتیں میں نہ دوست	دلکو لیتی ہیں بصد افسون دوست
انکا میں عاشق نہیں ہے خود پرست	با دلارامی مرا خاطر خوش است

کز دلم یکبارہ برد آرام را

عشق میں آرام دل ہوتا ہی کب	یہاں تو ہر دم غم ہی اور رنج و تعب

صبر کن حافظ بہ سختی روز و شب
عاقبت روزی بیابی کام را

خمسہ دیگر

تا بنگری صفای می لعل فام را

ہم صید گاہ عشق ہی دیر و حرم ہیں
عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کانجا ہمیشہ باد بدست است دام را

کیفیت شراب ...
یا ... در ازل ...

سیر جہان نہ از دل بر عقل تست پرس | راز درون پردہ ز رندان مست پرس

کاین حال نیست صوفی عالیمقام را

گر زیر آسمان تجھی فرصت ہی ایک جی | گر ایسی دلکو عیش تو لیکی ایکدم سین سو
گرچہ شراب ناب کی اسجا لگی ہی بو | در بزم دور یکدو قدح درکش و برو

یعنی طمع مدار وصال دوام را

کہو کر جوانی تو جو ہوا یار اب فریش | پیر یکیا اب تو آن پڑا تیری سر پہ جیش
آتا ہی تجھکو دیکھ کی جی مین یا تو طیش | ایدل شباب رفت بچیدی گلی ز عیش

پیرانہ سر بکن ہوس ننگ و نام را

پیر مغان نی جب سی دی جام نو بنو | جب سی کلاہ و دلق و عصا ہو اکرو
مثل نظیر اب تو لگی دل کو می کی لو | حافظ مرید جام می است ای صبا برو

وز بندہ بندگی برسان شیخ جام را

در بیان اوس

کیا ابر کے گرمی مین گہری لہر ہے اوسس | گرمی کی برہانی کی عجب لہر ہے اوسس
پانی سی پسینو نکی ابر کے نہر ہے اوسس | ہر باغ مین ہر دشت مین ہر شہر ہے اوسس

برسات کی موسم مین نپٹ زہر ہے اوسس
سب چیز تو اچھی ہی پہ اک قہر ہے اوسس

کتنے تو اوس کے نبض گھٹتے ہین گرما کے | لینے کہ گہرا ابر ہوا اور آگی رس کے باو
اوسوقت لو پڑتا ہی غضب جا بین گہبراو | دل سینہ مین بیکل ہوہی کہتا ہی کہا تاو

برسات کی موسم مین نپٹ زہر ہی اوسس
سب چیز تو اچھی ہے پہ اک قہر ہے اوسس

بدلی کی جو گہر آنی سی ہوتی ہی ہوا بند | پھر بند سی گرمی وہ غضب پڑتی ہی یکچند
پہنکے کوئی پگڑی کوئی کہولی ہی کمر بند | دم رک کی گہلا جاتا ہی گرمی سے ہر اک بند

برسات کی موسم مین نپٹ زہر ہی اوسس
سب چیز تو اچھی ہی پہ اک قہر ہی اوسس

ادہر تو پسینو ستی ہے بہیگے ہین کپڑے | گرمی سی ادہر دل کی کچہ چیونٹیان کاٹین

[illegible] تو پسینہ اور سیہ اوپر [illegible]
[illegible] جو بدن دیکھی تو ہر [illegible]
برسات کی موسم مین نپٹ زہر ہی اوسس
سب چیز تو اچھی ہے پہ اک قہر ہی اوسس

[illegible] ہوتا ہی احوال [illegible]
[illegible] کوئی دامن کوئی رومال [illegible]
[illegible] بیان کچہ حال [illegible]
برسات کی موسم مین نپٹ زہر ہی اوسس
سب چیز تو اچھی ہے پہ اک قہر ہی اوسس

[illegible] جاتا ہی ہوا [illegible]
[illegible]
برسات کی موسم مین نپٹ زہر ہی اوسس
سب چیز تو اچھی ہی پہ اک قہر ہی اوسس
[illegible]

برسات کی موسم مین منپٹ زہر ہے اوسم
سب چیز تو اچھی ہی پہ اک قہر ہے اوسم

جسوقت ہوا بند ہو اور آگ کہٹا جائے
پہر کبھی دل اوس گرمی مین کسطرح نگھبرائے
اور طبعو تو پسینا جو نہ اوڑ ہو تو غضب ہائے
لسو کبھی مچھر کبھی کہٹمل ہی لپٹ جای

برسات کی موسم مین منپٹ زہر ہی اوسم
سب چیز تو اچھی ہی پہ اک قہر ہی اوسم

گر اسمین ہوا کہل گئی اور پانی بہی لائی
تو ہمین بچے اور جان مین کچہ جان سی آئے
اور اسمین جو پہر ہو گئی اوس کے جہر آئے
تو پہر وہی رونا وہی غل شور دہائی

برسات کی موسم مین منپٹ زہر ہی اوسم
سب چیز تو اچھی ہی پہ اک قہر ہی اوسم

اوسمین تو لازم ہی کہ نہ پنکہا نہ ہوا ہو
اک کوٹہری ہو جسمین دہوان آگی بہرا ہو
اور پکہیون واسطی گرد تن سی ملا ہو
اوسوقت مزا دیکہی اوسم کا کہ کیا ہو

برسات کی موسم مین منپٹ زہر ہی اوسم
سب چیز تو اچھی ہی پہ اک قہر ہے اوسم

اس رت مین تو وا امر عجب عیش مین دلخواہ
متہہ برسے ہی اور سرد ہوا آتی ہی ہر گاہ
جنگل بہی ہرے گل بہی کہلی سبز چراگاہ
اوسم ہے مگر دلکو سناتی ہی نظیر آہ

برسات کی موسم مین منپٹ زہر ہے اوسم
سب چیز تو اچھی ہی پراک قہر ہے اوسم

خمسہ بر غزل خود

خوشی سی دلکی منگا عطر و پان کوٹہی پر
بچہا کی فرش لگا سائبان کوٹہی پر
ہمارے ملنے کا رکہ دلمین دہیان کوٹہی پر
لبہے تو آو ہمارے جان کوٹہی پر
لیا ہی ہمنی اکیلا مکان کوٹہی پر

ادا کی تیغ بہوونکی کمان کوٹہی پر
مژہ کا تیر نگہ کی سنان کوٹہی پر
[illegible] کوٹہی پر
[illegible] تم آن کوٹہی پر
[illegible] ان کوٹہی پر

تمہاری یاد مین [illegible]
[illegible]
تمام رات [illegible]
[illegible]

۲۰۲

تو آہ سی کی [illegible] جان کوٹہی پر
[illegible] گلاب و عطر [illegible]
[illegible] نظر نہ [illegible]
[illegible] سب جان کوٹہی پر
ادہر سی زلف [illegible]
[illegible]

اودہر سی چاند سا مکہڑا جہلک جو جہمکاوے | بشر تو کیا ہی فرشتہ کا جی نکل جاوے

تمہاری حسن کی دیکہہ آن وہان کوٹہی پر

جہان دلونکی محبت کا کارخانہ ہے | وہان تو لاکہہ طرح دیکہنا دکہاتا ہی
یہہ بار بار کی آنی ہی ہمتی جاتا ہی | جہمک دکہا کی ہمین اور بہی بہاتا ہی

جبہی تو چڑہتی ہو تم جان جان کوٹہی پہ

میان یہہ ہی سر بازار کچہہ تو خوف کرو | گلابی ہیتی ہوی کی تو ٹک کنارے ہو
نشہ مین پیارسی ہنس ہنس کے مجہسے مت اینٹہو | تمہین تو کیا ہی ولیکن میرے خرابی ہو

کسیکا آن پڑی اب جو دہیان کوٹہی پر

پڑی ہین دسپہ یہہ چہینٹین کبی جو شنگرفی | تہین تمہاری سر بام سنگ کی سرخی
ہزارون دیکہین ہین ہمتی منڈیر جو نیکی | کہ جو نی کاریگین ہتی ہوی سرخی تو ایسی

کسیکے خونکا یہہ ہی نشان کوٹہی پر

تمہاری ہجر نی ایجان ہمین کیا ہی گرد | حواس باختہ نمناک چشم موہنہ اور زرد
بہا کی انکہو نسی آنسو جگر سی بہر دم سرد | یہہ آرزو ہی کہین تو اپنی دلکا درد

کرین ہم آنکی تمنسی بیان کوٹہی پر

ہوئی ہین ہم تو تمہاری محلبو نمین تباہ | ولی تمہارے وہی ہی دغا و مکر کے راہ
سنو جی خوب سمجہتے ہین ہم تمہاری چاہ | لڑا و غیر سی انکہین کہو ہو ہم سے آہ

کہ تہا ہمین تو تمہارا ہی دہیان کوٹہی پر

یہہ دم کی بات جو کہنا ہو اتبو اوس سے کہو | نہ جانتا ہو تمہاری جو کوئی باتون کو
ہمین تو دہر سی ہی معلوم آپکی خو بو | خدا کیواسطی اتنا تو جہوٹ مت بولو

کہین نہ ٹوٹ پڑی آسمان کوٹہی پر

یہہ سنکی باتین ہیرے ہنس پڑا وہ مہر منیر | لگا یہہ کہتی کہ تو بہی کوئی بڑا ہی شریر
پہر اتنی ناز و ادا مین سمجہہ کی مجہکو اسیر | کمند زلف کی لٹکا کی اوس صنم نی نظیر

چڑہا لیا ہی مجہے اپنی مذان کوٹہی پر

خمسہ بر غزل خود

کیا دور دور بہرتی ہو ہم گل کی ہاس پاس | تم بہی تو آکی دیکہو دل کی اسم پاس

تمہاری ہی عمی خوب نظر کی کی تم پاس
زلفین پہ دو ضمین رخ دلبر کی آئین پاس
ابر سیہ کے ماہ منور کی آتش پاس
عنبر کی بوکا آئی یہہ کیفیت ہی عجیب
جان بخش عاشقون پہ ہوئی رحم دل نادیدم
بخشین تو یہہ نسیم آئی صبح کہا نسیم
کس کے ہی یہ تو زلف معنبر کی آس پاس

۲۰۷

تیری ہی سو زلفون نہین ایسا پاس ہی
جو ہی حال زار کی دلون اوسی کا جب
اسی صبا تو عنبر وہی ہین سے کہ ہو
ہی چالاک ان ہیتا ہون و سعد گو یاد کر
کانٹین ہین سرو صنوبر کی آس پاس
دو دو ہین سرو صنوبر جوان ہزار
زلف کی راہ سی ہے جبر ونکی بہار
ان آنکہین حال سیکہی شمشیر کا نشان
نرگس چہر ہیں تو نرگس کو ہمین اپنی پاس
دونکی ہم تو سکہی ہو

جب آئی کر فنا کی کہلایا اجل کا گل
کام آئی کچھ کسیکو خموشی نہ شور و غل
چپکے کوئی موا کوئی چلا کی مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

گر لاکھ عشرتوں سی ہی دل میں دھوم دھام
یا سو مصیبتوں سے ہوا غم کا اژدہام
آخر کو جب اجل نی کیا آنکر سلام
رنڈی سے کی غم میں کوئی ہو گیا تمام
کوئی حور پریاں چھاتی سے لپٹا کی مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

پڑھ کر نماز کوئی رہا پاک با وضو
کوئی شراب پی کی پھر امست کو بکو
ناپاک پاک موت کی پہڑی نہ رو برو
کوئی عباد توں سی ہوا ہو کی سرخرو
ناپاک روسیاہ بہی بچتا کی مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کی مر گیا

گر دل کی آئینہ کی تئیں صاف ایکبار
کشف قلوب دلپہ کیا اپنی آشکار
جب پیک نی اجل کی کیا آنکر گذار
کام آئی روشنی نہ کرامات کی بہار
کامل فقیر خلق میں کہلا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

بالفرض گر کسیکو ہوئی یاد کیمیا
یا مفلسی میں ایک نی خون جگر پیا
کوئی زیادہ عمر سی نہیں اکدم ہی بس جیا
سو کہی کہینی روٹی چبا غم میں جی دیا
قلیا پلاو زردہ کوئی کہا کی مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

پہنا لباس خوب اگر عطر کا بھرا
یا چیتھڑا و ننگی گدڑی کوئی اوڑھ کر مرا
آخر کو جب اجل کے چلے آنکر ہوا
لعل و گہر جو ہیرا بکو کوئی چھوڑ کر چلا
باغ و مکان محل کوئی بنوا کی مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کی مر گیا

کیسو بڑہا کی کوئی مشایخ ہوا یہاں
یا بنوا کر کوئی ہوا خود منڈا یہاں
جب مرشد اجل کا قدم آیا درمیان
کوئی تو لینی داڑی لی ہو گیا رواں

۲۰۷

مو کھیں ہوئی ہیں [illegible] تک کوئی [illegible] کیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا
گر ایک ہو گیا ہوا ایک [illegible] دار
[illegible] جب [illegible] تیغ اجل کا وار
[illegible] کام آئی [illegible]
[illegible] سو وہ تو ہوا [illegible] مر گیا
اور [illegible] آ کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک [illegible]
[illegible]

کام آئی کچھ فقیری نہ کچھ تخت اور چتر
[illegible] خاک [illegible] ہوا وہ ہوا تخت [illegible] اور [illegible]
[illegible] جیسی [illegible] زدہ بلا کی مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا
عاشق [illegible]
معشوق کام آئی [illegible]
اور [illegible] دونوں [illegible]
عاشق [illegible] عشق [illegible]
دلبر [illegible] کو [illegible]
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

کتنون نین سرکے ایسی سر پڑی الفتونکی چاہ عاشق ہوا تو مرگیا معشوق خواہ مخواہ	جو جسم و جان ایک ہوئی اونکی واہ واہ معشوق مرگیا تو وہ عاشق بہی کرکی آہ

اوس گلبدن کی قبر اوپر جا کی مرگیا
جیتا رہا نہ کوئے ہر اک آکے مرگیا

کیا کالی پیلی شکل کی کیا گوری گلعذار عاقل حکیم و عامل و فاضل رسالدار	عاشق کوئی ہی اور کوئی معشوق طرحدار پنڈت نجومی بید چہ نادان چہ ہوشیار

دو دن کی شان ہر کوئی دکہلا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئے ہر اک آکے مرگیا

کیا اونچی ذات پات کی اشراف کیا نجیب جس دم قضا کی ہاتہ نی بندہ نکہی کی جیب	قسمت سی پہوٹے کوڑی کسیکو نہو نصیب کیا ہوشیار و عاقل و دانا و کیا طبیب

کوئی سخراتی خاک مین گڑ جا کی مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آکے مرگیا

مرتی سی پہلی مرگئی جو عاشقان زار کیا کاتبان اہل قلم خوشنویس کار	وہ زندہ ابد ہوئی تا حشر برقرار جتنی کتابین دیکہتی ہو لاکہہ ہا ہزار

کوئی لکہہ کے مرگیا کوئی لکہوا کی مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آکی مرگیا

پیر و مرید و شاہ و گدا امیر اور وزیر مفلس غریب صاحب تاج و علم سریر	سب آکر اجل کی ہوئے دام مین اسیر کون اس جہان مین زندہ رہا اسمیان نظیر

کوئی ہزارون عیش کی ٹہرا کی مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آکے مرگیا

در صفت چپاتی

جب طلوع روٹی ہمین سب نور حق روشن ہوئی زندگی کی تہی جو کچہ نظم و نسق روشن ہوئے	رات دن صبح و شام و قمر شام و شفق روشن ہوئے اپنی بیگانوں کے لازم تہی جو حق روشن ہوئے

دو چپاتی کی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

وہ جواب کہاتی ہین بہت خانی کلچہ شیرمال
[illegible]
دو چپاتی کی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

وہ تو اک [illegible]
[illegible]

دو چپاتی کی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

[illegible]

دو چپاتی کی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

[illegible]

رات دن روٹلے چڑہی ہتی ہی سکی دہیان پر	کیا خدا کا نور برسی ہی پڑا ہر نان پر

دو چپاتی کی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

گر ہنوز دو روٹیان اور ایک پیالہ دال کا	ہاہیں پہر بہکرا پہری پہار چال کا او رقال کا
گر نہو روٹی تو کسکا پیر کسکا بال کا	وصف کس منہ سی کرون مین نانکی احوال کا

دو چپاتی کی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

پیٹ مین روٹی نہی جبتک دو عالم تہا سیاہ	جب پڑی روٹی تو پہونچی عرش کے اوپر نگاہ
کہل گئی پردے ہی جتنی ماہی سی لے تا بماہ	کیا کرامت ہی فقط روٹی مین بلہ وہ واہ

دو چپاتیکی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

یون چمکتا ہی پڑا ہر آن گردہ نان کا	جان آتی ہی لئی سی نام دستر خوان کا
چاند کا ٹکڑا کہون مین یا کہ ٹکڑا جان کا	سوج ناچی ہی بدن مین نام سنکر خوان کا

دو چپاتی کی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

حسن جتنے ہین جہان مین سب بہرے ہین خوان مین	خوبیان جتنی ہین لا کر سب بہرے ہین خوانچہ مین
عاشق و معشوق بہی یکتا کی ہین درمیان مین	بہر رہے ہین سبکی دل روٹے کی دستر خوان مین

دو چپاتی کی ورق مین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

جو مرید اپنا کسی درویش کو کرتا ہی پیر	یعنے کچھ دیکھی تجلی کی کرامت دلپذیر
کہاتی ہی دو روٹیان گر ل ہو گیا بدر منیر	گول کر روٹی سا نہیں اب پیرو مرشد ای نظیر

دو چپاتی کی ورقمین سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی مین ہمین چودہ طبق روشن ہوئے

برسات کا تماشا

اہل سخن کو ہیگا اک بات کا تماشا	اور عارفونکی خاطر ہے ذات کا تماشا

دنیا کے صاحبون کو دن رات کا تماشا
ہم عاشقون کو ہیگا سیکہان کا تماشا
اکبار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

۲۰۹

قاصد صبا کی دوڑا ہر طرف منہ اور پہاڑ کی
اکبار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

جب یہ ہوئی تو پہونچی صحرا مین ایکبار
موسم کی ہی آئی مین پیاری بارس

آیار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

ساونکی بادلون سے پہر آگہٹا جو چہائی — بجلی نی اپنی صورت پہر آنکر دکہائی
ہو ست رعد گرجا کوئل کی کوک آئی — بدلی نی کیا مزیکی رم جہم جہڑی لگائی

آیار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

جن صاحبونکی دلکو کچہ عیش سی ہی بہرا — وہ اس ہوا مین جاکر دیکہین ہین کوہ وصحرا
ہر طرف آب سبزہ اور گلبدن سنہرا — جنگل مین آج منگل کس طرح کا ہی لہرا

آیار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

کوئی اپنی دلربا سی کہتا ہی دیکہین چنگلا — چہرے کو تو گلابی یا گل انار رنگلا
اور ساغر و صراحی بیکی تو اپنی سنگلا — پی پی نشون مین سیر ہن دیکہین بنا کی بنگلا

آیار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

ہر گلبدنکی تن مین پوشاک ہی اکہرے — پگڑی گلابی ہلکی یا گل انار گہرے
صحن چمن مین ہی جو بارہ دری سنہرے — اوسمین سبہونکی آگر ہی بزم عیش ٹہرے

آیار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

معشوق عاشقون مین کیا بزم با نمک ہی — شیشہ گلابی ساقی اور جام اور گزک ہے
جہنکار تال کی ہی اور طبلی کی کہڑک ہی — گور و ملہار کیسا آواز کی ٹمک ہے

آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

اگر کہین مزیکی ننی پوہار برسے — چہرو نگار رنگ لیکر حسن و نگار برسے
اطرف اودلتی کی باہم قطار برسے — چہاجون امنڈکی پانی موسل کے دہار برسے

آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

ہر کوہ کی کمر تک سبزہ ہی لہلہاتا — برسی ہی مینہہ جہڑ اجہڑ پانی بہاہی جاتا
وحش و طیور ہر اک ململ رکی ہی نہاتا — غوغا کرین ہین مینڈک جہنگر ہی غل مچاتا

آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

گلشن مین آ بہری ہین سب گلبدن نکیلی — ساتہہ اونکی لگ رہی ہین عاشق جو ہین نکیلی
کہتا ہی کوئی کسی سے ای دلربا ہٹیلے — ابکی گلابی میکی ہاتہو ستی مری پی لے

آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

گل بوندونکی جو اوپر بوندین ہین میلہونکے پڑیان
برسین گویا ہزارون اب موتیونکی لڑیان
آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

ہر ایک اوسمین بہت محبوب گلبدن ہے
تس پر ہوا ہر باران اور گل ہی اور چمن ہے
خوبی مین برگ گل سی بہتر ہر اک کا تن ہے
عاشق کی دلسی پوچہو کیا عیش کا چلن ہے
آیار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

شہرونکی بیچ ہر جا عمدونکے جو مکان ہین
بیٹہے ہوئی بغلمین معشوق دلستان ہین
باران کی دیکہنی کی بام و اٹاریان ہین
ہر رنگ ہر طرحکی می کی گلابیان ہین
آیار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

بنگلے سبہونے ہر جا اونچی چہوائی در کی
پکوان تازی تازی خاصی پلاو زردی
میوہ مٹہائی انبہ انگور اور سردے
برسی ہی ابر باران کہلوا دئی ہین پردے
آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

اب شہر مین جہانتک اوباش پیشہ ور ہین
معشوق ہین بغلمین محبوب سیمبر ہین
بیٹہے دوکان اوپر بیخوف و بیخطر ہین
اور سب غریب غربا دلشاد اپنی گہر ہین
آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

اگی دکان کی نالا ہی موج مارچلتا
کوئی جہکتا پانی اور کوئی ہی پہسلتا
عالم طرح طرح کا اگی سی ہی نکلتا
اٹہتا ہی اور مرتا ہی آپ عنبر ہی ڈہلتا
آیار چلکی دیکہین برسات کا تماشا

ہاسور ہین جہانتکی سب تال اور تلیان
اور ڈالیان چمن کے بوندونسی جہک رہیان
سب بہر رہا ہی پانی اور سیر رہنیان
بادل بہر ہین جیسی معشوق ہین وکہیان
آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

ہی جو نظر جہکے دہو مین او کستیان ہین
معشوق ہین بغل مین اور می پرستیان ہین
سب سے زیادہ اوسکو اب عیش مستیان ہین
شعر و غزل مین موتیکی لڑیان برستیان ہین
آیار چلکے دیکہین برسات کا تماشا

دید یار ی

پہبتا ہی اوسکو یار و دم عاشقونکا بہرنا
ہو یاد جسکو سو سو گل پہول کا کترنا

سو کر دفن بنانا سو رنگ و روپ کرنا
عاشق کو ہر طرح سی خوبان کے دید کرنا

دیکھا جو حسن سیانا تو بن گئی دوانی
لڑکو نکی سنگ کہاتی اور شور غل مچانی
لاگی ہر اک کو اپنی دیوانہ پن جتانے
دیکھین ہزار جھکی آخر اسی بہانے

سو کر دکھانا سو رنگ و روپ کرنا
عاشق کو ہر طرح سی خوبان کی دید کرنا

دیکھی جو بزم و مارک اس حسن کے کلائے
لیجے بہت کہلونی اور جو جوبن ہی آئے
سنہار بن کی جوڑی ہاتھو نین کہن کہنائے
آخر بہکاری بنکر کی حسن کے گدائے

سو کر دفن بنانا سو رنگ و روپ کرنا
عاشق کو ہر طرح سے خوبانکی دید کرنا

لازم ہی اوسکو یارو عاشق وہی کہاوے
بہروپیا بہی اپنا بہروپ بہول جاوے
جو ہر طرح کی کہاتی کر حسنکو بڑہا دی
اک نظر کیا کیا عاشق کی دہن بناوے

سو کر دفن بنانا سو رنگ و روپ کرنا
عاشق کو ہر طرح سی خوبان سے دید کرنا

اژدہی کا بچا

بیچی ہی اتو کوئی بلبل بئے کا بچا
مینا بیا لٹورا اور ابلقے کا بچا
اور بیچتا ہی کوئی طوطی ہری کا بچا
تیتر بٹیر سارس شکری لوی کا بچا

سب بیچتی ہین اکر چیتی خری کا بچا
ہم بیچتی ہین یارو لو اژدہے کا بچا

کہاتی تھی ہم تو اس سے اگی پلاؤ قلیا
اتی ہین سر پر رکھکر جالیسہ منکی ٹوکلیا
یارو کبھی سو کہی روٹی یا باجرہ کا دلیا
اب کوئی اگرہ مین ایسا نہین ہی بلیا

سب بیچتی ہین اگر چیتے خری کا بچا
ہم بیچتی ہین یارو لو اژدہے کا بچا

جب بیچتی تھی یارو ہم اژدہا ہیرانا
ایسا لگا ہی کی جو کم ہی تو بہی یہ ہمدلین ٹہانا
سو سو طرحکا جب تو آتا تھا ہم کو کہانا
اک بچا روز لانا اور روز بیچ کہانا

سب بیچتی ہین اگر چیتے خری کا بچا
ہم بیچتی ہین یارو لو اژدہی کا بچا
[illegible]

[illegible]
سب بیچتی ہین اگر چیتی خری کا بچا
ہم بیچتی ہین یارو لو اژدہی کا بچا

روزی کے ابتو ایسی گھر گھر مین ہین کسالے ہاتھی و گھوڑے اپنی دیتی ہین لوگ ڈالے
جب تنگ ہووے روزی سب کون اژدہی کو پالے اسکی بہی اور ہماری یارو خبر خدا لے

سب بیچتی ہین اگرچہ تیے خرے کا بچا
ہم بیچتی ہین یارو لو اژدہی کا بچا

نو دس ہزار تک تو چہوٹی اسی نہ دینگے اپنی روپیہ اسکی تو اک برکی ہم الیں گے
ستر ہزار تک بہی سودا نہین کرینگے اسی ہزار دیگا تو ہم بہی دے چکیں گے

سب بیچتی ہین اگرچہ تیے خرے کا بچا
ہم بیچتی ہین یارو لو اژدہے کا بچا

سب اوٹھ گئی چہالسی وہ تہی جو لوگ جیسا وہ رہ گئی ہین جنکی گہر مین نہین ہی پیسا
اسبابکو تو عمدہ ہو بہوک کا بلیا جو اژدہی کو پالی ایسا ہی کون رسیا

سب بیچتی ہین اگرچہ تیے خرے کا بچا
ہم بیچتی ہین یارو لو اژدہی کا بچا

آگی تو گہر بگہر تہی اکثر تمام داتا سیمرغ پالتی تہی کرنی کو نام داتا
اپنی تو کوئی اہر کر آیا نہ کام داتا سچ ہی نظیر آخر اجگر کے رام داتا

سب بیچتی ہین اگرچہ تیے خرے کا بچا
ہم بیچتی ہین یارو لو اژدہی کا بچا

در بیان مفلسی

جب آدمی کی حال پہ آتی ہے مفلسے کس کس طرح سی اوسکو ستاتی ہی مفلسے
پیاسا تمام روز بٹھاتی ہے مفلسے بہوکا تمام رات سولاتی ہے مفلسے
یہہ دکھ وہ جانی جسپہ کہ آتی ہی مفلسی

کہئے اگر حکیم کے سب سے بڑی ہی شان تعظیم جسکی کرتی ہین نواب اور خان
مفلس ہوئے تو حضرت لقمان کیا ہی یان عیسے بہی ہو تو کوئی نہین پوچھتا میان
حکمت حکیم کی بہی ڈبا تی ہی مفلسی

جو اہل فضل عالم و فاضل کہلاتی ہین مفلس ہوئے تو کلمہ تلک بہول جاتے ہین
پوچھی کوئی الف تو ادسی بے بتاتی ہین وہ جو غریب غربا کی لڑکی پڑہاتی ہین
انکی تو عمر بہر نہین جاتی ہی مفلسی

مفلس کرے جو آنکر محفل کے بیچ حال سب جانین روٹیونکا یہ ڈالا ہی اسنی جال
گر گر پڑے تو کوئی نہ لیوے اوسی سنبہال مفلس مین ہوویں لاکہہ اگر علم اور کمال
سب خاک بیچ آ کی ملاتی ہی مفلسی

جب روٹیوں کے بٹنے کا آکر پڑی شمار مفلس کو دیوین ایک تو اوروں کو چار چار
گر اور مانگی وہ تو اوسی جہڑکین بار بار مفلس کا حال آہ بیان کیا کرون مین یار
مفلس کو اوسجگہ بہی چباتی ہے مفلسے

مفلس کی کچھ نظر نہین رہتی ہی آن پر دیتا ہی اپنی جان وہ ایک ایک نان پر
ہر آن ٹوٹ پڑتا ہی روٹی کی خوان پر جسطرح کتی لڑتی ہین اک استخوان پر
ویسا ہی مفلسونکو لڑاتی ہی مفلسی

کرتا نہین حیا سے جو کوئی وہ کام آہ	مفلس کری ہی اوسکی تئین انصرام آہ
سمجھے نہ کچھ حرام نہ جانی حرام آہ	کہتے ہین جسکو شرم و حیا ننگ و نام آہ

وہ سب حیا و شرم اوڑاتی ہے مفلسی

یہہ مفلسی وہ شی ہی کہ جسگھر مین بھر گئے	پھر جتنے گھر تھی سب مین اوسی گھر کی در گئے
زن بچے روتے ہین گویا نانی گذر گئے	ہمسایہ پوچھتے ہین کہ کیا دادی مر گئی

بن مردی گھر مین شور مچاتی ہے مفلسی

لازم ہی گر غمی مین کوئی شور غل مچای	مفلس بغیر غم کی ہی کرتا ہی ہای ہای
مرجاوے گر کوئی تو کہان سی اوسی اوٹھای	اس مفلسی کے خواریان کیا کیا کہون مین ہای

مردیکو بن کفن کے گہراتی ہے مفلسی

کیا کیا مین مفلسی کی کہون خوار پھکڑیان	جھاڑو بغیر گھر مین بکھرتے ہین جھگڑیان
کونون مین جالی لپٹی ہین چھپر مین مکڑیان	پیدا انہون نے کین جلانی کو لکڑیان

دریا مین اونکی مردی بہاتی ہے مفلسی

بی بی کی نتھ نہ لڑکون کے ہاتھون کڑے رہے	کپڑے میان کی بنئی کی گھر مین پڑے رہے
جب کڑیان بک گئین تو کھنڈر مین پڑے رہے	زنجیر نی کواڑ نہ پتھر گڑے رہے

آخر کو اینٹ اینٹ کھداتی ہے مفلسی

نقاش پر بھی زور جب آ مفلسی کرے	سب رنگ دم مین کر دے مصور سے گر کرے
صورت بھی اوسکی دیکھ کی منہ کھینچ رہی پرے	تصویر اور نقش مین کیا رنگ وہ بھرے

اوسکی تو منہ کا رنگ اوڑاتی ہی مفلسی

جب خوبرو پہ آنکی پڑتا ہے دن سیاہ	پھرتا ہی بوسی دیتا ہی ہر اک کو وہ خواہ مخواہ
ہرگز کسیکی دلکو نہین ہوتی اوسکی چاہ	گر حسن ہو ہزار روپیہ کا تو اوسکو آہ

کیا کوڑیون کی مول بکاتی ہے مفلسی

اوس خوبرو کو کون دی اب دام اور درم	جو کوڑی کوڑی بوسہ کو راضی ہو دم بدم
ٹوپی پرانی دو تو وہ جانین کلاہ جم	کیونکر نہ جی کو اوس چمن حسن کی ہو غم

جسکی بہار مفت لٹاتی ہے مفلسی

عاشق کی حال پر بھی جب آ مفلسی پڑے	معشوق اپنی پاس نہ دی اوسکو بیٹھنے

اوگبورا کو تو نکال دیتے ہین اوسکے
اٹھ ڈیڑھی یعنی یا نکو اپڑا کہین ندی
بہت یہہ عاشقون کو لگاتی ہی مفلسی

جب مفلسی ہووے کہان ہو وے درم کی رنڈی ہو خوش جمال
[illegible] سر پر اوسکی تاج کو بیٹھی بیچ ڈال
دیکھا ہی اوسکی [illegible]
ناچی ہی وہ تو فرش کی اور دم بدم سنبھال
اور اوسکو نچنے بجانی ما مفلسی

اوسکا تو دل ٹھکانے نہین بہاو کیا کہے
جب ہو بیٹھا وہی تو کہان سے منہ چھپائے
وہ شام سی وہ صبح تک کو سر نا چاہی کہے
اور ڈھولکی [illegible] تو وہ دو بکلی ہائی سے
[illegible] لگاتی ہی مفلسی

اس لاج سی اوسی ہی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس مین ساری رات جگاتی ہی مفلسی

وہ تو یہہ سمجھی دل مین کہ دھیلا جو پاونگے
دمڑی کی پان دمڑی کی مسی منگاونگے
باقی رہی چھدام سو پانی بھراونگے
پھر دلمین سوچتی ہی کہ کیا خاک کہاونگی
آخر چبینا اوسکا بھناتی ہے مفلسی +

جب مفلسی سے ہووی کلاونت کا دل اداس
پھرتا ہی لی طنبورے کو ہر گھر کی آس پاس
اک پاؤ سیر آٹے کی دل مین لگا کی آس
گوری کا وقت ہووے تو گاتا ہی وہ بھاس
یہانتک حواس اوسکی اوڑاتی ہی مفلسی

مفلس جو بیاہ بیٹی کا کرتا ہی بول بول
پیسا کہان جو جا کی وہ لاوے جہیز مول
جوروکا وہ گلا ہی کہ پھوٹا ہو جیسی ڈہول
گھر کی حلال خور تلک کرتی ہی ٹھٹول
ہیبت تمام اوسکی اوٹہاتی ہے مفلسی

بیٹی کا بیاہ ہو تو نہ بیاہی نہ ساتہی ہے
نی روشنی نہ باجی کی آواز آتی ہے
ماں پیچھے ایک میلی چدر اوڑہی جاتی ہے
بیٹا بنا ہی دولہ تو باوا براتی ہے
مفلس کے یہہ برات چڑہاتی ہی مفلسی

گر بیاہ کر چلا ہی سحر کو تو یہہ بلا
شہدا زنانہ ہیجڑا اور بہاٹ سنڈ چڑا
کہینچے ہوئی اوسی چلی جاتی ہین جا بجا
وہ آگی آگی لڑتا ہوا جاتا ہی چلا
اور پیچھے تھپڑیونکو بجاتی ہے مفلسی +

دروازے پر زنانی بجاتی ہین تالیان
اور گھر مین بیٹھی ڈومنی دیتی ہی گالیان
مالن گلی کی ہار ہو دوڑی ہے ڈالیان
سقہ کہڑا سناتا ہی باتین رذالیان
یہہ خواری یہہ خرابی دکہاتی ہے مفلسی

کوئی شوم بیحیا کوئی بولا نکہٹو ہے
بیٹی نی جانا باپ تو میرا نکہٹو ہے
بیٹے پکارتی ہین کہ بابا نکہٹو ہے
بی بی یہہ دل مین کہتی ہی ابھروا نکہٹو ہے
آخر نکہٹو نام دہراتی ہے مفلسی +

جب لہاتوانہ پانی کی منگی مین آبی ہے
بیٹی کو کچھ نہ کہانیکو اور نی رکابی ہے
مفلس کے ساتھہ سبکی تیئین بیحجابی ہے
مفلس کی جورو سچ ہی کہ ہان سبکی بہابی ہے
عزت سب اوسکی دل کی گنواتی ہی مفلسی +

کیسا ہی آدمی ہو پر افلاس کے طفیل
کوئی گدھا کہے اوسی ٹہرا دے کوئی بیل
کپڑی کی پھٹی تمام بڑی بال بیچ میل
منہ خشک دانت زرد بدن پر جما ہے میل
سب شکل قیدیونکی بنا لاتی ہی مفلسی

ہر آن دوستونکی محبت گہٹاتی ہے
جو آشنا ہین اونکی تو الفت گہٹاتی ہے
اپنی بدن کی ... عزت گہٹاتی ہے
شرم و حیا و عزت و حرمت گہٹاتی ہے
ہان ناخن اور بال بڑہاتی ہے مفلسی

جب مفلسی ہوئی تو شرافت کہان رہی
وہ قدر ذات کی وہ نجابت کہان رہی
کپڑی پھٹی تو لوگون مین عزت کہان رہی
تعظیم اور تواضع کی بابت کہان رہی
مجلس کی جوتیون پہ بٹہاتی ہی مفلسی

رکہتے نہین ہین سب کے ہین عزت کی آن کو
سب خاک مین ملاتی ہی حرمت کی شان کو

جیدہر کو ہاتھہ ڈالا پائی نہ پھوٹی کوڑی	کی عاشقی تو سر پر بہی اک سڑے سے جوتے

سو وہ بہی اوسنی لی دلبر ملا تو ایسا

آخر کو تنگ ہوکر جب مفلسی کے مارے | چیلا ہوا گسیکا اور بہنی سیلے تاگے
وان سو النگوٹی ہر گرنہ پائی اوسنی | دہکو دلائی چہار ٹوشتکو سنگائی ٹکڑے

مفلس کو پیر و مرشد رہبر ملا تو ایسا

آٹا ملا تو اپند ہن چولہا تو اندارد | روٹی پکادی کسیر گہر مین توا ندارد
گر ہٹیکری پہ تھوپے تو پھر مزا اندارد | تو جہید پکنے غائب چیر گلا ندارد

پانی کا گر سبو ن مین جہجہر ملا تو ایسا

قلیے پلاؤ زردے دودہ اور ملائی کہوے | پورے کچوری لڈو سب مفلسی نے کہوے
جب کچہ ہوا میسر دن رات روٹی دہوئی | یا خشک ٹکڑے سی چاپی پانی بہگوئی

سو کہا ملا تو ایسا اور تر ملا تو ایسا

کمخواب تاش مشرو تن زیب خاصہ ململ | سب مفلسی کے ہاتھوں گئے اپنی ہاتھہ ململ
پگڑی رہی نہ جامہ پٹکا رہا نہ انچل | لی ٹاٹ کی قبا پر جو تا سرا نا کمل

ابرا ملا تو ایسا استر ملا تو ایسا

حیرا بیچ کہائی اور بان کو جلاکر | روٹی پکائی رو رو اور کہائی آہ بہر بہر
سونیکی وقت جینکا کدڑا رہا نہ چادر | گہٹنے پہ سر کو رکہکر سوئی فقط زمین پر

تکیہ ملا تو ایسا بستر ملا تو ایسا

جو صبح اور سورج جب آکی منہ دکہاوے | لے شام تک اوسیکی گہر بیچ دہوپ جاوے
آندہی چلی تو گہر مین سب خاک دہول جاوے | برسی جو مینہہ تو باہر اک بوند پھر نجاوے

پہوٹی نصیب دیکھو چہپر ملا تو ایسا

جس دل چلی کی اوپر دن مفلسی کے آکے | پہر دور بہاگی اوس سے سب اپنی اور پرائے
آخر کو مفلسی نی یہہ دکہہ اوسی دکہائے | کہانا جہان تہا بیٹہا وان جاکی دیکہی بہر کہائے

کم بخت کو جو کہانا اکثر ملا تو ایسا

تعظیم تہی ہر اک جا تہا پاس جبکہ زر زر | مفلس ہوا تو کوئی دیکہی نہ پہر نظر بہر
کرسی پہ بیٹہتے ہی بیٹہا جب بزم میں وہ جاکر | سب فرش سے اوٹہا کر بٹہلا یا جو تیون پر

مارا کسیکی منہ پر کیچڑ پکا پہر بہنڈولا
سب نے تو کہیلے ہولی یارون نی کہیلا ہولا

چکلہ مین اپنا یار وا ایک آشنا تہا رنڈا
سر اوسکا جیسے ٹکا کس اوسکی جیبی بنڈا
چہتا تا چبوترا سا چونچا ہر ایک منڈا
ہمتی بہی اوسکی سر پر رکہہ بہاگ کا کہنڈا

انگیا بہی پہاڑ ڈالی بند ازار کہولا
سب نے تو کہیلے ہولی یارون نے کہیلا ہولا

تہا ساتہہ اپنے اوسدم رنگ کا پہر ایک ہالا
ریلی جو دہر بہائی زنگو نکا اونپر نالا
پہر تو خوشی کی ماری منہ اونکا کہولڈالا
چکلہ مین پہر تو ایسا رنگ کا بہایا نالا

جو پہر چلا ہر ایک کا چہپر پلنگ کہٹولا
سب نی تو کہیلے ہولی یارون نی کہیلا ہولا

پہر دہوم دیکہہ رنڈی سب ہوگئین اکہٹی
پہینکا جو رنگ آکر سینہ پہ کش دوپٹی
ہاتہو تبین رنگ کی شکلی انکہین تہین جلبی بیٹہے
سمجہے بہی جب تو ماری کہل کہل کے یہہ جہپٹی

غٹ پٹ ہوئی تو جسدم زنگو مین دہر گہنگولا
سب نے تو کہیلے ہولی یارون نی کہیلا ہولا

رنڈو مین ایک رنڈا تہا شوخ گرم آنا
آلت پہ مار بجر حضیو نکو اینچا تانا
اوس شور غل مین اوستی بہتر انون کی ٹہانا
ہنسنے بہی جب تو اوسکا پہر ڈہونڈ کر ٹہکانا

آگے کو پہاڑ اوسکی پیچہی کو جا ٹٹولا
سب نے تو کہیلے ہولی یارون نی کہیلا ہولا

ملکر گو لال منہ سی چہڑکا جو رنگ سارا
پچکاری ایسا مارا جسکا نہ کچہہ شمارا
کورتہ لگا او جہلنی اور یہہ چلا اجارا
ڈالا عبیر ایسی چلتا ہے جون غبارا

اور بو ٹلا وہ مارا چلتا ہے جیسے گولا
سب نے تو کہیلے ہولی یارون نے کہیلا ہولا

رنڈو نے پہر تو ملکر پہلی ہی آ جہنجوڑا
بازو کسیکا پکڑا اور ٹانگ کو مروڑا
ہنسنے بہی جب تو ملکر ان سبکو دہر جہنجوڑا
دابا کسیکو پکڑا سلا کسیکو چہوڑا

ثابت کوئی نہ چہوڑا چہوٹا بڑا مجہولا

سب نی تو کہیلی ہولی یارون نے کہیلا ہولا
سینہ کی بہی کوئی ما تہی کی مل دلو نمین
تہلو نمین کوئی پہل اور کوئی بازو نمین
کہٹنو نمین بہی کوئی لگتی دیتی گلو نمین
مل مل پیٹ پیٹ کر رنگم نمین پہر دو نمین
لپٹم لپیٹم کہیلا وا من سمیکا جہولا
سب نے تو کہیلے ہولی یارون نے کہیلا ہولا
غرض اوس سی جو ہی بہی چکلی مین پہاگ کہیلا
رنگ کا بہائی دریا اور سیکو دہرد کہیلا

بعد دم نظیر اتنا پہر دیکہہ سب جہمیلا
عشرت کی لوٹی ہر سو اور عیش کا ہو میلا
جب خوش ہولا ہمارا محبوب یار و بہولا
سب نے تو کہیلے ہولی یارون نے کہیلا ہولا

ولیمہ

عاشق جہان میں دولت و اقبال کیا کرے
مارے رکہان تیغ و تبر ڈہال کیا کرے
جسکا لگا ہو دل و زر و مال کیا کرے
دیوانہ جاہ و حشمت و اجلال کیا کرے

بی حال ہو رہا ہو سو وہ حال کیا کری
گاہک ہی کچہ نہ لیوی تو دلال کیا کرے

بالا ہی جن سواروں نے یان خر کو اشکار
اور جو پہلانگ مار کی ہو چرخ پر سوار
کتی کی پٹہہ پہ نہین چڑہ سکتی زینہار
جسکا خدا نی ایسا بنایا ہو راہوار

وہ فیل و اسپ زرد سیہ لال کیا کرے
گاہک ہی کچہ نہ لیوی تو دلال کیا کری

جنکو ہوس ہے قاقم و دیبا سمور کے
عریانی کی ہی جسنی قبا تن سی دور کی
پہر دیکہی ہی انہون نے جہاگ کوہ طور کے
پوشاک اوسکی قطع ہوی جسکہ نور کے

پہر وہ ردای ریشمی اور شال کیا کری
گاہک ہی کچہ نہ لیوی تو دلال کیا کری

پہرتی ہین وہ جو حلق مین گیسو بڑہا بڑہا
ڈاڑہی کی ہاری بوجہہ ہی سر بہی جہک رہا
اور وہ جو منڈ گیا ہی لگا سر سی تا بپا
ایک ایک بال جال ہو لٹہا ہوا اون پر آ

وہ آگ بال جال کا جنجال کیا کرے
گاہک ہی کچہ نہ لیوے تو دلال کیا کرے

مرنیکا ڈر ہی انکو جو رکہتی ہین تنمین جان
محتاج پہر دنکو نرستی ہین ہر زمان
اور وہ جو مر گئی تو اونہین موت پہر کہان
اور جسکی ہاتہہ کان جواہر لگی میان

وہ پہر ادہر اودہر کی در و لال کیا کرے
گاہک ہی کچہ نہ لیوی تو دلال کیا کرے

جو شخص ابتدا سی رہی پیٹ کی لکیر
پہری ہون ریش و جبہ و تسبیح مین اسیر
پہر وہ اوسی لکیر کی اوپر رہی فقیر
اور جسکی دل سی پیر و مرید ہے نہین نظر

پہر وہ کلاہ و شجرہ در و مال کیا کرے
گاہک ہی کچہ نہ لیوی تو دلال کیا کرے

جنم کنہیا جی

مسدس

ایسا تہا بانسری کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

ظاہر مین ست وہ نند جسودا کی آپ تہی
ورنہ وہ آپ ہی مائی تہی اور آپ ہی باپ تہے
پر وہ مین بالپن کے یہہ اونکی ملاپ تہی
جو تہی سروپ کہی جنہین سو وہ آپ تہی

ایسا تہا بانسری کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

انکو تو بالپن سے نہا کام کچھ ذرا
سنسار کی جو ریت تہی اوسکو رکہا بجا
مالک تہی وہ تو آپ ہی اونہین بالپن سے کیا
وان بالپن جوانی بڑہاپا سب ایک تہا

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

مالک جو ہووے اوسکو سبہی ٹہاٹہ یہان سرے
چاہی وہ ننگی پاون پہری یا مکٹ دہرے
سب روپ ہین اوسیکی جو کچھ چاہی سو کرے
چاہی جوان ہو چاہی لڑکپن سی من ہرے

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن +
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن +

بالی ہو برج راج جو دنیا مین آگئی
لیلا کی لاکہہ رنگ تماشی دکہا گئی
اس بالپن کی روپ مین کتنون کو بہا گئی
اک یہہ بہی لہر تہی کہ جہان کو جتا گئی

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

یون بالپن تو ہوتا ہی ہر طفل کا بہلا
پر اونکی بالپت مین تو کچھ اور بہید تہا
اس بہید کی بہلا جی کسیکو خبر ہے کیا
کیا جانی اپنی کہیلنی آئی تہی کیا کلا

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن +
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

سو دنارون تو یارو عجیب جای غور ہے
لڑکو مین وہ کہاتی ہین جو کچھ انمین طور تہے
آپ ہی وہ پربہو ناتہہ تہی آپ ہی وہ دور تہے
اونکی بالپن ہی مین تہو کچھ اور تہی

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن

کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

وہ بالپن مین دیکہتی تہی جدہر نظر اونکی [illegible]
بیٹہی ہی اکیلا [illegible]
اوسکی پیار جو [illegible]
وندراون [illegible]
ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن
پر وہ وہ بالپن [illegible]
[illegible]

[illegible] اور پیار [illegible] سبہی اپنا [illegible]
ہم کون جانتا ہی جو کچھ اونکا بہید تہا
ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن
سب ہین من گوپال [illegible]
[illegible] اونکی نام پہ [illegible]
[illegible] ہری ناتہہ [illegible]
لاکہون [illegible]
ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

پیدا تو مران سیہ ن مین ہوئے شام جی مرار ۔ گوکل مین آ کی نند کی گہر مین لیا قرار
نند اونکو دیکہہ ہووے تہا جی جان سی نثار ۔ مانی جسودا ہیتی تہی پالنے کو وار وار

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

جبتک کہ دودہ پیتی رہی گوال برج راج ۔ سب کے گلی کی کنٹھلی تہی اور سب کے سر کی تاج
سندر جو ناریان تہین وہ کرتی تہین کام کاج ۔ رسیا کا اون دنون تو عجب رس کا تہا مزاج

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

بدشکل سے تو روکی سدا دور رہتی تہے ۔ اور خوبرو کو دیکہہ کے ہنس ہنس چمٹتے تہی
جن ناریون سے اونکی غم و درد بیتی تہی ۔ اونکی دوڑ دوڑ گلی سے لپٹتی تہی

ایسا تہا بانسرے کے بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

اب گھٹنیون کا اونکی مین چلنا بیان کرون ۔ یا میٹہی باتین منہ سی نکلنا بیان کرون
یا بالکون کی طرح مچلنا بیان کرون ۔ یا گودیون مین اونکا مچلنا بیان کرون

ایسا تہا بانسری کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

پاٹی پکڑ کی چلنی لگی جب مدن گوپال ۔ دہرتی تمام ہو گئی اک آن مین نہال
باسک چرن چہوون کو چلی چہوڑ کر پتال ۔ آکاس پر بہی دہوم مچی دیکہہ اونکی چال

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہو مین کشن کنہیا کا بالپن

تہی اونکی چال کی تو عجب یار دہج نرالی ۔ پاؤن مین گہنگرو باجتی سر پر جہنڈولی بال
چلتے ٹمک ٹمک کی جو وہ ڈگمگاتی چال ۔ تہامتی کبہی جسودا کبہی نند لین سنبہال

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

پہنے جہمکا گلی مین جو وہ دکہتی چیر کا ۔ گہنے مین بہر رہا گویا لڑکا امیر کا

جاتا تہا جو ش دیکہہ اسی شاہ و وزیر کا ۔ مین کس طرح اسی کہون چہوڑا اہیر کا
ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

جب پاؤن چلنی لگی کی بہاری نور چشم ۔ دہی کی چور
تہامتی وہی اٹری ماکی گر دی اپنی ۔ [illegible]
منہ ہاتہہ دودہ سی … اپنا سور
ڈالا تمام برج کی گلیون مین اپنا سور
ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

[illegible]
ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن
[illegible]

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

کوٹہی مین ہووے پہر تو اوسکو ڈہنڈورتا — گوتی مین ہو تو اوسمین ہی جا منہ کو ٹوڑتا
اونچا ہو تو بہی کاندہی پہ چڑہکر پہنچوڑتا — پہنچا نہ ہاتہہ تو اسی مرلی سے پہوڑتا

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

گرچوری کرتی اگئی گوالن کوئی وہان — اور اسنی آ پکڑ لیا تو اوس سے بولے ہان
مین تو تمہری ہی کی اوڑاتا تہا کہیان — کہاتا تہین ہین اسکی لگالی تہا چونٹیان

ایسا تہا بانسریکی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

گر مارنیکو ہاتہہ اوٹہاتی کوئی ذرا — تو اسکی انگیا پہاڑتی گہونسی لگا لگا
چلاتی دیتی گالی مچل جاتی جابجا — ہر طرح وان سے بہاگ نکلتی اوڑا چہڑا

ایسا تہا بانسری کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

غصہ مین کوئی ہاتہہ پکڑتی جو آن کر — تو اوسکو وہ سروپ دکہاتی تہی مرلیدہر
جو آہی لالی دہرتی وہ ماکہن کٹوری بہر — غصہ وہ انکا آن مین جاتا وہین اوتر

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

انکو تو دیکہہ کو انہین سچے جان پاتی تہین — گہر مین آئے ہاتہہ سی اونکو بلاتی تہین
ظاہر مین اونکی ہاتہہ سی وہ غل مچاتی تہین — پردہ مین سب وہ کشن کے بلہار جاتی تہین

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کشن کنہیا کا بالپن

کہتے تہی دلمین ہم جو اب دودہ چہپائینگی — اس کشن سے بہائی ہمین سندر دکہائینگے
اور ہو ہمارے گہر مین یہہ ماکہن نپائینگے — تو انکو کیا غرض ہی یہہ کاہیکو آئینگے

ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن

جب کہ ہم جی جی سے جو دل کرتی تہی بیان
ہم سچ بجاتو تم ہو مبارک ہین جو یہان
ایسا تہا بانسرے کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہون مین کشن کنہیا کا بالپن

ہیں جیسی وہ تو سو ایسی ہیں گے ہمارے گھر کی تو گنتی چاکر
ہم اپنی لڑکی کی او نہیں بدنگی دیا گیا گھر وہ سا کیا ہے

کرو ہمارے گھر میں تم بیان اب اس سگائی کی بات کہائی گا

سنا جب اون ناریوں نے یہہ تو چلین وے ہر ایک کی شرم کہائی کر
بہت ہی من میں جیست اپنی وہ پہر گئے گوکل کے بیچ اپنے
سنی جو باتیں تہیں ان اونہوں نے وہ سب جسودا کو سنا ئی گر
یہہ باتیں سنکر جسودا من میں بہت تہا اپنی لجا ئی گر

سہانے لگے آگی اور کچہ وہاں جسودا ماسے بن نہ آئی

جب اوس سگائی نہوتی بے وان پر جسودا نے من میں نانا
تو ہیداونکا کلاس نے یہہ پن جتا کے ہی ہائے جانا
کہا یہہ من میں کہ کوئی لیلا کو چاہیے اب اوڈ کہانا
اپنا کی موہن روپانت پری خوب ہرانی بیچ جانا

اُگئے وہیں پر پہر او سمر کا نمو اور اپنی ہنسی وہ بجا بجائی کر

بجی جو موہن کے بانسری وان تو دہن جاد کی عجیب ہی نکلے
پہر کے وہ جس کے کان میں آ او سنی وہ اپنی بد کے کھیرے
پہلائی ہنسی کچہ تو سدہ بدہ او ہر جہاں جس سرد کی تہی
ہر اک طرف کو ہر اک مکان پر جہاں وہ ہر کچہ ایسی جہلکی

کہ جسکی ہر اک جہلک کی دیکہہ تمام بستی وہ جگمگائی

سلہیوں نے رادہ کا جو کہیں او دہر کو جو آن نکلے
سروپ دیکہا او کشن جی کا ادہر او انکی سنی وہ مرلے
جو بیٹہی ان رادکا جی اپنی تو ایسی موہن نے سوہنی کی
دکہایا اپنا سروپ ایسا کہ انکی جو صورت کو دیکہتی ہی

ادہر تو رادہ کا کی ہوش کہوئی ہر اک سہیلی کی سدہ بہلائی

دکہا کی روپ او بجا کے مرلی پہر آئے گوکل میں نند لالا
پہر ایک کلا کی وہ گنتی دیکہ گیر راد ہا گہر کو ماند
بہت دوا ہیں انہوں نے کیں تمام ان سے فائدہ نی سر نہ نکالا
پہر آپ ہی موہن نے بید بنکر دوا کی تہیلی کو سنبہالا

ریکار کہر سا کے بیچ جاکر کہا ہی کرتی ہیں ہم دوائی

او دیکہے ہار دوا ہیں گہر کی سنی انہوں نے جو بات اونکی
بلا لی جلدی مندر بہتیر دکہائی رادہا جو وہ کہی تہی
انہوں نے کچہ جان دی وہ مار دی اور کہا جو جو منتری ہی
پر ہنت کیا تہی وہ ایک کلا تہی ہو گئی موہن جو اپنی ہی تہی

ہر اک نے کی واہ واہ ہر دم اور اپنی گردن بہت جہکائی

ہوئیں جو جسکی وہ رادکا جی تو سنبہلی زمین خوشی سے جہکی
وہ سر کہیہ بہار او رسبہی کہیہ کی پہر بات من ہی آ اکی
کرادہکا کی سکاہی ایسی کریں تو ہوگی یہہ بات اچہی
جو ہم سمجہے سگائی اب ہی وہ سب نے انہوں نے خوشی لی

نظیر کہتے ہتی اسطرح سی ہوئی ہی سبکے سکے سگائی

دسم کتہا

اید و ستو یہہ حال سنو دہیان سے کہہ دہرا
اور ہر طرف سے وہ سماں کی تیکن کہاں ادہر کو لا

جو جاہی اب اسکا او بہلی بہت بہلا
اتنا ہو میں پہر اسکی زبان کا ماجرا
کہہ نام اوس میں پیا کا یار وہ ستی
وہ دولوں یہہ بہت سے ہی
او اپنی تہی تو اوسکا سوا او جب وہ
لیہ ایک جو مندر کی جو مندر بنے
او اونکی بہت سندر اور
ہی ما ہا حسب شیئست سی کا بہ
کہ ہار اوسکا دو والد

بیلا بڑا تہا اوسکا سوا اوسکا رکہتا نام
اور رکمنی تہی بیٹی بہت خوب خوش خرام
روپ اور سروپ اوسمیں تہی پر اوس کا تمام
سکہیوں سہیلیوں میں وہ رہتی تہی خوش خرام
گہنا لباس تن پہ رہا تہا جہمک دکہا
نارد من الکرن کی جہان سے
اور اوس نے بات او تعریف وہ سکم کی
لیلا تہی وہ سبہی روپ اور سروپ
جب رکمنی نے سنی وہ سبکم

سنتی ہی اون کی ہوگئی جی جان سی فدا

بہری یہہ رکمنی کی وہین دل بین آن کر — برنی جہبی مین جاون ملے جب وہ مجہکو پر
دہرات دہیان اپنا لگی رکہنی وہ اودہر — انکہون کو اپنی کرنی لگی آنسو ونسی تر

بے چین دل مین رہنی لگی سب سے ہو خفا

چہپتی نہین چہپای سی صورت ہو چاہ کی — سکہیان سہیلیان جو تہین اور لڑکیان سبہی
دیکہی جو رکمنی کی انہون نے وہ بیکلی — جانا کہ رکمنی کا لگا ساتہہ ہر کسی جی

کہنے لگی انہون کی وہ باتین بنا بنا

بولین وہ سب کہ کرشن تو اوتار ہین بڑی — جو خوبیان ہین اونہین کہانتک کوئی کہی
روپ اور سروپ اونکی کی کیا کیا صفت کری — لیلا ہوئین ہین اون سی جو ہوئین وہ اور سی

یادو کی ہی اونکی وہ بسدیو جی پتا

جنمی وہ بدہ کی پور مین تو جب ادہی رات تہی — بسدیو اونکو لیچلی گوکل اوسی گہڑی
جمنا نی اونکی چہو کی چرن جلد راہ لی — پہنچی جو گہر مین نند جسودا کی کان سی

سب بیگیون نے ہنگ بدہائی کا دان لیا

بسدیو جی نی بہیجا کہ پنڈتا کو وان — تو نام اونکا جاکی وہان کہہ بہت دان
سمپہ نام جو کہ ہووی بیاکرن سی عیان — گوکل مین آمصر نی بہت ہوکی شادمان

اونکا کرشن نام بہت سودہ کر رکہا

تہی بالپن مین جہولتی ہردم کرشن جی — جب کنس نی وہ پوتنا بہجی کہ بیوی سی
اسنی جو چہاتی زہر بہری اونکی منہ مین دی — منہ لگتی ہی اونہون نی وہ جان اوسکی کہینچ لی

اسکی پران گدہ گئی اور کچہ نہ بس چلا

کاگا سر آیا دشت لیا اوسکو مار سی — پہر ترناونت کی بہی ہوا دور کی سبہی
سکٹا سر آیا اوسکی بہی گاڑی اولٹ ہی دی — آیا سری دہر اوسکی بہی مٹی خراب کی

جتنی وہ دشٹ آئی سبہون کو اولٹ دیا

پہر پاون چلنی لگا کی جو دہرتی پی نندلال — آئی وہ جبکی گود مین اونکو کیا نہال
سیانی ہوئی تو ساتہہ لئی اپنی گوالبال — مرلی کی دہن سنا کی کیا سبکا جی نڈہال

گئو بیٹن چرائی بن بن مین وہ بنسی بجا بجا

بتلائی گوالنون نی کہ دودہ اور دہی — سب کہان کہلائی اونکو جو تہی سامہنے مین ہی — جب گوالنون نی آکی جسودا سی یہہ کہی — ہر لڑکا اونہون کی سامنی آ … جو اور سب کہہ

… منہ اونہین … کہا دیا

… اور وہ دودہ … سراپ … وہ بن مین … لیلا سی … اوس بن مین …

دیا ہی … اس پل مین …

… جسودا کی … نند اور … لیکر …

… بن … اوسی … آنکہ …

… ہاتھ … چہان … بہر …

وہان بہی بنا بیر آما بکا سر بہی نکلا بن	مارا اور اوسکی چونچ کو چیرا سمیت تن
آیا لکہا سر اوسکی بہی سر کو اورا دیا	
دکہلائی اپنی ہرنی جو لیلا وہ چہہ ہرن	دیکہہ اوسکو چوم لئی کسن کے چرن
ڈہنگ بال چہس آگیا بہر جو بنا کردہ مکر و فن	ملا اوسی بہی ہرنی جہان ہے بہتال بن
کالی کو دہ مین ناتہہ کیا بیر نر ملا	
گوپین کہڑی چراتے تہی بن مین جو شیام جے	اوس بن مین ایکدن جو بین اک انگمر لگے
سب گوال بال جہکری گوپین کہڑی سبہی	لیلا ہے وان بہی ہرنی وہ دیکہہ انکی لی سبہی
اوس اگ سی سبہون کو لیا آن مین بچا	
بہر کی جو لیلا چیر ہرن ہرنی خو تہر	سر پٹانی بہر وہ کو پ کیا ادن پہ آنکہ
سر پرٹا کو وہان اوٹہا لیا بلبسی اوپر ادہر	بہر سر دلسنین شیام نی لی ناریان سندر
مرلے بجا کی ترت کیا راس کو بنا	
مارا وہ سانپ پاون پہ لپٹا جو نند کے	لین کو پاین جہڑا وہی بہر سکہہ عور سے
ہر کا سر اور کیسی وبہوماسر آ گئے	اپنی سی انکر ہر سی اونہون نے بہت کہی
ہرنی اونہین بہی مار کی بہون بہر دیا گرا	
اک روز بندرا بن سے لے آئی اونہین جو دہان	چلنے کو ساتہہ اونکی ہٹین سب وہ گوپیان
جمنا مین بہر رہے جو اک روز شاد مان	ہرنی دکہلائی داو اتہین لیلا سی ہی نشان
جہر ہی ہرد کہائی دمٹے اونکو جا بچا	
جب بندرا بن مین آئے تو دہوبی کو کنس کے	مارا وہین اور اوسکی لئی چیر جتنی تہی
سورج سی لباس لئے بہر بہت اوسے	جیندن جو کو بچالائی تو خوش ہوکی شاملے
سب کو دیا جہان تیئن کپڑا جو اوسکا تہا	
ڈیوڑہی پر آئی جب تو وہ توڑا دہنگ کی تیئن	رنگ بہوم مین گرا دیا پر بل کو برزمین
درشن ہے وہ راجہ جو قید تہی سہگین	بہر کنس کی بہی کیس پکڑ کہینچ کر وہین
سر اوسکا اک اشارہ مین تن سی جدا کیا	
بہر آئی وہان جہان تہی وہ بسدیو دیوکی	چرنون سیس رکہہ کے بہت سی اسیس دے
بہر باتین کہی سنکی وان رکمنی نی بہی	چاہا بہی کہ دیکہون مین صورت کرشن کے

تنہا ب تیجر اب گئے [illegible]

۲۳۳

[illegible] کا من دیسا [illegible]

بامن جو ہر کے ڈیوڑھی پہ آپہنچا راہ سے جاتی مین تہی سندر کی جو دربان روکتے		دیکھا تو وان ہین چیر و جا کر بہت کہڑے سنکر خبر یہہ ہرنی بلایا وہین اوسی	
	ہر نام کرکے اونچی مکان پر دیا بٹھا		
بامن کی سنتی کرکی لگی کہنی کشن جے اوسنی زبانی کہہ کی جو احوال تہا سبہی		تم نی ہمارے حال پر کیا بڑا مہیہ سے کے پہر رکمنی چٹھی جو لایا سو ہر کو دے	
	ہر نے پڑہا اوسی تو یہہ احوال تہا رقم		
ای برج راج کشن منوہر مدن گوپال دن رات تمسی ملنی کو رہتی ہون مین نڈہال		مین درشنو نکی آپکی مشتاق ہون کمال درشن سے اپنی مجہکو بہی اگر کرو نہال +	
	سیاد بیان مین تمہاری ہے رہتا ہی من لگا		
سمرہا ان اپنی کو مبر اتو آتا ہے یہہ غم تو میری دلکو نہایت ستاتا ہے		سب باجی اور ساتھہ جرا سندلاتا ہے اس اپنی بل بسی پہ مجہی رونا آتا ہے	
	تم ہرہو میری من کی کرو دور سب بتہا		
اے کشن جے تم آو کہ اب وقت ہی سہی ہرنے وہ چٹھی پڑہ کی سگار تہہ وہ چلیگی		اپنی چرن سے لاج رکھو میرے اسگہڑی ہو کر سوار جلد چلی وہانسی کشن جے	
	بامن بہی اپنی ساتھہ وہ رتھہ مین لیا بٹھا		
سمرہا ان ہمین آکی پہونچا شتاب وہان باجی سندلی گہر مین لگین گانی ناریان		الوانی اسکی لینی کو بہیکم گیا دوان انکہونسی رکمنی کی وہ آنسو ہوئی روان	
	سندو کا منہہ وہ آنسو کی بہنے سی بہر گیا +		
جون جون وہ ہر کی آنی مین وہان دیر ہوتی تہی تکتی تہی ہر کی راہ نکہاتی نہ سوتی تہے		کوٹہی پر اپنی رکمنی وان جڑہ کی روتی تہے بیکل کیطرح پہرتی تہی اور ہوش کہوتی تہی	
	کچہ رکمنی سے رونی سوا بن نہ آتا تہا		
کہتے تہی کیون یہہ کشن مرارے نے دیر کی سمراج راج روپ مکٹ سنوارے نی دیر کی		موہن تو ل کشور بہارے نے دیر کے باچاہ لی اثر یہہ ہماری نے دیر کے	
	بامن جو میتی بہیجا تہا وہ بہی تہین پہرا		
اسہین مکندر کی جو ہر آئی عنقریب		جہلکے کلس وہ رتھہ کی ہوئے روشنی عجیب	

خوش رکمنی کا جی ہوا جون گل سی عنقریب

بامن نی پہنچ وہ خط ہر کو دیا سنا

۳۸ ہماہٹہ سی ماہ بیاہ لاہی کرشن کا ہوا

بہار کی تعریف مین

تج جاوی جی یہ لاج بھی میری رہی بجا

سندر نویلی روپ کا مین کیا کرون بیان — مکھ یون جھمکتا تھا کہ جون ماہ آسمان
پوشاک بھی بدن پہ جھمکتی تھی زرفشان — سر پاؤن سی بھری تھی وہ گہنی کی درمیان

کیا وصف اوسکا ہو سکی زیب و نگار کا

دیکھا کمند پر کی جو لوگون نی ہر کو وہان — سب درشن اوسکی پاکی ہوئی جیمین شادمان
آپس مین سب وہ کہتی تھی نر اور ناریان — ہر رکمنی کی بھی ہوئی تو ہر مین کو سکھ ہو یہان

ہر دم اسی مراد کی مانگین تھین سب دعا

بھیکم جو ہر کی لینی کو آیا بہت خوشی — درشن وہ ہر کی پائی تو منتی بہت سی کی
اتنی مین رکمنی جو تھی ہر کی لئی کھڑی — درشن جو پائی آگیا وہان اکی جی مین جی

ہر نی پکڑ کی ہاتھ لیا رتھ مین وان بٹھا

سسپال اپنی لیکی کتک آگیا وہان — ہان اوسکی ہر نی کاٹ بھگایا اوسی زمان
آیا رکم جو بان دہنک لیکی اور سنان — اوسکو بھی ہرنی باندھ لیا کاٹ اسکی بال

سنتی سے رکمنی نی دیا اوسکا جی چھٹا

سسپال کا بھی ہر نی دیا پل مین کر یہ کھو — جو تھا غرور اوسکا سب ڈالا دم مین کھو
آیا رکم بلی جو بہت کرکے کر بہ کو — بالون سی اوسکی ہاتھ بندہی اور رہا وہ رو

یہ کہتی ہین کہ کر یہ ہی جگ مین بہت بڑا

جب رکمنی سی کہنی لگی سنکے وہان یہ ہر — سسپال کو کر یہ نے کیا سب مین خوار تر
کہو یاد رکم کو اور جراسندہ کو اودہر — آئی تھی جیسی گر یہ سی وہ لڑنیکو ادہر

آخر اسی کر یہ نے دیا اونکا سر جھکا

سسپال اور رکم کا ہوا جب یہ حال وہان — بلدیو جی اونکی کرتک سب بھگا ہی وہان
لی رکمنی کو ہر ہوئی پھر دوارکا روان — جب آن پہونچی خوش ہوئین سب وہ ناریان

دیکھا جمال اونکا تو پایا بہت بھلا

پھر دیو کی جو آئین بہت ہو کی خوش ادہر — پانی پیا اوہون نی وہین ہر پہ وار کر
سب ناریان بھی آنکی بیٹھین ادہر اودہر — جتنا صحن گھر کا رہا سب وہ ان سے بھر

شادی کی باجی بجنی لگی شور غل مچا

جب بادہ ملنی کو گئی نرسی وہین چھپنی لگی
بر شادلائی اور روپیہ کچھ روبرو اونکی دہرے
وہ منتیان کرنی لگی اور پاون نرسی کے چھوئی
اور جو سند پایا تہا دیا سب وہ بچن لینی کہی

نرسی بیچارا کرشن کے کرپا کی یہہ اسرار ہین

من ہین جو نرسی خوش ہوئے جب بادہ یون کہنے لگی
ہنڈے بڑی لکھی رہو تم جو کہا ہی آپ سی
سب بہنی ہیہ پائی روپے اور پھر درشن بہی گئی
نرسی یہہ بہولی اون سوا اب کس سے کہو ہاکی

جو جو کہا سب ٹہیک ہے وہ تو مہادا تا ہین

نرسی کے سانول ساہ نی جب اطر حکی پتا کہی
بلہار نرسی ہو گئے سیکشن نے کرپا یہہ کے
اور یون کہا اگی کو تم لکہتے رہو ہنڈی برے
جسکو نظر ایسون کے ہی جان سی چاہت لگی

وہ سب طرح ہر حالمین اوسکی بتا ہمن ہار ہین

بلدیوجی کا میلا

کیسا وہ دلبر کوئی نویلا ہے
تاتہہ ہی اور کہین وہ چیلا ہے
کہین بستی ہی اور کہین گلزار
کہین جنگل ہے اور کہین بازار
وہی بہگتی ہے اور وہی اوتار
اوسکی لیلا ہین کس سے ہون اظہار
آپ ہی آتا ہی دیکھنے کو بہار
آپ ہے کہتا ہی یون پکار پکار

رنگ ہے روپ ہے جھمیلا ہے
زور بلدیوجی کا میلا ہے

ہی کہین یار اور کہین اغیار
کہین عاشق ہے اور کہین دلدار
موتیا ہے چنبیلی بیلا ہے
باہر ابنوہ ہے اکیلا ہے
شہری قصباتی اور گنویلا ہے
زر اشرفی ہے پیسا دہیلا ہے
ایک کیا کیا وہ کہیل کہیلا ہے
باہر ہے خلقت کا ریلا ہے

رنگ ہی روپ ہے جھمیلا ہے
زور بلدیوجی کا میلا ہے

ہی کہین رام اور کہین لچھمن
کہین کچھہ مچھہ اور کہین راون
کہین یار اکہین مدن موہن
کہین بلدیو اور کہین سیکشن
سب سروپون مین ہین اوسیکی جتن
کہین نرسنگہہ ہی وہ نارائین

ہین بن نکلا ہی اسمین کون بن
کہین لکھا ہی یہی ای اون بن
ایک سنگار روپ پایا ہی جہمیلا ہے
زور بلدیوجی کا میلا ہے

کہین بیلی کا جہان ہو رہا سامان
کہین دیس دور دور کا بیٹہ رہا ہان
کہین پرس کولا دہلی کا سامان
سب کہیں اون بیچ کہل در یبان
ہر طرف کہیل ہی یہ کل ور لوان
ہر طرف بیچ بیٹھا ہی اور

ہر طرف ابنوہ غل دکان دکان
اور ہی شوق سے گہر سے بار آن
رنگ ہے روپ ہی جھمیلا ہے
زور بلدیوجی کا میلا ہے

ہر طرف حسن کی پکار ہین
دلربا سوہن سنوار رہین
ایک طرف نو بتین بج رہین
ہما جہم مردنگ راگ ہو رہین
سیر ہی دید ہی بہار ہین
کرشن جی کی ہی پکار ہین

کہین عاشق نظارے مارین ہین | سوانگا ہونگی جیت ہارین ہین

رنگ ہے روپ ہی جھمیلا ہی
زور بلدیوجی کا میلا ہے

اتنے لوگون کی ٹھٹھ لگے ہین آ
لیکے مندر سی دو دو کوس لگا
ہین ہزارون بساطی اور سودا
بہیڑ ابنوہ اور دہرم دہکا

جوکہ تل دہرنی کی نہین جا
ہا غزوبن بہر رہی ہین سب ہر جا
لاکہون بکتے ہین گہنے اور مالا
جسطرف دیکہیے اہا ہا ہا

رنگ ہی روپ ہے جھمیلا ہے
زور بلدیوجے کا میلا ہے

سیکہ امڑی ہین خلقتونکی دل
چوک بازار فوج اور دنگل
کوئی ابنوہ مین رہا ہی کچل
کتنے کرتی ہین جست کود اوچہل

جابجا پہر رہی ہین جھٹ جنگل
جنگلو بنین ہین مچ رہے منگل
کوئی دکہوان مین کر رہا ہلدل
کتنے کہتے ہین موجہل جہل ہا

رنگ ہی روپ ہے جھمیلا ہی
زور بلدیوجے کا میلا ہے

ہین ہزارون ہی جنس کے بٹتے
پڑی لڈو جلیبی اور گٹے
کوئی تو کر رہا ہے چہل سے بٹے
پر ہین مندر کی کوٹہی اور آٹے

ہوتی موانگا وآرے بٹے
کول نارنگی سنگترہ کہٹے
کوئی چڑہاتا ہی کہیر کے چٹے
بوڑہے لڑکے جوان اور سڑکے

رنگ ہی روپ نہی جھمیلا ہے
زور بلدیوجے کا میلا ہے

لوگ چارونطرف کی آتے ہین
دلسے سب درشنو کو جاتی ہین
جہانجہہ مردنگ دف بجاتی ہین
دلین بہولی نہین سماتے ہین

آنکے عیش وطرب مناتی ہین
اپنی دلکی مرادین پاتی ہین
راس منڈل بہین سناتی ہین
سب ہی ہنس ہنس کے کہتے جاتی ہین

ہا ہا ہا

رنگ ہی روپ ہی جھمیلا ہے
زور بلدیو جی کا میلا ہے

رنگ ہی روپ ہی جھمیلا ہی
زور بلدیوجی کا میلا ہے

رنگ ہی روپ ہے جھمیلا ہے
زور بلدیو جی کا میلا ہے

کوئی چھیں چلی ہی ٹھمکی چال	کچھ وہ پتلی کمر وہ بنے بال
انکھو نین حسن کے نشے رنگ لال	مصری مالکہن کے ہاتھون اوپر تھال
کچھ وہ پوشاک کچھ وہ حسن وجمال	مالنون کا زیادہ ادن سی کمال
ڈالدین ہار کا گلے مین جال	بلکہ ہی ہو کر لین صاف دل کو نکال

رنگ ہی روپ ہے جھمیلا ہے
زور بلدیو جی کا میلا ہے

سب کہ آتی ہین راجہ اور رانے	اور لاکہون ہین راتی اور نانے
بہیڑ انبوہ کی فراوانے	اور بہو مونکی لاکہہ طغیانے
پالکی ہاتہی گہوڑی رتہہ بانے	جوگی بیراگی گیانی اور دہیانے
کچہ نہین سوال تول کیا پانے	پانی کا دودہ دودہ کا پانے

رنگ ہی روپ ہی جھمیلا ہے
زور بلدیو جی کا میلا ہے

کتنے کچی ہین کتنے پکی ہین	ادنکی موتہہ اور ادہہال پہ چہکے ہین
چورنٹ کہٹ ہین اور اوچکی ہین	دودہ کہویا ملائی پہ لپکے ہین
بہیڑ انبوہ اور بہر کے ہاہین	دہوم دہوسنون کی اور دہڑکی ہین
پالکی ہاتہی گہوڑی دسکے ہین	سو تماشے ہین سو جہکے ہین

رنگ ہی روپ ہی جھمیلا ہے
زور بلدیو جی کا میلا ہے

لاکہون بیٹہی بساطی اور سنہار	اپنا سب گرم کرہے بازار
چوڑی نگڑی کی ایکطرف جہنکار	نوکری پوتہہ انگوٹہی چہلے ہار
توٹی پڑتی گنواری اور گنوار	جس گنواری کو چلکے دہکا مار
کہر کی دی گالی بیرن کہی ہی لکار	کیسوا اٹہلا چلو ہی نخارسی مار

رنگ ہے روپ ہے جھمیلا ہی

عضہ مین جب تو اکر اپنی جٹا ہلاوے ۔ دہرتی اکاس پربت پاتال دہل جاوے
سرکاٹ راجہسونکی چہوٹی پکر ہلاوے ۔ جہانکی کلال خانہ کنون کو خون چٹاوے

تیری سرن گہی ہی کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون

جگ انیت جبکیم تیری چرن سی لاگین ۔ سیوین جو تجہکو انکی سب کلیش جا گین
جب نام لیتکے تیرا بہڑکا وین تپ کی آگین ۔ جن ہاتہہ دیو چوڑین بہوت اور پلید بھاگین

تیری سرن گہی ہی کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون

ہی کون اب جو لگی تجہہ مست سی اکڑ کر ۔ دشٹون کو لات تکی موذی کی سرکو ٹکر
کر پاہی تیری میری حق مین تو فتنہ شکر ۔ اب اس بطرح سی مینی تیری دیا کو تک کر

تیری سرن گہی ہی کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون

میرا نو کوئی اسجا اپنا ہی نی لگا نا ۔ بیکس ہون بےسہر ہون اور ہی شرار بانا
ای بیکسونکی والی میرے مدد کو آنا ۔ تیری سوا کسی جا میرا نہین ٹہکانا

تیرے سرن گہی ہی کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون

یوجا کبہا مین تیرے مین گن بکہانتا ہون ۔ تجہکو ہی پوجتا ہون تجہکو ہی مانتا ہون
دہیان اب تیرے چرن کے ماتہی پہ سانتا ہون ۔ تیرا ہی ہو رہا ہون تجہکو ہی جانتا ہون

تیرے سرن گہی ہے کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون

تو شاہ مین بہکاری مین کیا کہون کہ کیا دی ۔ جو دل مین تیرے آوی داتا مجہی دلادی
تجہسے بگڑ کے چلی کو اب مہر کر بنادی ۔ اب جسطرح سی چاہی چنتا میری مٹادی

تیری سرن گہی ہی کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون

اب غم میرے جگر کو تیر و نسی چہانتا ہی ۔ اور گرد بیکسی کے نت سر پہ چہانتا ہے

کس سے کہوں مین جاکر کون آہ مانتا ہی
جو دل میری ... تو ہی مانتا ہے
تیرے سرن گہی ہے کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون
[illegible]
تیرے سرن گہی ہے کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون
[illegible]
تیرے سرن گہی ہے کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون
[illegible]
تیرے سرن گہی ہے کر تو نہال بہیرون
ای پرتپال دیوت مدہ مست کال بہیرون

جب آسان ستا دور ہوئے اور آئی گن سنتو کہہ بہرے
سب چین ہوئے آنند ہوی بم بولو شنکر ہری ہری

اب دنیا مین کچہ خبر نہین اوس لوبہی کی ستار یکے
ہی کیچڑ اور سر لپٹ پڑی سب حرص ہوا کی گاریکی
کیا کہی واکی بات نظیر اوس لوبہی لوبہہ سنواریکی
سب پار کر جی بولو سبات کی نند دلاری کی

جب آسان ستا دور ہوئے اور آئی گت سنتو کہہ بہرے
سب چین ہوئے آنند ہوئی بم بولو شنکر ہر ہرے

مہادیو کا بیاہ

پہلے نادن گنیش کا لیجی سیس نوائے
جا سی کارج سدہ ہون سدا مہورت لائے
بول بچن آنند کی اسیم پیت اور چاہ
سن لیجی یارو دہیان دہر مہادیو کا بیاہ
ہو کی جسکی سے سنا وہ بہی کیا بیان
اور کہتا مین جو سنا اوسکا بہی پرمان
سنی والی بہی رہین سبہی خوشی ان رین
اور پر مین جو یاد کر اونکو بہی سکہہ چین
اور جسنی اس بیاہ کی مہان کہی بنا لی
اوسکی بہی ہر حال مین شیوجی رہی سہائے
خوشی رہی دن رات وہ کبہی نہو دلگیر
مہان اوسکی بہی رہی جسکا نام نظیر

آغاز قصہ

یوں کہتے ہین اس دنیا مین اک راجہ پتی مہاجل تہا
گڈہ کوٹ بہرے گر پربت سی او فوج سپہ کا دلکل تہا
ہاتھی بہلین سیاہ لال نہین جہنڈول پر اطلس مخمل تہا
سب زیر اوکچ کا ہن کیج کی پچہلی تہا کوئی کوتل تہا
پکہراج زمرد لعل متیون مین بکتا ہی بے انگل تہا
کل برتن سونے روپے کے اور ہیرا جڑے کا دل تہا
زر زیور ٹہاٹہہ سیاپت اور عیش خوشی کا بہرا تہا

ہر روز دہرم عدل کی نیک جر بکہہ چند دلاور ہیم بل تہا
کچ ہستی اونچی جہول ڈرے انبارہ ہودے کنچل تہا
خوش رنگ ترنگان تیز قدم ہر زین جہمکتا ہر پل تہا
ہر بستر جیر جا جاہل کا دہن دوغ لتہ پولو مخمل تہا
محلات سنہرے رنگ بہرے دربار اور سکہہ منڈل تہا
باغ باڑی طیار کیے ہر ڈال ہر گل اور پہل تہا
ہر جگمگ جگمگ کرتا تہا سکہہ چین آنند اور منگل تہا

ہر آن طرب ہر دم چہلیں سب جان ہر اک اوقات خوشی
وہ راجہ بہی ہر وقت خوشی اور پرجا بہی دن رات خوشی

اب یان سی آگی سنو خوبی سے رکہہ دہیان
پاربتی کی وصف کا جتنا ہوا بیان

۲۵

دھر ےشو کی پاس گئے لی ہاتھہ اونہوں نے سب بانچی
ہوا دیا پہ سوار چلی اور آئی نگری راجہ کی

وان آکی اودہر سی پاپینی کو تہا سجا اک سیان بڑا
خوش وقت تو پلی چاؤ بہری کر جوگی کا سامان بڑا

اب یہان سی آگی سنو یہہ برنن اس آن
جب وہان سی شیو نی کیا جوگی کا سامان

وان جانی بو جہین کو ان نہین یتی یہہ تو او تر جوگی بن
اک میلی گدڑی بیٹہہ بری اور راکہہ دستور لگا بہو جن
جل ہان کر ہین جہان شو جیس سے وہ تو بنا تو نہی کلر تن
تکہہ راکہہ بہرا اور لال آنکہین کن مندر کر مین اک سمرن
وہ راکہہ ملی جو مکہہ تن پر وہ راکہہ تہی وہ تہا او بٹن
وہ سمرن تہی یون پہونچی پر جون باندہی دولہا ہاتھہ کنگن
وہ مندرے کانون بیچ پڑے یون جیسے موتی ہون کاتن

تر سول جگہہ تہا کاندہی پر اور راکہہ بہر اسب بدن اور تن
وہ سنکہہ پدم تہا مال بتا وہ کنتہا پہیر جہولی دہن
اور سیس لٹا ہین بکہیر رہین مرگ جہالا کا دابی آسن
اوس جوگی بن مین شو جی کا تہا دولہا کا نہی برن
اور لال شہانا باکا تہا وہ گیروا رنگا پیراہن
وہ سیس لٹائین یون بکہری جو باندہین سہرا مانک چہن
وہ لٹہ یان سیلی کی ایسی جون ننہہ پورہیوے زیب بدن

کچہہ ٹہاٹہہ نہ باجا گاجا تہا اور کوئی سنگ نہ ساتہی تہا
وہ آپ سدا شو دولہا تہی اور نادیہ بیل براتی تہی

اب یان سی آگی اوس جوگی کی بات
لوگون نی جب دم سنی ملی سہر اک ہات

وان لوگ برات نی آکی تہی جو سب تہی مشتاق پڑے
ہر چار طرف خوشوقتی سی کچہہ بیٹہی تہی کچہہ پہرتی تہی
یون انکی پوچہا جوگی جی کوئی دیکہی رات برات آئے
یہہ بات سنی جب لوگون نی تب ہنس کر سبکی ہوش گئے
یہہ بات کہی اوس جوگی کی تب راجہ بہی حیران ہوئے
سب محلون مندر شو جی یہہ بہاگ نہی کیسی گورا کی
کوئی دیکہہ کی جوڑ گورا کی ارد دکہہ ہتہہ کی سانس بہرے

معلوم تہا یہہ دولہا مین تہی راہ خوشی سی سب بکتے
وان بیٹہی جوگی جان انہین پر دلبس نگہ پہرتی رہتی
او سوقت سدا شو ہنس بولی ہین یہ ہنی ہم ہی آئے
دل سست ہوئے اور من کہٹی پہر جا کی آگی راجہ کی
تحقیق کیا تو ٹہیک وہی تقدیر سی ارد ہاتھہ ملی
کوئی کہتا کوئی بیس دہنی کوئی انسو ہر دم بہر لائے
کوئی بولی کرمون لکہا جو کرم لکہی ہو سو ہووے

وان جن نے یہہ بات سنی افسوس اوسی فی الفور ہوا
جو چاہا تہا تو کچہہ اور ہی تہا اور پر گہٹ یان کچہہ اور ہوا

اب یہان سی آگی سنو بیان ادہر کو لالی
آئی وہ جیت [illegible] پری کی ماں سے
[illegible]

[illegible]
اب یان سی آگی کیا [illegible] شو جب وس آن
[illegible] وہان سامان

تب راجہ نی بہی ترس لیاکر دربار پروہت بلوائے
جب آئی تو یہہ بات کہی یہہ کیا ٹیکا کر آئے

سب لوگون نے بہی ہاون دیے ہر تب جیپا ہو شونی پاس آئے
بجیا پا دیکہہ پروہت کو وہان ٹہاٹہہ یہہ شونی دکہلائی

ہو باد نے جہاڑ کہار وخس اور باد ل پانی چہڑکائے
بانات قناوین شمیانی دل بادل تنبو تنوائی

گہیرے جہالر موتیکی کمخواب منبر جہلکائے
گل فرش حریر اودیبا کی خوشرنگ چکمتی بچہوائی

سفید بسنتی رنگ کے بہی بہر جا گہہ جاگہہ لٹکائی
گل عطر گلاب او پان دانی بہر کستور عنبر رکہوائی

بہر تہال الاچی لوگونکی بہر خوب طرحسی چنوائی
چنگیر دہرین سوزیب بہرین اور عطرہ ہار گندہوائے

ہر چار طرف تیاری کی اسباب طرب کی ٹہرائی
جو ٹہاٹہہ سرکے ہین شاہ دیکہی اک پل بہر من سبہہ بہائے

اکاس کے دیوتو جتنی ہین خوب بناکر آن بہرے
وہ پہلا ہی میدان بہرا اور ویسی میدان بہرے

اب یان سی آگی سنو خوش ہو کرہ ہر آن
جیسی سو دولہا نہی اوسرکا کیا بیان

جب بیٹہی شونی شادی مین کل تین ہتر کوٹہہ جبین دیوتا
لشن آپ بہی آئی اور برہما اور اندر نارد من او سجا

اور شنکر اور برسپت بہی اور نارد ن سنیچر بہی جہکا
وہ روپ پارب اور پوشاکین داجونجی شانین زیب بڑا

او سوقت خوشی سی مندر پر سو بیٹہی بنکر یون دولہا
مکہہ پان کے لالی کر مہندی اور انکہون بیچ لگا کجرا

ہر تار چمکتا چیر لگا اور باش سنہری کا باکا
اوس تار زری کی چیر بہر جون مہر چمکتا مکٹ دہرا

ہر کان مرصع کندن تہے اور مکہہ پر سو ٹیکا سہرا
وہ سہرا مکہہ پر یون چمکی جون سورج ہووی کرن بہرا

وہ ہو تنی مالی گلی جہلکین اور را او نگین لعلونکی مالا
وہ بانک جڑاؤ بازو بیر اور کنگنا پہنچی جہمک رہا

جب بیٹہی شو یون دولہا بن تب پر یون کا دان ناچ مچا
اور کرتا سرنا جہانجہہ بجی نقارے گونجی شور مچا

یہہ ٹہاٹہہ بنا کر دکہلایا جب شونی مایا اپنی کا
ہر چار طرف آنند ہوئی غل شور ہوا جو شو قتی کا

اب بیان سی آگی سنو اس شادی کی طور
دیکہہ اوسی دہی سی خوشی لوگ ہووے ہر نور

یہہ دہوم مچی ان لشکین لوگ کو کیا یہہ جوگی
ہم سمجہی اسکو جوگی تہی اور نکلا یہہ تو راج پتی

ہر ناری نکلی چہوڑ مسند رکہہ من مین چاو تماشہ کی
اور بوڑہسیان لوڑہی طفل جوان اور لشکر ٹہی نگر بہی آئی

سب دیکہی کو دوڑ آن ہر سو ٹہٹہہ ٹہٹہہ اور بہیڑ لگی
یہہ بات سنی جب حیرتی تب چڑہ کر کوٹہی پر جہلکی

اب بیان سی آگی سنو ہو جن سکہا مان
جگجیتی تعریف سی بیٹہا ہوا بیان

[illegible]

کنہیا جی کے راس

کیا آج رات فرحت و عشرت اہاس ہے — ہر گلبدن لکار نگین و رزین لباس ہے
محبوب دلبرونکا ہجوم آس پاس ہے — بزم طرب ہے عیش ہی لیکہ ہو بکی باس ہے
ہر آن گو پیونکا یہی مکھہ بلاس ہے
دیکھو بہارین آج کنہیا کی راس ہے

بکھری ہے سر پہ ہی فرش سر معتیش اور زر ہے — بجتی ہین تال گھنگرو و مردنگ و خنجری
سکھیان پہرین ہین ایسی کہ جون حور اور پری — سن سنکی اوس ہجوم مین موہن کے بانسری
ہر آن گو پیونکا یہی مکھہ بلاس ہے
دیکھو بہارین آج کنہیا کے راس ہے

آئی ہین یان دہوم سی جو تماشی کو گلبدن — گویا کہ کھل رہی ہین گلونکی چمن چمن
کرتی ہین نرت تیج بہاری بصد ہرن — اور گھنگرونکی سنکی صدائین چھنن چھنن
ہر آن گو پیونکا یہی مکھہ بلاس ہے
دیکھو بہارین آج کنہیا کی راس ہے

پہونچی ہی آسمان تلک مردنگ کی گمک — آواز گھنگرونکی قیامت جھنک جھنک
کرتی ہی مست دلکو مکٹ کی ہر اک جھلک — ایسا سمان بندہا ہی کہ ہر دم للک للک
ہر آن گو پیونکا یہی مکھہ بلاس ہے
دیکھو بہارین آج کنہیا کی راس ہے

حلقہ بنا کی کشن جو ناچین ہین ہاتھ جوڑ — پھرتے ہین اس ادا سی کہ لیتی ہین دل مروڑ
اگر کسیکو پکڑ ہی ہین دین ہین کسیکو چھوڑ — یہہ دیکھہ کشن کا آپس مین جوڑ جوڑ
ہر آن گو پیونکا یہی مکھہ بلاس ہے
دیکھو بہارین آج کنہیا کی راس ہے

ناچین ہین اس بہار سی بن ٹھن کے نندلال — سر پر مکٹ ہے بر مین ہے پوشاک تن مین لال
پھرتے ہین جھیرتی ہین ہر اک کو دیکھا اچھال — سکھیون کے ساتھہ دیکھہ کے یہہ کانجی کا حال
ہر آن گو پیون کا یہے مکھہ بلاس ہے

دیکھو بہارین آج کنہیا کی راس ہے
ہر آن گو پیونکا یہی مکھہ بلاس ہے
دیکھو بہارین آج کنہیا کی راس ہے
[illegible]
دیکھو بہارین آج کنہیا کی راس ہے

تمت بالخیر والعافیہ

فہرست جزو کل کلیات نظیر

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ کلیات نظیر اکبرآبادی در مطبع ہندو پرسیں واقع دہلی باہتمام بندہ پیاری لال بماہ مارچ سنہ ۱۸۷۱ عیسوی پیرایہ اختتام